مخزنِ معلومات
(معلومات کا خزانہ)
www.jannatikaun.com

(مفتی) منظور عالم رضوی پورنوی

پرنسپل دارالعلوم غوثیہ، نیوریا حسین پور پیلی بھیت

نام کتاب ـــــــــــــــــــ مخزنِ معلومات
مؤلف ـــــــــــــــــــ (مفتی) منظور عالم رضوی پورنیوی
ناشر ـــــــــــــــــــ مکتبہ نعیمیہ ۴۲۳ مٹیا محل جامع مسجد دہلی
کتابت ـــــــــــــــــــ راشد کتابت سینٹر ڈیڑھ والی مسجد اصالتپورہ مرادآباد
پروف ریڈنگ ـــــــــــــــــــ حامد رضا برکاتی شیرپوری، محمد جاوید پیلی بھیتی
طباعت ـــــــــــــــــــ
سن اشاعت ـــــــــــــــــــ ۲۰۰۱ء
قیمت ـــــــــــــــــــ

کلام الامام امام الکلام

مجدد اعظم دین و ملت امام اہلسنت سیدنا اعلیحضرت فاضل بریلوی قدس اللہ سرہ العزیز

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف انکی رسائی ہے
گر ان کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

مچلا ہے کہ رحمت نے امید بندھائی ہے
کیا بات تری مجرم کیا بات بنائی ہے

سب نے صف محشر میں للکار دیا ہمکو
اے بیکسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے

یوں تو سب انھیں کا ہے پر دل کی اگر پوچھو
یہ ٹوٹا ہوا دل ہی خاص انکی کمائی ہے

اے دل یہ سلگنا کیا جلنا ہے تو جل بھی اٹھ
دم گھٹنے لگا ظالم کیا دھونی رمائی ہے

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاھد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضا واللہ
صرف انکی رسائی ہے صرف انکی رسائی ہے

تقریظِ جلیل

از قلم : حضرت علامہ مولانا مفتی **حسن منظر** صاحب قدیری ضلع کشنگنج (بہار)

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں

پورنیہ شمالی مشرقی بہار کا آخری ضلع ہے جو علم و ادب کے فروغ کیلئے بہت ہی زرخیز ہے۔ خاکِ پورنیہ سے ہزاروں لعل و گہر نمایاں ہوئے۔ ابھی نہ جانے کتنے لالہ و گل مہکنے کے لئے بے تاب ہیں۔ پورنیہ کی زرخیز مٹی سے ہزاروں علماء و فضلا نکلے جن کے علم و فضل کی درخشندگی اب بھی موجود ہے۔ خاکِ پورنیہ کے خمیر میں شاعروں کی نغمہ سنجی بھی ہے اور اہلِ زبان و قلم کی گوہر افشانی بھی۔

انھیں تابندہ گوہروں میں سے ایک گہر عزیزم مولانا منظور عالم صاحب رضوی بھی ہیں جو اپنی علمی و ادبی صلاحیت کے لحاظ سے شہرت کی بلندی پر فائز ہیں۔ موصوف جہاں درس گاہ میں ایک بلند پایہ معلم ہیں وہیں قلم کی دنیا میں اپنے اسلوب کے اعتبار سے بہترین ادیب بھی نظر آتے ہیں۔

چند سال قبل موصوف نے اپنی فکر و فن کا ایک خوبصورت گلدستہ پیش کیا تھا جو **"تعریفات"** کے نام سے موسوم ہے۔ اس گلدستہ میں مختلف اشیاء کی تعریفات کے رنگ برنگ پھول ہیں جن کی خوشبو اور عطر بیزی سے اہلِ علم ایسے معطر ہوئے کہ بار بار طلب بڑھتی رہی۔ اور حال یہ ہے کہ اب وہ کتاب تیسری بار زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکی ہے جو موصوف کی علمی و فنی کمال کی دلیل ہے ——— زیرِ نظر تالیف بھی موصوف کے وسیع مطالعہ

وادراک کا خوبصورت نتیجہ ہے جسے کئی اہل علم ونظر نے دیکھا اور سراہا اور ستائش کی۔ اور جب میں نے اسے جستہ جستہ پڑھا تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ موصوف نے ہزاروں اوراق گل کی خوشبو ایک عطر دان میں رکھ دی ہے جس میں سو سے زائد کتابوں کے اوراق سے چیدہ چیدہ نادر معلومات، قیمتی مسائل اور مفید تاریخی، دینی، شرعی باتیں یکجا کر دی گئی ہیں اور لطف یہ ہے کہ مولانا موصوف نے اپنی قابلیت کا جوہر دکھاتے ہوئے ہر سوال کے جواب کو کتابوں کے حوالجات سے مبرہن کر دیا ہے۔ بلکہ بعض محل اشتباہ میں تحقیقات کے ذریعے اپنے کمال علم کا مظاہرہ بھی کیا ہے۔

الحاصل یہ تالیف دینی و دنیوی معلومات کا انمول گنجینہ ہے مجھے امید ہے کہ موصوف کی یہ گرانقدر تالیف بھی عوام وخواص میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔

رب قدیر سے دعا ہے کہ اس تالیف کو مقبول عام کر دے۔ اور مؤلف کو دارین کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے آمین بجاہ نبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم۔ فقط

(مفتی) حسن منظر قدیری
کشن گنج (بہار)

تعارف

از قلم: حضرت مولانا محمد شعبان صاحب رضوی استاذ دار العلوم غوثیہ نیوریا پیلی بھیت

شورش عندلیب نے روح چمن میں پھونک دی
ورنہ کلی کلی یہاں محو تھی خواب ناز میں

صوبۂ بہار میں ضلع پورنیہ کو مدینۃ العلماء کا شرف حاصل ہے۔ اس زمین کی کوکھ سے نہ جانے کتنی نادرِ روزگار شخصیات نے جنم لیا ہے جنہوں نے اپنے وجود سے اس شہر علم وفن کو عظیم سے عظیم تر بنایا۔ اسی کی ایک کڑی ماہر علم وفن حضرت مولانا مفتی منظور عالم صاحب ثنوی بھی ہیں جو شہسوار درس وتدریس امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین صاحب رضوی کے فیض یافتہ ہیں۔ موصوف نے فقط چند سال خواجہ ملت کی بارگاہ میں رہکر تمام کتب متداولہ کی تعلیم حاصل کر کے ۱۹۸۱ء میں سند فراغت حاصل کرلی۔ بعدہٗ ۱۹۸۲ء میں دنیائے سنیت کی عظیم درسگاہ دار العلوم منظر اسلام میں بحیثیت مدرس درس وتدریس کی خدمت پر مامور ہوگئے۔ حضرت وہاں دو سال تک اپنے گوہر علم سے تشنگان علوم کو سیراب کرتے رہے۔ کچھ نامساعد حالات کی بنا پر گہوارۂ علم وفن سنبھل تشریف لے گئے، وہاں اہلسنت کی عظیم درسگاہ مرکزی مدرسہ اجمل العلوم ومدرسہ حامدیہ اشرفیہ سراج العلوم میں متواتر چار سال رہکر دور دراز سے آئے ہوئے وابستگان علوم وفنون کو اپنے علم وحکمت سے فیضیاب کرتے رہے۔ پھر وہاں سے حوادث زمانہ کے پیچ وخم کی بنا پر دار العلوم غوثیہ نیوریا تشریف لائے اور حضرت یہاں رہکر ہم جیسے ذرہائے ناچیز کو اپنے علمی فیوض وکمالات سے مستفیض کرتے رہے۔ یہ حضرت ہی کا فیض کرم ہے کہ ہم جیسوں کو گوہر آبدار بنایا۔ اور مسلسل تین سال تک سیکڑوں نونہالان علم وفن کو اپنے مخصوص طرز تعلیم سے نوازتے رہے اور بالخصوص

اہلِ نیوریا پر حضرت کا یہ احسانِ عظیم ہے کہ بہتوں کو العلماء ورثۃ الانبیاء کا مصداق بنا دیا اور اپنا علمی سکہ دار العلوم غوثیہ کی چار دیواری پر نصب کر دیا اور یہیں پر اپنی شہرۂ آفاق کتاب "تعریفات" کی تصنیف فرمائی، جو حضرت کی جیتی جاگتی یادگار ہے اور عوام و خواص سے داد و تحسین حاصل کر چکی ہے۔

پھر حضرت یہاں سے عالیجناب سیٹھ مظہر الدین صاحب کی دعوت پر گرسہائے گنج کی مشہور درسگاہ الجامعۃ الرضویہ میں بحیثیت شیخ الحدیث تشریف لے گئے اور وہاں صرف ایک سال رہ کر علمی خدمات انجام دیں۔ بعدہٗ مفتیٔ سنبھل حضرت مولانا مفتی محمد اختصاص الدین صاحب اجملی کی دعوتِ باصرار پر دوبارہ مدرسہ اجمل العلوم سنبھل بحیثیت صدر المدرسین تشریف لے گئے اور وہاں پر مسلسل نو سال تک اپنے علمی فیض سے دور دراز سے آئے ہوئے ہزاروں طالبانِ علوم کو علم و حکمت سے آراستہ کرتے رہے، صدر مدرسی کی ذمہ داری بھی نہایت پابندی و مستعدی کے ساتھ پوری کرتے رہے۔

حضرت نے اپنی حیات مستعار کے ایک ایک لمحے کو خدا کی عطا کردہ عظیم نعمت و دولت تصور کرتے ہوئے کسی حالت میں بیکار نہیں جانے دیا اور اپنی ذات کو ہمیشہ درس و تدریس تصنیف و تالیف اور مطالعۂ کتب میں مشغول رکھا اور یہیں پر حضرت نے جہدِ مسلسل و سعیٔ پیہم کے بعد مختلف لائبریریوں کی سیر کر کے "مخزنِ معلومات" کتاب کی تصنیف و تالیف کا آغاز کیا اور وہ پایۂ تکمیل تک پہنچ گئی جسے آپ کتابی شکل میں دیکھ رہے ہیں۔

پھر قصبہ نیوریا کے کچھ مخلصین و محبین کے مسلسل اصرار پر سنبھل سے دوبارہ دار العلوم غوثیہ میں بحیثیت پرنسپل تشریف لائے۔ اہلِ نیوریا نے آپکی تشریف آوری پر فرحت و شادمانی کا جشن منایا۔ اور آپ کے آتے ہی دار العلوم غوثیہ کے علمی ماحول میں نکھار پیدا ہو گیا۔ اور آپ نے اپنی خداداد صلاحیت سے تعلیم و تعلم و تہذیب و تمدن کا ایسا ماحول پیدا کیا جو عہدِ ماضی میں نہ تھا۔ بلاشبہ حضرت علم و فضل کی گوناگوں خوبیوں اور اخلاق و کردار کی بلندیوں پر فائز ہیں۔ بالخصوص درسی کتب پر تو بے پناہ عبور رکھتے ہیں۔ جب کتاب کے کسی مقام کی تقریر کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ مصنف کے مقاصد اُن کے بیان کے تابع ہیں۔ تقریر کے دوران ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

کتاب کی سطریں اُن کے الفاظ میں ڈھلتی جارہی ہیں۔ ان کی تدریس میں یہ خاصیت ہے کہ جس فن کو پڑھاتے ہیں طلبہ میں اس فن کا صحیح شعور پیدا کر دیتے ہیں، وہ استاذ گر استاذ ہیں۔ جن خوش نصیبوں نے ان سے تعلیم حاصل کی ہے ان میں اکثر ہندوستان کے دینی مدارس میں اونچے عہدے پر فائز ہو کر دینی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

میری دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ تا دیر حضرت کا سایۂ کرم ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے اور انھیں دارین کی لازوال نعمتوں سے سرفراز فرمائے آمین۔

محمد شعبان رضوی

نعت شریف

از: حامد رضا برکاتی شیرپوری متعلم دارالعلوم غوثیہ نیو یا

مدت سے مرے آقا یہی آس دلی ہے
میں دیکھ لوں کیسی وہ مدینے کی گلی ہے

وَالفجر ہے چہرہ ترا، واللیل ہیں گیسو
کیا پیارا تبسم ہے کلی جیسے کھلی ہے

جنت کی فضاؤں میں وہ کیا رہ کے کریگا
صحرائے مدینہ کی ہوا جس کو ملی ہے

لو مجرمو سامانِ شفاعت ہوا اپنا
اب بادِ کرم دیکھو مدینے سے چلی ہے

سب جھولیاں اب قاسمِ نعمت ہی بھریں گے
ہاں کانِ سخاوت تو سخی در کی کھلی ہے

کیسے تو بھلا خلد میں جائے گا وہابی
مفتاحِ درِ خلد جب آقا کو ملی ہے

پروانوں کا جھرمٹ وہاں، حامد تو یہاں پہ
چل دیکھ شمع نوری مدینے میں جلی ہے

پیشکش

دارالعلوم غوثیہ نیوریا بیلی بھیت میں "تعریفات" کی تصنیف کے بعد مدرسہ اجمل العلوم سنبھل کی تدریسی خدمات پر مامور ہو گیا اور اسی کو اپنا سرمایۂ حیات بنالیا، ساتھ ہی مدرسہ مذکورہ کی ساری ذمہ داری بھی اپنے اوپر لے لی جسکی بنا پر کچھ لکھنے لکھانے کا موقع نہ ملا، ان ایام میں صرف کتابوں کی ورق گردانی معمولات میں شامل رہی۔ اسی درمیان "معلومات" کے موضوع پر کچھ کتابیں دیکھنے کا موقع ملا جو سوال و جواب کے انداز میں تھیں۔ اُن میں اکثر کتابیں تو وہ ہیں جو روایاتِ ضعیفہ موضوعہ پر مشتمل ہیں او جواب کے ساتھ حوالجات بھی نہیں ہیں اور بعض کتابیں تو بالکل نامعتبر ہیں۔

ہمارے چند مخلصین مثلاً عزیز گرامی حضرت مولانا مفتی محمد عارف حسین صاحب رضوی مدرس مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم سنبھل و عزیز گرامی حضرت مولانا شعبان صاحب رضوی مدرس دارالعلوم غوثیہ نیوریا بیلی بھیت و عزیزی حضرت مولانا دبیر القادری صاحب رشیدی پرنسپل دارالعلوم سید علی سرکار مہسانہ گجرات نے اس سلسلے میں مجھ سے فرمائش کی کہ آپ اس موضوع پر ایک ایسی جامع کتاب لکھ دیں جو سوال و جواب کے طرز پہ ہو اور ہر سوال کا جواب محقق و مدلل ہو اور ہر جواب کو کتابوں کے حوالے سے بھی مبرہن کر دیا گیا ہو۔

مجھ جیسے ذرۂ ناچیز کیلئے یہ بات جوئے شیر لانے کے مترادف تھی لیکن پھر بھی تائید خداوندی پر بھروسہ کرتے ہوئے مختلف کتب خانوں کی کتابوں کی چھان بین شروع کر دی۔ اس سلسلہ میں خدابخش لائبریری پٹنہ، رضا لائبریری رامپور اور بالخصوص شہزادۂ اجمل العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختصاص الدین صاحب اجملی ناظم اعلیٰ مدرسہ اجمل العلوم سنبھل کا بیحد احسان ہے کہ انھوں نے اپنے ذاتی کتب خانہ سے استفادہ کرنے کا بھرپور موقع دیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی عمر دراز فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ بفضل ربی میرے پاس کافی مواد جمع ہو گیا اور ہم نے اس مواد کو بابوں کے اعتبار سے ترتیب دیا۔ جو سوال و جواب کے طرز پر ہیں اپنے لحاظ سے کافی حد تک صحیح اور درست لکھنے کی کوشش کی ہے۔ پھر بھی بتقاضائے بشر کہیں خامی یا نقص نظر آئے تو فقیر کو مطلع کر دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسکی تصحیح کر دی جائے فقیر اس کا شکر گذار رہے گا۔

منظور عالم رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی علم الانسان مالم یعلم من المسمیات وزین فوادہ بما لم یعرف من المعلومات والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد خیر الموجودات وعلی الہ واصحابہ الذین فازوا الی اعلی الدرجات۔

عقائد کا بیان

س : عقائد کے امام کتنے ہیں ؟

ج : دو ہیں۔ ایک حضرت سیدنا امام ابو منصور ماتریدی۔ دوسرے سیدنا شیخ امام ابو الحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہما۔ (روضۃ البہیہ ص۳۔ نبراس ص۲۲۹)

س : کیا یہ دونوں امام برحق ہیں۔ اگر دونوں برحق ہیں تو پھر اختلاف کس بات میں ہے ؟

ج : یہ دونوں امام برحق ہیں۔ اصولِ عقائد میں دونوں ایک ہیں البتہ اختلاف ہے تو صرف فروع عقائد میں اور ان کا اختلاف ایسا ہی ہے جیسا شافعی حنفی کا اختلاف ہے بلکہ محققین ان اختلافات کو بھی لفظی کہتے ہیں حقیقی نہیں۔ (بہار شریعت حصہ اوّل ص۵۳)

س : جو شخص ان دونوں اماموں کے خلاف کوئی عقیدہ رکھے وہ اہل سنت میں داخل ہے یا نہیں ؟

ج : اہل سنت انہیں دونوں اماموں کی پیروی کرتے ہیں۔ ماتریدیہ حضرت سیدنا امام ابو منصور ماتریدی کی اور اشاعرہ حضرت سیدنا امام ابوالحسن اشعری کی۔ تو اہل سنت کی یہی دو جماعتیں ہیں جو ان کے خلاف کوئی عقیدہ رکھے اور وہ عقیدہ حدِ کفر تک نہیں پہنچا ہے تو وہ گمراہ ہے اور اگر حدِ کفر تک پہنچ گیا ہے تو کافر اور اہل سنت سے خارج ہے۔ (مذہب اسلام ص۴)

س : مسائل کے امام کتنے ہیں ؟

ج : اس وقت صرف چار ہیں : امام اعظم، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل، دوسری صدی کے بعد امت نے انہیں چاروں اماموں پر اتفاق کر لیا ہے، اس سے پہلے کچھ امام اور بھی ہوئے لیکن ان کے مذاہب کچھ زمانہ تک چلے اور ختم ہو گئے۔ (فتاوی رضویہ جلد سوم ص۳۲۱)

س : کیا ان چار اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید ضروری ہے ؟

ج : ہاں مسائل شرعیہ پر عمل کرنے کے لئے کسی ایک امام معین کی تقلید ضروری ہے ورنہ وہ شریعت پر عمل کرنے والا نہیں ہوگا بلکہ اپنی خواہش پر عمل کرے گا اور گمراہ ہوگا۔ اس وقت ان چار کے سوا کسی کی تقلید جائز نہیں اب مذہب حق انہیں چاروں میں منحصر ہے اور جو ان چاروں سے خارج ہے گمراہ اور بے دین ہے۔ (طحطاوی جلد چہارم ص۱۵۳، صاوی جلد سوم ص۹۔)

س : اگر چاروں امام برحق ہیں تو پھر اختلاف کس بات میں ہے ؟

ج : یہ چاروں اصولِ عقائد میں متحد ہیں اختلاف صرف فروعی مسائل میں ہے۔ (مذہب اسلام ص۵)

س : ان ائمہ کے اختلاف سے کیا فائدہ ہے ؟

ج : شریعت ایک چمن ہے جس میں مختلف قسم کے پھول ہیں۔ کہیں گلاب تو کہیں چنبیلی، کہیں نسرین تو کہیں نسترین محض ایک پھول سے چمن نہیں ہوتا اور نہ ایک پھول زینتِ چمن کے لئے کافی۔ امام عقائد ہوں یا مسائل یہ چمن شریعت

کے پھول ہیں اور ان پھولوں کا اختلاف ہی زینت چمن ہے، مثلاً مسح راس کے سلسلہ میں ائمہ دین میں اختلاف ہے، امام اعظم رضی اللہ عنہ اپنے اجتہاد سے چوتھائی سر کا مسح فرض قرار دیتے ہیں۔ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ مطلق مسح کو فرض قرار دیتے ہیں۔ چاہے ایک دو بال ہی سہی۔ اور امام مالک رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ پورے سر کا مسح فرض ہے۔ مقصود الٰہی چاہے جو بھی ہو مگر اس اختلاف سے امت مسلمہ کو مختلف انداز میں عمل کرنے کا موقع ملا ——— اور یہی مفہوم ہے "اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ" کا۔

اختلاف میں راستے مختلف ہوتے ہیں لیکن مقصود متحد ہوتا ہے جیساکہ ایک شخص زیارت کعبہ کے لئے بغداد سے مکہ معظمہ روانہ ہوا اور دوسرا شخص اسی زیارت کے لئے ملک شام سے مکہ مکرمہ چلا، اگرچہ پہنچنے کے راستے مختلف ہیں، مگر مقصود دونوں کا متحد ہے، اور خلاف میں راستے بھی مختلف ہوتے ہیں اور مقصود بھی، جیساکہ دو شخص ہندوستان سے مختلف سمت پاکستان اور بنگلہ دیش کی طرف روانہ ہوں، ظاہر ہے کہ یہاں دونوں کے راستے بھی مختلف ہیں اور مقصود میں بھی اتحاد نہیں۔ ازقلم مفتی حسن منظر قدیری

س : اہل سنت کسے کہتے ہیں ؟

ج : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے طریقہ پہ چلنے والوں کو اہل سنت کہتے ہیں۔ (تطہیر الجنان واللسان صہ ۹)

بلفظ دیگر اشاعرہ اور ماتریدیہ کو اہل سنت کہتے ہیں۔ (ردالمحتار جلد اول صہ ۳۵)

س : وہابی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے ؟

ج : محمد بن عبدالوہاب کے ماننے والوں کو وہابی کہتے ہیں، اس مذہب کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے جس کے بارے میں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی اپنی کتاب "الشہاب الثاقب" میں لکھتے ہیں کہ:

"محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتدائے تیرھویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا اور

"چونکہ یہ خیالاتِ فاسدہ اور عقائدِ باطلہ رکھتا تھا، اس لئے اس نے اہلِ سُنّت و جماعت سے قتل و قتال کیا، ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا، ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھتا رہا، ان کے قتل کرنے کو باعثِ ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہلِ حرمین کو خصوصًا اور اہلِ حجاز کو عمومًا اس نے تکلیفِ شاقہ پہنچائیں۔ سلفِ صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ اسکی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔"

اس نے اپنا مذہب باطل پھیلانے کے لئے ایک کتاب لکھی جس کا نام "کتاب التوحید" رکھا۔ اس کے ذریعہ انبیاء و اولیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دل کھول کر توہین کی، پھر اُسی کا ترجمہ ہندوستان میں اسمٰعیل دہلوی نے کیا جس کا نام "تقویۃ الایمان" رکھا۔ اسی نے یہاں وہابیت پھیلائی۔ اس وقت اسمٰعیل دہلوی، رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی اشرف علی تھانوی اور تقویۃ الایمان کو ماننے والا یا اس کے مطابق عقائد رکھنے والا وہابی ہے۔

محمد بن عبد الوہاب کا عقیدہ تھا کہ:

"جملہ اہلِ عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا، ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال و جائز بلکہ واجب ہے، وہ صرف اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔" (رد المحتار جلد سوم ص ۳۱۹، فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۲۰۷، الشہاب الثاقب ص ۴۳)

س: دیوبندی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھی کے ماننے والوں کو دیوبندی کہتے ہیں، ان کا عقیدہ یہ ہے:

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ہو سکتا ہے۔

(۲) شیطانِ لعین کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔

(۳) ابلیس کی وسعتِ علم نصِ قطعی سے ثابت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعتِ علم کے لئے کوئی نصِ قطعی نہیں۔

(۴) خدا جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ جھوٹ بولا بھی ہے۔

(۵) حضور صلی اللہ وسلم کے لئے بعض علوم غیبیہ کا ثبوت بچہ و پاگل بلکہ تمام حیوانات و بہائم کے علم کے مشابہ ہے"

یہ چاروں اپنے عقیدے کے اعتبار سے کافر و مرتد ہیں جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے' ——— آج کے دور میں دیوبندی وہابی دونوں کا حکم ایک ہی ہے کہ یہ لوگ ان خبثاء کے اقوال باطلہ اور عقائد فاسدہ کو صحیح اور حق مانتے ہیں اس لئے یہ بھی کافر و مرتد ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۳۹ تا ۴۲)

نوٹ: تفصیل کے لئے حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ کا مطالعہ کریں۔

س : غیر مقلد کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج : غیر مقلد جسے اہل حدیث بھی کہتے ہیں ایک گمراہ اور بد دین فرقہ ہے جو تقلید ائمہ اور اجماع و قیاس کے منکر ہیں، تقلید کو حرام اور بدعت بتاتے ہیں اور ائمہ دین کو سب وشتم سے یاد کرتے ہیں اور تقلید کرنے والوں کو شرک بتاتے ہیں، اس فرقہ نے اپنا نام عامل بالحدیث رکھا، اس کے پیشوا اسمٰعیل دہلوی اور صدیق حسن خاں بھوپالی اور نذیر حسین دہلوی ہیں۔ اسمٰعیل دہلوی نے یہ نیا مذہب نکالا اور ہندوستان میں پھیلایا، ان کا عقیدہ وہی ہے جو وہابی دیوبندی کا ہے بلکہ ان سے بھی ایک درجہ آگے۔ مزید ان کے مذہب میں یہ ہے کہ رام چندر لچھمن، کرشن جو ہندوؤں کے پیشوا ہیں نبی ہیں، کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال اس کا کھانا جائز ہے۔ مرد ایک وقت میں جتنی عورتوں سے چاہے نکاح کر سکتا ہے اس کی حد نہیں کہ چار ہی ہوں منی پاک ہے، متعہ جائز ہے وغیرہ۔ (اظہار الحق ص ۱۴ تا ۱۸، فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۴۱، غیر مقلدوں کے فریب ص ۵۹ تا ۶۴)

س : تبلیغی جماعت کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے ؟
ج : تبلیغی جماعت وہابی دیوبندی ہی کی ایک شاخ ہے، اس کے بانی مولوی الیاس کاندھلوی ہیں ان کی جماعت کا مقصد صرف اشرف علی تھانوی اور رشید احمد گنگوہی وغیرہ کی کفری تعلیم کی نشر و اشاعت ہے اور مسلمانانِ اہلسنّت کو وہابی بنانا ہے۔ لیکن اس جماعت کے مبلغین سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کیلئے یہ کہا کرتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کا یہ طریقہ انبیاء اور صحابہ کا طریقہ ہے۔ یہ ان کا صریح جھوٹ اور نہایت شرمناک فریب ہے۔ اُن کے عقائد وہی ہیں جو اشرف علی تھانوی کے تھے۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد اول صـ۲۳ ، تبلیغی جماعت صـ۱۲)

س : مودودی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے ؟
ج : ابو الاعلیٰ مودودی کے ماننے والوں کو مودودی کہتے ہیں اسی کا دوسرا نام جماعتِ اسلامی بھی ہے۔ ان کا دعویٰ تو اسلام کی تبلیغ و اشاعت ہے مگر حقیقت میں ان کی تحریک اسلام میں رخنہ اندازی اور تفریق بین المسلمین اور کفر سازی اور کافر گری ہے وہ اسلام کے معنی ہی جدا بتاتے ہیں، عامہ مسلمین کو مسلمان نہیں سمجھتے بلکہ جہالت کے ساتھ مسلمان ہونا ہی ناممکن بتاتے ہیں ــــــ ان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ انبیاء کرام اپنی کوشش سے خدا کو پہچانتے ہیں، انبیاء کے نفس بھی شریر ہوتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا تھا۔ وغیرہ۔ (مودودی مذہب، اقبال احمد نوری صـ۱۲۶)

(مودودی مذہب، قاضی مظہر حسین صـ۲ تا صـ۲۲)

س : اہل قرآن کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے ؟
ج : اہل قرآن ایک مرتد و گمراہ فرقہ ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا منکر ہے تمام احادیث کو صراحتًا باطل مردود ناقابل عمل بتاتا ہے۔ صرف قرآن مجید کے اتباع کا ادعا رکھتا ہے۔ اس فرقہ کا بانی عبد اللہ چکڑالوی ہے جس نے اپنی جماعت کیلئے ایک نئی نماز گڑھی جو اہل اسلام کی نماز سے بالکل مختلف ہے۔ رات و دن میں صرف تین وقت کی نماز رکھی اور ہر وقت میں فقط دو ہی رکعتیں، ان کا عقیدہ ہے کہ مسلمانوں کی

کی موجودہ نمازیں قرآن کے مطابق نہیں۔ صرف قرآن کی سکھائی ہوئی نماز پڑھنی فرض ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنی کفر و شرک ہے۔ ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کسی نبی یا رسول سے افضل نہیں وغیرہ۔

(حاشیہ فتاوی رضویہ جلد اول صفحہ ۱۹۱، مذاہب الاسلام صفحہ ۶۸۰)

س: قادیانی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: قادیانی ایک ملعون و مرتد فرقہ ہے، جو مرزا غلام احمد قادیانی کا پیرو ہے۔ اس نے اپنی نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا، اپنے کلام کو کلام الٰہی بتایا، خاتم النبیین میں استثنا کی پخچر لگائی، انبیاء کرام کی شان میں نہایت بیباکی کے ساتھ گستاخیاں کیں خصوصًا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم کے بارے میں واہیات و خرافات اور بیہودہ کلمات استعمال کئے، جن کے ذکر سے مسلمان کا دل دہل جاتا ہے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے ——— (۱) میں وہی احمد ہوں جسکی بشارت قرآنِ عظیم میں دی گئی ہے۔ (۲) میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے (۳) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (۴) براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی (۵) میں بعض نبیوں سے افضل ہوں (۶) اپنے بارے میں لکھا ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے وغیرہ وغیرہ۔

(السوء والعقاب علی المسیح الکذاب صفحہ ۲۶ تا صفحہ ۳۰، بہار شریعت حصہ اول صفحہ ۵۰)

س: رافضی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج: رافضی ایک گمراہ فرقہ ہے، جو خلفاءِ ثلٰثہ یعنی حضرت ابوبکر حضرت عمر و حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی خلافت راشدہ کو خلافت غاصبہ کہتے ہیں۔ اور حضرات شیخین و دیگر صحابۂ کرام کو گالیاں دیتے ہیں۔ اور مولیٰ علی کو تمام صحابہ سے افضل بتاتے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے ——— (۱) موجودہ قرآن ناقص ہے، اس میں سے کچھ سورتیں حضرت عثمانِ غنی یا دیگر صحابۂ کرام نے گھٹا دیں، کوئی کہتا ہے کچھ آیتیں کم کر دیں، کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دیئے وغیرہ۔ (۲) حضرت علی اور دیگر ائمہ

طاہرین انبیاء سابقین سے افضل ہیں۔ (۳) نیکیوں کا خالق اللہ ہے۔ اور برائیوں کا خالق خود انسان ہے۔ (۴) ائمہ اثنا عشر معصوم ہیں۔ (۵) اللہ عزوجل پر اصلح واجب ہے یعنی جو کام بندے کے حق میں نافع ہے اللہ تعالیٰ پر کرنا واجب ہے وغیرہ۔

(فتاویٰ رضویہ جلد نہم صفحہ ۹۹ تا ۱۰۱، فتاویٰ عزیزیہ جلد اول صفحہ ۱۸۵، بہار شریعت حصہ اول صفحہ ۶۱)

س : خارجی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج : خارجی ایک گمراہ فرقہ ہے جو جنگِ صفین کے موقع پر ظاہر ہوا۔ وجہ یہ ہوئی کہ یہ لوگ حضرت علی کے ساتھ مل کر حضرت امیر معاویہ سے جنگ کر رہے تھے، دورانِ جنگ ہی حضرت امیر معاویہ اور حضرت علی کے مابین مصالحت کی بات چیت ہونے لگی۔ تو یہ لوگ یہ کہکر لاحکم الا اللہ یعنی اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں) حضرت علی سے جدا ہوگئے اور آپ پر تبرا کرنے لگے اور بغاوت پر اتر آئے۔ یہاں تک کہ اب یہ لوگ ان صحابہ کی جنہوں نے باہم لڑائیاں لڑیں جیسے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت امیر معاویہ، حضرت عمرو بن عاص کی تکفیر کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے خون اور ان کے مال کو مباح سمجھتے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب کافر ہے۔ (۲) قیاس و اجماع کوئی دلیل نہیں بلکہ ان دونوں کے منکر ہیں۔ (۳) امام وقت پر خروج و قتال روا ہے۔ (۴) امام کا قرشی ہونا ضروری نہیں عادل ہونا کافی ہے۔ وغیرہ۔

(رد المحتار جلد سوم صفحہ ۳۱۹، فتاویٰ عزیزی جلد اول صفحہ ۱۰، مذاہب الاسلام صفحہ ۵۶ تا صفحہ ۴۷)

س : تفضیلی کسے کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

ج : محبانِ علی میں سے ان لوگوں کو کہتے ہیں جو حضرت مولیٰ علی کو حضرات شیخین پر فضیلت دیتے ہیں اور حضرت علی کو ان سے افضل مانتے ہیں۔ باقی تمام باتوں میں اہلسنت وجماعت کے ساتھ ہیں۔ اہلسنت وجماعت کے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنے والا بدعتی و گمراہ ہے۔

(فتاویٰ عزیزی جلد اول صفحہ ۱۸۳، اظہار الحق صفحہ ۱۰)

س: اہل قبلہ کن لوگوں کو کہتے ہیں؟

ج: ان لوگوں کو کہتے ہیں جو کلمہ گو ہو کر ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے ہوں اور تمام ضروریاتِ دین کی تصدیق کرتے ہوں، یعنی ان تمام باتوں کو مانتے ہوں جن کا ثبوت شرعاً یقینی اور مشہور ہے۔ جیسے عالم کیلئے حدوث، جسموں کے لئے حشر، خدا کیلئے کلیات وجزئیات کا علم، نماز و روزہ کی فرضیت وغیرہ۔ جو شخص ان میں سے کسی بات کا انکار کرے وہ اہل قبلہ نہیں گرچہ عبادتوں کی مشقتیں برداشت کرتا ہو۔

(شرح فقہ اکبر لعلی قاری صد ۱۵۴، نبراس صد ۵۰۲)

س: ان مذکورہ فرقوں کیلئے کیا حکم ہے، آیا اُن کے ساتھ میل جول رکھنا جائز ہے؟

ج: وہابی، دیوبندی، رافضی، تبرائی، قادیانی، مودودی، چکڑالوی، غیر مقلد جو بھی ضروریاتِ دین میں سے کسی شئی کا منکر ہے، سب کافر و مرتد ہیں۔ اور جو کوئی ان کے اقوالِ ملعونہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ان کے ساتھ میل جول رکھنا، کھانا پینا، سلام و کلام اسی طرح موت وحیات میں شریک ہونا وغیرہ سب ناجائز وحرام ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد اول صد ۱۹۱، جلد ششم صد ۹۵)

س: ایمان کسے کہتے ہیں؟

ج: جن باتوں کا پیش کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے اُن باتوں کی تصدیق کا نام ایمان ہے۔ (شرح فقہ اکبر لعلی قاری صد ۸۶)

س: کیا ایمان کمی بیشی قبول کرتا ہے؟

ج: نہیں۔ اصل ایمان تصدیقِ قلبی ہے۔ اور تصدیق کیف ہے، یعنی ایک حالتِ اذعانیہ جو مقدار کے اعتبار سے کمی بیشی قبول نہیں کرتی۔ البتہ اس میں شدت وضعف ہوتا ہے۔

(شرح عقائد صد ۹۳، بہار شریعت حصہ اول صد ۴۵)

س: کفر کسے کہتے ہیں؟

ج: جن باتوں کا پیش کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے ان میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا کفر ہے۔ (بیضاوی شریف صد ۲۳)

س : شرک کسے کہتے ہیں؟

ج : اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو واجب الوجود ماننا، یا کسی غیر خدا کو لائق عبادت سمجھنا شرک ہے۔ (شرح عقائد ص ۶۱)

حضرت شیخ محدث عبد الحق دہلوی فرماتے ہیں کہ شرک تین قسم پر ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو بھی واجب الوجود ٹھہرائے، دوسرا یہ کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کسی اور کو خالق مانے۔ تیسرا یہ کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کسی اور کو بھی مستحق عبادت سمجھے۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۴۲)

س : محال کی کتنی قسمیں ہیں اور کونسا محال تحت قدرت داخل نہیں؟

ج : محال کی تین قسمیں ہیں، محالِ عقلی، محال شرعی، محالِ عادی۔ محالِ عقلی تحت قدرت داخل نہیں۔ (المعتقد المنتقد ص ۲۹،۳۰)

س : کیا اللہ تعالیٰ کی قدرت صرف ممکنات سے متعلق ہے؟

ج : ہاں صرف ممکنات سے متعلق ہے واجبات و محالات سے نہیں۔ (صاوی جلد اول ص ۲۶۳)

س : کیا اللہ تعالیٰ واجبات و محالات کا ارادہ بھی نہیں کرتا؟

ج : نہیں ارادہ کا تعلق صرف ممکنات سے ہے، واجب و محالات سے نہیں۔ (صاوی جلد اول ص ۱۴)

س : جب اللہ تعالیٰ کی قدرت واجبات و محالات سے متعلق نہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کی قدرت ناقص ہے؟

ج : نہیں، ناقص تو جب ہوتی کہ کوئی چیز تحتِ قدرت داخل ہوتی اور پھر نہ کر سکتے یہاں ایسا نہیں کیونکہ واجبات و محالات میں تو تعلق قدرت کی بالکل صلاحیت ہی نہیں لہٰذا قدرت کے ناقص ہونے کا سوال ہی نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۲۱۵)

س : کیا مشرکین کی مغفرت ہو سکتی ہے؟

ج : مشرکین کی مغفرت عقلاً ممکن اور شرعاً محال ہے۔ (سُبحٰن السبوح ص ۵۲)

س : کیا کافر کا جنت میں داخل ہونا ممکن ہے؟

ج : جمہور اہلسنت کے نزدیک شرعاً محال اور عقلاً ممکن ہے۔ (سبحٰن السبوح صـ۸۲)

س : کیا رب تعالیٰ کو دنیا میں چشمِ ظاہر سے دیکھنا ممکن ہے؟

ج : ہاں عقلاً و شرعاً دونوں اعتبار سے ممکن ہے۔ البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور سے اس کا وقوع نہیں ہوا۔ صرف ہمارے نبی نے شبِ معراج میں چشمِ ظاہر سے دیدار فرمایا۔ (اشعۃ اللمعات جلد رابع صـ۴۲۴، فتاویٰ حدیثیہ صـ۱۵۱، منبہ المنیہ صـ۶)

س : یہ دیدار کتنی بار ہوا؟

ج : صرف دو بار ہوا۔ پہلی بار سدرۃ المنتہیٰ پر اور دوسری بار عرشِ اعظم پر۔

(اشعۃ اللمعات جلد رابع صـ۴۲۹، مواہب لدنیہ جلد دوم صـ۳۵)

س : کیا آخرت میں مومن و کافر سب کو خدا کا دیدار ہوگا؟

ج : ہاں موقفِ حشر میں سب کو دیدار ہوگا۔ لیکن مومنین کو رحم و کرم اور کافرین کو قہر و غضب کی حالت میں ـــ پھر اس کے بعد کفار ہمیشہ کیلئے اس نعمت سے محروم کر دیئے جائیں گے تاکہ حسرت و ندامت زیادہ ہو۔

(تکمیل الایمان صـ۶، اشعۃ اللمعات جلد رابع صـ۴۲۵، شرح فقہ اکبر بحر العلوم صـ۶۶)

س : کیا سارے مومنین اس نعمت سے سرفراز ہونے میں برابر ہوں گے یا علیحدہ علیحدہ؟

ج : ہر ایک اپنے اپنے نامۂ اعمال کے اعتبار سے اس نعمت کے پانے میں مختلف ہونگے۔ عامۂ مومنین کو ہر جمعہ اور خواص کو ہر صبح و شام دیدار ہوگا۔ اور اخص الخواص کو جو جنت عدن میں رہیں گے انھیں دائمی قرب اور تجلیاتِ خاص کا شرف حاصل ہوگا (تفسیر عزیزی پ صـ۱۰، تکمیل الایمان صـ۵)

س : اللہ تعالیٰ کے نام کتنے ہیں؟

ج : اللہ تعالیٰ کے ناموں کی کوئی گنتی اور شمار نہیں ہے کہ اس کی شان غیر محدود ہے مگر امام رازی نے اپنی کتاب تفسیر کبیر میں پانچہزار ناموں کا تذکرہ کیا ہے۔ جن میں سے قرآن میں ایک ہزار، توراۃ میں ایک ہزار، انجیل میں ایک ہزار، زبور میں ایک ہزار اور لوحِ محفوظ میں ایک ہزار ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد اوّل صـ۱۱۹، احکامِ شریعت حصہ دوم صـ۱۵۰)

س : تمام ناموں میں کونسا لفظ زیادہ معروف و مشہور ہے؟

ج : لفظ "اللہ" زیادہ معروف و مشہور ہے۔ (خازن جلد دوم صـ۲۶۲)

س: کیا اللہ تعالیٰ کو سخی، عاقل، طبیب وغیرہ الفاظ سے تعبیر کر سکتے ہیں؟

ج : نہیں، اللہ تعالیٰ کے سارے نام توقیفی ہیں، اللہ تعالیٰ کو انھیں الفاظ سے پکار سکتے ہیں جن کا استعمال قرآن و حدیث یا اجماعِ امّت سے ثابت ہے جیسے لفظ خدا کہ اس کا استعمال گرچہ قرآن و حدیث میں نہیں ہے لیکن اجماعِ امّت سے ثابت ہے

(خازن جلد دوم صـ۲۶۲، نبراس صـ۱۰۳)

س: اللہ تعالیٰ کیلئے ہر جگہ حاضر و ناظر کہنا کیسا ہے؟

ج : اللہ تعالیٰ جگہ سے پاک ہے۔ یہ لفظ بہت برے معنی کا احتمال رکھتا ہے۔ اس سے بچنا لازم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم صـ۱۳۲)

س: اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا کیسا ہے۔

ج : اللہ میاں کہنا منع ہے۔ لفظ "میاں" کے تین معنی ہیں۔ مولیٰ، شوہر، زنا کا دلال، ان میں بعد والے دو ایسے معنی ہیں جن سے شانِ الوہیت پاک و منزہ ہے اور پہلے والے معنی کا صدق ہو سکتا ہے۔ تو جب لفظ دو خبیث معنوں اور ایک اچھے معنی میں مشترک ٹھہرا تو اس کا اطلاق ذاتِ باری پر ممنوع ہو گا۔

(الملفوظ حصہ اول صـ۱۱۶)

س: محمد نبی، احمد نبی، نبی احمد نام رکھنا کیسا ہے؟

ج : حرام ہے کہ ان میں حقیقۃً ادعار نبوت نہ ہونا مسلم مگر صورت ادعا ضرور ہے۔ اور یہ گمان کرنا کہ اعلام میں معنی اول ملحوظ نہیں ہوتے نہ شرعاً مسلم نہ عرفاً مقبول۔ اسی طرح لیسین و طٰہٰ نام رکھنا منع ہے۔ یونہی غفور الدین وغیرہ نام بھی سخت قبیح و شنیع ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نہم صـ۲۰۱ تا صـ۲۰۲)

انبیاء کرام کا بیان

س : نبی اور رسول کسے کہتے ہیں ؟

ج : نبی وہ بشر ہے جس کی طرف وحی ربانی آتی ہو خواہ وہ تبلیغ پر مامور ہو یا نہ ہو۔
رسول اس شخص کو کہتے ہیں جس کی طرف وحی ربانی آتی ہو اور وہ تبلیغ پر بھی مامور ہو۔
(المعتقد المنتقد صفحہ ۱۰۲ ، المعتمد المستند صفحہ ۱۱۳)

س : کُل انبیاء کتنے ہیں ؟

ج : کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۲۶۹)

س : ان میں رسول کتنے ہیں ؟

ج : تین سو تیرہ۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۲۶۹)
یا تین سو پندرہ۔ (طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۱۴۲)

س : قرآن مقدس میں کتنے نبیوں کے نام مذکور ہیں ؟

ج : کل چھبیس نام صراحت کے ساتھ مذکور ہیں (۱) حضرت آدم (۲) حضرت ادریس (۳) حضرت نوح (۴) حضرت ہود (۵) حضرت صالح (۶) حضرت لوط (۷) حضرت ابراہیم (۸) حضرت اسمٰعیل (۹) حضرت اسحٰق (۱۰) حضرت یعقوب (۱۱) حضرت یوسف (۱۲) حضرت ذوالکفل (۱۳) حضرت شعیب (۱۴) حضرت موسیٰ (۱۵) حضرت ہارون (۱۶) حضرت الیسع (۱۷) حضرت الیاس (۱۸) حضرت یونس (۱۹) حضرت عزیر (۲۰) حضرت داؤد (۲۱) حضرت سلیمان (۲۲) حضرت ایوب (۲۳) حضرت زکریا (۲۴) حضرت یحیٰی (۲۵) حضرت عیسیٰ علیہم السلام (۲۶) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور تین کا ذکر مبہم طریقہ پر ہوا ہے۔
حضرت شمویل، حضرت یوشع اور خضر علیہم السّلام۔
(تفسیر احمدی صہ ۵ ، فتاوٰی رضویہ جلد ششم صہ ۶۱)

س: ان میں کتنے انبیاء اولوالعزم ہیں؟
ج: پانچ۔ حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔
(شرح فقہ اکبر لعلی قاری صہ ۱۱۶)

س: کفّار کی طرف سب سے پہلے کون سے رسول بھیجے گئے؟
ج: حضرت نوح علیہ السّلام۔ (عمدۃ القاری جلد ہفتم صہ ۲۳۶)

س: کیا تمام انبیاء کرام کا دین ایک تھا؟
ج: ہاں لیکن سب کی شریعت جدا گانہ اور اعمال بھی مختلف تھے۔ (خازن جلد دوم صہ ۵)

س: کیا انبیاء کرام بھی کسی کی امت ہیں؟ [اشعۃ اللمعات جلد چہارم صہ ۲۵۵]
ج: ہاں تمام انبیاء و مرسلین اپنے عہد میں بھی اور اب بھی حضور کے امتی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صہ ۵۲ ، زرقانی جلد ششم صہ ۱۶۴ ، فتاوٰی رضویہ جلد نہم صہ ۱۱۶)

س: بنی اسرائیل کے سب سے پہلے اور آخری نبی کون ہیں؟
ج: بنی اسرائیل کے سب سے پہلے نبی حضرت یوسف علیہ السّلام اور آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ہیں۔ (خازن جلد اول صہ ۲۹۴ ، صاوی جلد اول صہ ۱۳۹)

نوٹ: حضرت یعقوب علیہ السّلام کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

س: قوم عرب میں کتنے نبی پیدا ہوئے؟ [تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صہ ۱۶]
ج: قوم عرب میں چار نبی پیدا ہوئے۔ (۱) حضرت ہود (۲) حضرت صالح (۳) حضرت شعیب (۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ (البدایہ والنہایہ جلد اول صہ ۱۲۰ ، تفسیر نسفی جلد اول صہ ۲۶۴)

س: انبیاء میں سب سے زیادہ لمبی عمر کس نے پائی؟
ج: حضرت نوح علیہ السلام۔ (خازن جلد اول صہ ۵۱۸)

س: کیا انبیاء کرام سے گناہ صادر ہونا ممکن ہے؟

ج : نہیں انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں ان سے کسی گناہ کا صادر ہونا شرعاً محال ہے۔ وہ ہر قسم کے صغائر و کبائر سے محفوظ ہوتے ہیں بعد نبوت اور قبلِ نبوت بھی۔
[شرح فقہ اکبر لعلی قاری صہ ۵۹]

س : اچانک موت کن کن نبیوں کی واقع ہوئی؟

ج : صرف تین نبیوں کی واقع ہوئی (۱) حضرت داؤد علیہ السلام (۲) حضرت ابراہیم السلام (۳) حضرت سلیمان علیہ السلام۔ (البدایہ والنہایہ جلد دوم صہ ۱۲)

س : وہ کون سے نبی ہیں جن کا نام قبل پیدائش رکھ دیا گیا؟

ج : نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم (۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام (۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۴) حضرت اسحاق علیہ السلام (۵) حضرت یعقوب علیہ السلام۔ (الاتقان جلد دوم صہ ۱۴۱)

س : وہ کون سے نبی ہیں جن کے دو نام رکھے گئے؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام۔ ہمارے نبی کا نام محمد اور احمد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام عیسیٰ اور مسیح رکھا گیا۔ (الاتقان جلد دوم صہ ۱۴۱)

س : عرب میں کتنے نبی مبعوث ہوئے؟

ج : پانچ نبی مبعوث ہوئے (۱) ہود علیہ السلام (۲) صالح علیہ السلام (۳) اسمٰعیل علیہ السلام (۴) شعیب علیہ السلام (۵) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (صاوی جلد اول صہ ۲۲۵)

س : کس نبی نے امتِ محمدیہ میں پیدا ہونے کی تمنا کی تھی؟

ج : حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ (مدارج النبوۃ جلد اول صہ ۱۱۴)

س : کتنے انبیاء زندہ ہیں جن پر ابھی موت طاری نہیں ہوئی؟

ج : چار ہیں۔ حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ یہ دونوں آسمان پر ہیں حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام۔ یہ دونوں زمین میں ہیں۔
(شرح فقہ اکبر لعلی قاری صہ ۶۹، خازن جلد رابع صہ ۲۰۴)

س : وہ کون سے نبی ہیں جو اپنی زندگی میں قبرِ انور میں لیٹ گئے اور وہیں ان کی روح قبض کر لی گئی؟

ج : حضرت ہارون علیہ السلام۔ (جذب القلوب صہ ۵۵)

س : کن نبیوں نے اللہ سے بلاواسطہ گفتگو کی؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ۔ (صاوی جلد سوم صہ ۲۷)

س : وہ کون سے نبی ہیں جن کیلئے مکڑی نے جالا تنا اور وہ دشمن کے شر سے محفوظ رہے ؟

ج : ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے لئے غارِ ثور کے دروازے پر مکڑی نے جالا تنا اور دوسرے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں جب ان کو طالوت نے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو داؤد علیہ السلام ایک غار میں جا چھپے ۔ جب طالوت کو معلوم ہوا تو غار پر تلاش کرنے گئے تو مکڑی نے جالا تن دیا جس کی وجہ سے تلاش میں ناکام رہے ۔ (حیات الحیوان جلد دوم صہ ۱۹۶)

س : وہ کون سے دو نبی ہیں جو قیامت کے دن ایک قبر سے اٹھیں گے ؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم صہ ۴۸۰)

س : سب سے پہلے کس نبی کی تخلیق ہوئی ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام کی ۔ (البدایہ المبارکہ صہ ۲)

س : حضرت آدم علیہ السلام جنت میں کتنے دن رہے ؟

ج : یومِ آخرت کے نصف دن جس کی مقدار ہمارے ایام کے اعتبار سے پانچسو سال ہے ۔
(زرقانی جلد اول صہ ۵۵ ، طبقات ابن سعد جلد اول صہ ۱۵)

س : حضرت آدم علیہ السلام جنت سے کہاں اتارے گئے ؟

ج : حضرت آدم سراندیپ اور حضرت حوا جدہ میں ۔ (صاوی جلد اول صہ ۲۳)

س : پھر دونوں کی ملاقات کہاں ہوئی ؟

ج : نویں ذی الحجہ میں مقامِ عرفات میں ہوئی ۔ (خازن جلد اول صہ ۱۵۵)

س : حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نکلنے کے بعد غم میں کتنے سال تک روتے رہے ؟

ج : تین سو سال تک روتے رہے ۔ (زرقانی جلد اول صہ ۵۶ ، مدارج النبوۃ جلد دوم صہ ۵)

س : حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت کیا ہے ؟

ج : زمین میں "ابو البشر" اور جنت میں "ابو محمد" تھی ۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صہ ۱۸۳)

س : وہ کونسے نبی ہیں جو دنیا میں ہزار سال تک رہے مگر کبھی زمین کا پانی نہ پیا ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام ہیں کہ پوری زندگی بارش کا پانی پیتے رہے ۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صہ ۱۸۲)

س : حضرت آدم علیہ السّلام کی حیاتِ ظاہری میں کون کون سے نبی پیدا ہوئے ؟

ج : حضرت شیث علیہ السّلام اور حضرت ادریس علیہ السّلام ۔ (صاوی جلد سوم صـ۳۰)

س : حضرت ادریس علیہ السّلام کو حضرت آدم کا کتنا زمانہ ملا ؟

ج : سو سال ۔ لیکن اعلانِ نبوت کا حکم حضرت آدم کے وِصال کے دو سو سال بعد ہوا ۔ (ایضاً)

س : وہ کون سے نبی ہیں جن کے نکاح کا خود خود خدا نے پڑھا اور خدا ہی نے نکاح پڑھایا ؟

ج : حضرت آدم علیہ السّلام ہیں ۔ (صاوی جلد چہارم صـ۱۱۲ ، مدارج النبوۃ جلد دوم صـ۵)

س : وہ کون سے نبی ہیں جن کے نکاح کا دین مہر ہمارے نبی پر درود پڑھنا تھا ؟

ج : حضرت آدم علیہ السّلام کہ آپ کے نکاح کا دین مہر تین یا دس یا بیس بار درود شریف پڑھنا تھا ۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صـ۱۵۹ ، مدارج النبوۃ جلد دوم صـ۴۷ ، مواہب لدنیہ جلد اول صـ۱۰)

س : حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السّلام کا مشہور مناظرہ کہاں اور کس حالت میں ہوا ؟

ج : اس میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک آسمان میں روحوں کی ملاقات کے وقت یہ مناظرہ ہوا ۔ اور بعض کے نزدیک دونوں کو عالم برزخ میں زندہ کرکے یہ مناظرہ کرایا گیا ۔ اور بعض کے نزدیک حضرت آدم علیہ السّلام کو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے زمانۂ ظاہری میں زندہ کرکے یہ مناظرہ کرایا گیا ۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول صـ۹۸)

س : وہ کونسے نبی ہیں جنکے نکاح کا خطبہ حضرت جبرئیل نے پڑھا اور فرشتے گواہ بنے ؟

ج : حضرت شیث علیہ السّلام (زرقانی جلد اول صـ۶۵)

س : ہبۃ اللہ کس نبی کا لقب ہے ؟

ج : حضرت شیث علیہ السّلام کا ـــــــ وجہ یہ ہے کہ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو حضرت جبرئیل نے حضرت آدم کو بشارت دی کہ خدا نے ہابیل کے بدلہ میں شیث کو عطا فرمایا ۔

س : حضرت ادریس علیہ السّلام کا اصل نام کیا ہے ؟ [طبقات ابن سعد جلد ا صـ۱۴ ، صاوی جلد اول صـ۲۴۲]

ج : اصل نام اخنوق ہے ۔ اور ادریس اس لئے کہتے ہیں کہ انھوں نے سب سے پہلے درس دیا ۔

س : حضرت ادریس علیہ السّلام کس آسمان پر ہیں ؟ [صاوی جلد سوم صـ۳۵]

ج : چوتھے آسمان پر ۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم صـ۵۲۷)

س : حضرت نوح علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے؟

ج : عبدالغفار یا عبدالجبار۔ "نوح" کے معنی ہیں بہت رونے والا۔ چونکہ آپ اپنے نفس پر کثرت سے روئے یا اپنی امت کے گناہوں پر بہت روئے اس لئے آپ کا لقب نوح پڑ گیا۔
(الاتقان جلد دوم صفحہ ۱۹۶، زرقانی جلد اول صفحہ ۴۱)

س : حضرت نوح علیہ السلام نے کتنے سال اپنی قوم کی تبلیغ فرمائی؟

ج : ساڑھے نو سو سال۔ (خزائن و معالم جلد پنجم صفحہ ۱۵۸)

س : شیخ الانبیاء کس نبی کو کہا جاتا ہے؟

ج : حضرت نوح علیہ السلام کو۔ (قصص الانبیاء صفحہ ۴۲)

س : حضرت آدم اور حضرت نوح کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ تھا؟

ج : گیارہ سو سال کا۔ (صاوی جلد دوم صفحہ ۲۷)

س : حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانا کس نے سکھائی؟

ج : اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا جنھوں نے حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانا سکھائی۔ (صاوی جلد سوم صفحہ ۹۶)

س : کشتی نوح کتنے عرصہ میں تیار ہوئی؟

ج : دو سال میں تیار ہوئی۔ اس کی لمبائی تین سو گز، چوڑائی پچاس گز اور اونچائی تیس گز تھی۔
(خزائن صفحہ ۳۲۶، صاوی جلد دوم صفحہ ۲)

س : حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کتنے تختوں سے تیار ہوئی؟

ج : ایک لاکھ چوبیس ہزار تختوں سے اور ہر تختہ کی پشت پر ایک ایک نبی کا نام لکھا تھا اور سب سے آخری تختے کی پشت پر "محمد رسول اللہ" لکھا تھا۔ (نزہۃ المجالس صفحہ ۳۲۱)

س : اس کشتی میں کتنے درجے بنائے گئے تھے؟

ج : تین درجے بنائے گئے تھے (۱) طبقہ زیریں میں وحوش اور درندے اور ہوام ارض تھے (۲) طبقہ اوسط میں چوپائے وغیرہ تھے (۳) طبقہ اعلیٰ میں خود حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھی تھے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کا جسد مبارک بھی تھا جو عورتوں اور مردوں

کے درمیان حائل تھا۔ کھانے پینے کا سامان بھی اسی میں تھا اور پرند بھی اوپر ہی کے طبقہ میں تھے۔ (صاوی جلد دوم صہ ۱۸۰، خزائن صہ ۳۲۶، الملفوظ حصہ اول صفحہ ۳)

س: حضرت نوح کس تاریخ میں کشتی پر سوار ہوئے اور کس تاریخ میں اترے؟

ج: دسویں رجب کو سوار ہوئے اور دسویں محرم کو عین جمعہ کے وقت جودی پہاڑ پر اترے کُل چھ ماہ کا عرصہ لگا۔ (خزائن صہ ۳۲۸)

س: اس میں کتنے آدمی سوار تھے جو طوفان سے محفوظ رہے؟

ج: اسّی آدمی سوار تھے جن میں دو نبی تھے، ایک حضرت آدم علیہ السّلام کا تابوت اور خود حضرت نوح علیہ السّلام۔ (جذب القلوب صہ ۱۵، الملفوظ حصہ اول صہ)

س: ابو الانبیاء کس نبی لقب ہے؟

ج: حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام کا۔ وجہ یہ ہے کہ آٹھ نبی حضرت آدم، حضرت شیث، حضرت ادریس، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط، حضرت یونس، کے علاوہ باقی سارے انبیاء کرام آپ ہی کی نسل سے ہوئے۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق۔ اکثر انبیاء کرام حضرت اسحاق کی نسل سے ہوئے۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی نسل میں صرف نبی آخر الزماں پیدا ہوئے اس لئے حضرت خلیل کا لقب ابو الانبیاء رہا۔ [محاضرۃ الاوائل صہ ۱۵۴، نزہۃ القاری جلد ششم صہ ۵۱۰]

س: ابو الضیف کس نبی کا لقب ہے؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا۔ (تفسیر عزیزی جلد اول صہ ۳۰۳)

س: حضرت ابراہیم علیہ السلام غار میں کتنے دن رہے؟

ج: پندرہ دن جس میں دن ایک مہینے کے برابر اور مہینہ سال بھر کے برابر تھا۔ [خزائن و معالم جلد دوم صہ ۱۲۵، شرح فقہ اکبر علی قاری صہ ۱۳۰]

س: حضرت ابراہیم کس عمر میں آگ میں ڈالے گئے؟

ج: سولہ سال کی عمر میں۔

س: حضرت ابراہیم آگ میں کتنے دن رہے؟

ج: سات دن۔ (شرح فقہ اکبر علی قاری صہ ۱۳۰)

س : حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس آگ میں ڈالا گیا تھا اس کیلئے کتنے دنوں تک لکڑیاں جمع کی گئی تھیں اور کتنے دنوں تک دہکایا گیا تھا؟

ج : ایک ماہ لکڑیاں جمع کی گئیں اور سات دن دہکایا گیا۔ (صاوی جلد سوم ص۹۶)

س : حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالتے وقت کونسا لباس پہنایا گیا اور کس نے پہنایا؟

ج : ریشمی قمیص تھی جسے حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے پہنائی تھی اور یہ جنت سے لائی گئی تھی۔ [ایضًا ص۶۹]

س : حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے امّتِ محمدیہ کو کب سلام کہلوایا؟

ج : جب نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم معراج کیلئے تشریف لے جانے لگے اور آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی تو اسوقت انھوں نے آپکی معرفت آپکی امت کو سلام کہلوایا۔ (مشکوٰۃ شریف جلد اوّل ص۲۰۲)

س : حضرت ابراہیم اور حضرت نوح علیہما السّلام کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ تھا؟

ج : ایک ہزار سال کا۔ (صاوی جلد دوم ص۲۷)

س : کس نبی کو ابوالعرب اور کس نبی کو ابوالعجم کہا جاتا ہے؟

ج : حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ابوالعرب اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو ابوالعجم کہا جاتا ہے۔ (صاوی جلد اوّل ص۲۲۵)

س : حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور حضرت اسحاق علیہ السّلام میں ذبیح اللہ کون ہیں؟

ج : حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام ہیں۔ (ردالمحتار جلد اوّل ص۵۸۷، زرقانی جلد اول ص۹۷، روح البیان جلد سوم ص۳۱۳، البدایہ والنہایہ جلد اوّل ص۱۵۸، سیرۃ حلبی جلد اوّل ص۴۳)

س : ان دونوں میں عمر کے اعتبار سے بڑے کون تھے؟

ج : حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام حضرت اسحٰق علیہ السّلام سے چودہ سال بڑے تھے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۱۰۴، الاتقان جلد دوم ص۱۳۸)

س : حضرت یعقوب علیہ السّلام کا لقب کیا تھا؟

ج : اسرائیل۔ یہ سریانی زبان کا لفظ ہے جو "اسرا" اور "ایل" سے مرکب ہے۔ "اسرا" کا معنی عبد اور "ایل" کا معنی اللہ ہے۔ (تفسیر نسفی جلد اوّل ص۴۴، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۱۷۶)

س : حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق میں کتنے سال تک روتے رہے؟

ج : تقریباً اسّی سال تک۔ (خزائن صفحہ ۳۵۵)

س : حضرت یعقوب علیہ السلام مصر میں کتنے سال رہے؟

ج : چوبیس سال۔ (خزائن صفحہ ۳۵۵)

س : حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ تھا؟

ج : نوسو پینسٹھ سال کا۔ (صاوی جلد دوم صفحہ ۲)

س : حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں کتنے دن رہے؟

ج : تین دن۔ (خازن و معالم جلد سوم صفحہ ۲۱۹)

س : کس عمر میں ڈالے گئے؟

ج : بارہ سال کی عمر میں۔ (الاتقان جلد دوم صفحہ ۱۳۸)

س : حضرت یوسف علیہ السلام قید خانے میں کتنے دن رہے؟

ج : بارہ سال۔ (خزائن صفحہ ۲۲۸)

س : حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر میں کتنے سال حکومت کی؟

ج : نوّے سال (صاوی جلد سوم صفحہ ۲۰۲)

س : خطیب الانبیاء کس نبی کا لقب ہے؟

ج : حضرت شعیب علیہ السّلام کا۔ چونکہ آپ بہت فصیح و بلیغ کلام فرمایا کرتے تھے اس لئے آپ کا لقب خطیبُ الانبیاء رہوا۔ (خازن جلد دوم صفحہ ۲۱۵)

س : کس نبی کا صبر مشہور ہے؟

ج : حضرت ایّوب علیہ السّلام کا۔ (قرآن مقدس سورہ ص)

س : حضرت ایّوب علیہ السّلام کتنے دن اِمتحان و آزمائش میں مبتلا رہے؟

ج : سات سال یا اٹھارہ سال۔ (عمدۃ القاری جلد ہفتم صفحہ ۳۸۹، خازن جلد چہارم صفحہ ۲۵۴)

س : حضرت ایّوب علیہ السّلام کا اِمتحان کیسا تھا؟

ج : اللہ تعالیٰ نے پہلے آپ کو ہر طرح کی نعمتیں عطا کی تھیں، حُسنِ صورت بھی، کثرتِ اولاد بھی

اور کثرتِ اموال بھی۔ مگر اولاد مکان کے گرنے سے دب کر ختم ہو گئی، تمام جانور جن میں ہزار ہا اونٹ اور بکریاں تھیں بیمار ہو کر ختم ہو گئے۔ اسی طرح تمام کھیتیاں اور باغات بھی تباہ ہو گئے۔ کچھ بھی باقی نہ رہا۔ پھر آپ بیمار پڑے تمام جسم شریف میں آبلے پڑ گئے اور بدن مبارک زخموں سے بھر گیا۔ سب لوگوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا صرف آپ کی بی بی صاحبہ آپ کے ساتھ رہیں اور وہی خدمت کرتی رہیں۔ سالہا سال یہی حالت رہی۔ پھر رب تعالیٰ نے آپ کی دُعا قبول فرمائی اور ساری تکلیفیں دُور فرما دیں۔ یہاں تک کہ تمام اولاد کو زندہ فرما دیا اور اتنی ہی اولاد اور عنایت کی یہی آپ کا امتحان تھا۔

(صاوی جلد سوم ص۷۰، خزائن ص۴۷۶)

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اُن کی والدہ نے کس دن دریا میں ڈال دیا؟

ج: جمعہ کے دن۔ (حیاۃ الحیوان جلد دوم ص۲۶)

س: آپ کی والدہ نے جس صندوق میں بند کر کے آپ کو دریا میں ڈالا تھا وہ صندوق کتنے دن پانی میں بہہ کر فرعون کے محل تک پہنچا؟

ج: تین دن میں۔ (نزہتہ المجالس جلد دوم ص۱۹۳)

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت کب پیدا ہوئی؟

ج: جب آپ کی عمر تین سال کی تھی تو فرعون ایک دن آپ کو گود میں کھلا رہا تھا کہ اچانک آپ نے اُن کے چہرے پر تھپڑ مار دیا، جس سے فرعون گھبرا گیا کہ شاید وہی بچّہ ہے جو میری سلطنت کے زوال کا باعث ہو گا۔ فرعون نے آپ کو قتل کرنا چاہا۔ لیکن فرعون کی بیوی آسیہ نے یہ کہکر ٹال دیا کہ ابھی بچّہ ہے اس میں عقل و شعور کہاں ہے۔ حضرت آسیہ نے فرعون کی تسلّی کیلئے ایک طرف آگ کا طبق رکھا اور دوسری طرف مروارید و یاقوت کا طبق رکھا پھر فرعون سے کہا دیکھو اگر ان میں عقل و شعور ہو گا تو اپنا ہاتھ مروارید و یاقوت کی طرف بڑھائے گا ورنہ آگ کی طرف۔ حضرت موسیٰ نے اپنا ہاتھ مروارید و یاقوت کیطرف بڑھانا چاہا لیکن حضرت جبرئیل نے آپکا ہاتھ پکڑ کر آگ میں ڈال دیا اور آپ نے اس میں سے ایک انگارہ اٹھا کر منہ میں رکھ لیا جس سے آپ کی زبان جل گئی اور اسی دن سے زبان میں لکنت پیدا

پیدا ہو گئی۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۲۰۲، خازن جلد چہارم ص۲۱)

س: حضرت موسیٰ علیہ السّلام فرعون کے گھر کتنے دن رہے؟
ج: تیس سال۔
(خازن و معالم جلد پنجم ص۱۲۰، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۲۰۳)

س: حضرت موسیٰ علیہ السّلام حضرت شعیب کے پاس کتنے دن رہے؟
ج: دس سال۔
(خازن و معالم جلد پنجم ص۱۲۲، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۲۰۳)

س: حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا مقابلہ کتنے جادوگروں سے ہوا تھا؟
ج: اسّی ہزار سے۔
(صاوی جلد سوم ص۹)

س: کیا سب جادوگر آپ پر ایمان لے آئے تھے؟
ج: ہاں سب کے سب ایمان لے آئے تھے۔
(تفسیر نعیمی پ۱ ص۳۶۵)

س: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کوہِ طور پر کس دن کلام فرمایا؟
ج: نویں ذی الحجہ کو جمعرات کے دن۔
(صاوی جلد دوم ص۸۴)

س: حضرت موسیٰ اور یعقوب علیہ السلام کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ تھا؟
ج: چار سو سال کا۔
(صاوی جلد اول ص۲۸)

س: حضرت ہارون حضرت موسیٰ سے کتنے سال بڑے تھے؟
ج: چار سال
(جمل جلد سوم ص۶۷)

س: حضرت داؤد علیہ السلام نے کتنے سال حکومت کی؟
ج: چالیس سال۔
(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص۱۶)

س: حضرت داؤد علیہ السّلام زبورِ مقدس کتنی آوازوں میں تلاوت کرتے تھے؟
ج: ستر آوازوں میں پڑھتے تھے۔
(البدایہ والنہایہ جلد دوم ص۱۶)

س: حضرت آدم علیہ السّلام نے حضرت داؤد علیہ السّلام کو اپنی عمر میں سے کتنے سال عطا کئے تھے؟
ج: چالیس سال اور بعض کے بقول ساٹھ سال۔
(البدایہ والنہایہ جلد اول ص۸۰ تا ص۸۸)

س: اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام پر کن چیزوں کو مسخر کر دیا تھا؟
ج: پہاڑوں اور پرندوں کو
(قرآن مقدس سورہ ص)

س: حضرت داؤد علیہ السلام کی کتنی بیویاں تھیں ؟

ج: سو بیویاں تھیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد دوم ص۱۵)

س: جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے جنازے کے ساتھ کتنے علماء تھے ؟

ج: چالیس ہزار علماء رہبانین تھے۔ (البدایہ والنہایہ جلد دوم ص۱۷)

س: حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ تھا ؟

ج: پانچسو نانوے سال کا۔ (صاوی جلد دوم ص۲۷)

س: اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے کس چیز کو مسخر کر دیا تھا، اس کے ذریعے جہاں چاہتے چلے جاتے تھے ؟

ج: ہواؤں کو مسخر کر دیا تھا۔ (قرآن مقدس سورۂ ص)

س: حضرت سلیمان علیہ السلام نے کتنے سال حکومت کی تھی ؟

ج: چالیس سال۔ (خازن و معالم جلد پنجم ص۲۳۵)

س: حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی میں کیا لکھا ہوا تھا ؟

ج: "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" منقش تھا۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص۴۷)

س: حضرت سلیمان علیہ السلام کس عمر میں تخت نشیں ہوئے ؟

ج: تیرہ سال کی عمر میں (خازن و معالم پنجم ص۲۳۵)

س: حضرت سلیمان علیہ السلام کی عورتیں کتنی تھیں ؟

ج: ایک ہزار جن میں تین سو کنواریاں اور سات سو باندیاں تھیں۔ بعض کے بقول تین سو باندیاں اور سات سو آزاد بیویاں تھیں۔ ایک قول یہ ہے کہ چار سو بیویاں اور چھ سو باندیاں تھیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد دوم ص۲۹)

س: حضرت یونس علیہ السلام کا لقب کیا ہے ؟

ج: ذوالنون اور صاحب الحوت۔ (صاوی جلد سوم ص۳۰)

س: حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے شکم میں کتنے دن رہے ؟

ج: باختلافِ روایات تین دن، یا سات دن یا چودہ دن یا چالیس دن۔ (حیات الحیوان جلد دوم ص۳۷۳ خازن و معالم جلد چہارم ص۲۵۸)

س : حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے شکم میں کونسی دعا پڑھی تھی جس سے مچھلی کے شکم سے باہر نکل آئے ؟

ج : لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (قرآن مقدس سورہ انبیاء)

س : وہ کون سے نبی ہیں جو بچپن میں انتقال ہونے کے بعد پھر ایک نبی کی دعا سے زندہ ہوگئے تھے ؟

ج : وہ حضرت یونس علیہ السلام ہیں جو بچپن میں وصال فرما گئے تھے پھر چودہ دن کے بعد حضرت الیاس علیہ السلام کی دعا سے زندہ ہوگئے۔ (صاوی جلد سوم ص ۲۰ ، قصص الانبیاء ص ۱۷۹)

س : وہ کون سے نبی ہیں جو خود تو چالیس سالہ جوان تھے مگر اُن کے فرزند ایکسو بیس سال کے اور پوتے نوّے سال کے بوڑھے ؟

ج : وہ حضرت عُزَیْر علیہ السّلام ہیں جو انتقال کے سو سال بعد دوبارہ زندہ کیے گئے تو جوان تھے مگر آپ کی اولاد بوڑھی ہو چکی تھی۔ (تفسیر نعیمی پ ۳ ص ۸۳)

س : وہ کون سے نبی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ہاتھوں سے دفن ہونیکی تمنا کی تھی ؟

ج : وہ حضرت دانیال علیہ السّلام ہیں کہ انھوں نے خدا کی بارگاہ میں دعا کی تھی کہ انھیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت دفن کرے۔ روایت میں ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے قلعہ تستر فتح کیا تو انھوں نے حضرت دانیال علیہ السلام کو تابوت میں اس حال میں پایا کہ اُن کے تمام جسم اور گردن کی سب رگیں برابر چل رہی تھیں پھر آپ نے ان کو دفن کیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جو حضرت دانیال علیہ السّلام کا پتہ بتادے اس کو جنت کی خوشخبری دینا۔ (البدایہ والنہایہ جلد دوم ص ۴۱ ، نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۹۲)

س : حضرت زکریا علیہ السلام کب شہید کیے گئے ؟

ج : حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت کے ایک دن بعد۔ (تفسیر نعیمی جلد ہفتم ص ۶۵۵)

س : حضرت زکریا علیہ السّلام کی شہادت کس طرح ہوئی ؟

ج : جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ذبح کیا گیا تو اس کے جرم میں کچھ بنی اسرائیل من جانب اللہ زمین میں دھنسا دیئے گئے اُن لوگوں نے حضرت زکریا کو بھی شہید کرنا چاہا تو آپ وہاں

سے منتقل ہوکر ایک باغ میں پہنچ گئے۔ اس باغ میں ایک درخت نے آواز دے کر کہا کہ اے نبی اللہ مجھ میں چھپ جایئے۔ وہ درخت پھٹا اور آپ اس میں چھپ گئے۔ پھر درخت آپس میں مل گیا۔ ادھر شیطانِ لعین نے موقع غنیمت سمجھ کر آپ کے کپڑے کا ایک کونہ پکڑ کر درخت سے باہر رکھدیا تھا اس سے اُن ظالموں نے جان لیا کہ اسمیں چھپے ہوئے ہیں۔ انھوں نے شیطان کے کہنے پر درخت کو آرے سے چیر دیا اور آپ کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ فرشتوں نے آپکو غسل دیکر نمازِ جنازہ ادا کی پھر دفن کر دیا۔

(قصص الانبیاء ص ۲۶۶)

س: وہ کون سے نبی ہیں جنکو پوری روئے زمین میں کوئی بُرا نہیں کہتا؟

ج: وہ حضرت یحییٰ علیہ السّلام ہیں کہ انھوں نے خدا کی بارگاہ میں دعا کی تھی کہ اے اللہ تو مجھے ایسا کر دے کہ مجھے کوئی بُرا نہ کہے۔ ارشاد باری ہوا اے یحییٰ میں نے اپنے لئے تو کیا نہیں کوئی میرا شریک بناتا ہے۔ کوئی فرشتوں کو میری بیٹیاں بتاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے میرے لئے بیٹا ہے۔ لیکن نبی کی دعا خالی نہیں جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء کرام کو بُرا کہنے والے موجود ہیں۔ لیکن حضرت یحییٰ کو کوئی بُرا نہیں کہتا۔ (الملفوظ حصہ دوم ص ۵)

س: حضرت یحییٰ علیہ السّلام کس عمر میں شہید کئے گئے؟

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اُٹھائے جانے سے چھ ماہ پیشتر۔ (تفسیر کبیر جلد ۱ ص ۲۴۱)

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مابین کونسا رشتہ تھا؟

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السّلام حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خالہ زاد بہن کے لڑکے تھے۔ اس اعتبار سے دونوں میں ماموں بھانجے کا رشتہ تھا۔ (سیرۃ حلبی جلد اوّل ص ۳۴۴)

س: حضرت یحییٰ علیہ السّلام کی شہادت کس طرح ہوئی؟

ج: بادشاہ بنی اسرائیل اپنی لڑکی یا اپنے بھائی کی بیٹی پہ عاشق تھا۔ اس نے حضرت یحییٰ سے اس سے شادی کے متعلق پوچھا۔ تو آپ نے جواب دیا وہ تیرے لئے حرام ہے۔ بادشاہ چونکہ آپ کی بہت زیادہ تعظیم و تکریم بجالاتا تھا اور آپ کے ہر حکم کی فرمانبرداری کرتا تھا اس لئے حکم مان لیا۔ لیکن یہ بات جب لڑکی کی ماں تک پہنچی تو وہ غیض و

غضب میں بھڑک اٹھی وہ چاہتی تھی کہ بادشاہ کی اسکی لڑکی سے شادی ہو جائے بس اس کے دل میں اسی دن سے حضرت یحییٰ کی طرف سے کینہ پیدا ہو گیا اور درمیان سے حضرت یحییٰ کو ختم کرنے کی ٹھان لی۔ ایک دن اس نے اپنی لڑکی کو لباسِ فاخرہ اور زیور سے آراستہ کر کے بادشاہ کی خدمت میں بھیجدیا اور اس کو بتادیا کہ پہلے بادشاہ کو شراب پلاکر بے ہوش کر دینا۔ پھر جب وہ تم سے اپنی خواہش کا اظہار کرے تو تم انکار کرنا اور کہنا کہ مجھے حضرت یحییٰ کا سر چاہیئے۔ اس بدبخت نے ایسا ہی کیا۔ بادشاہ نے نشہ کی حالت میں چور ہو کر جلّاد کو حکم دے دیا کہ حضرت یحییٰ کو ذبح کر کے فوراً اُن کا سر طشت میں رکھ کر حاضر کرو۔ جب ذبح کرنے کے بعد سر سامنے لایا گیا تو سر سے آواز آنے لگی کہ تیرے لئے حرام ہے حرام ہے۔ (خازن جلد چہارم صفحہ ۱۲۳، صاوی جلد دوم صفحہ ۲۸۹)

س: کیا حضرت خضر علیہ السّلام نبی ہیں؟

ج: ہاں جمہور کا قول ہے کہ نبی ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۵۰، تکمیل الایمان صفحہ ۷۱)

س: آپ کا اصل نام کیا ہے؟

ج: بلیا بن ملکان اور کنیت ابوالعباس ہے۔ (تکمیل الایمان صفحہ ۷۱)

س: پھر آپ کا لقب خضر کیسے ہوا؟

ج: آپ جہاں بیٹھتے یا نماز پڑھتے ہیں وہاں کی زمین خشک ہو تو سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے اس لئے یہ آپ کا لقب ہوا۔ (خزائن العرفان صفحہ ۴۳۶)

س: حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السّلام جب دونوں زمین پہ زندہ ہیں تو کیا کھاتے پیتے ہیں؟

ج: ہر سال دونوں حج و عمرہ کرتے ہیں۔ اور ختمِ حج پہ زمزم شریف کے پاس ملتے ہیں اور آبِ زمزم پیتے ہیں کہ آئندہ سال تک کیلئے کافی ہوتا ہے۔ پھر کسی کھانے پینے کی حاجت نہیں رہتی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نہم صفحہ ۱۰۸)

س: کیا یہ دونوں رمضان شریف کا روزہ بھی رکھتے ہیں؟

ج: ہاں دونوں بیت المقدس میں رمضان شریف کا روزہ رکھتے ہیں (زرقانی جلد پنجم صفحہ ۳۵۴)

س: وہ کون سے نبی ہیں جنھوں نے پیدا ہوتے ہی لوگوں کے سوالات کا جواب دیا؟

ج : حضرت عیسیٰ علیہ السّلام۔ (قرآن مقدس سورۂ مریم)

س : آپ کا لقب کیا تھا؟

ج : کلمۃ اللہ۔ (شرح شفا جلد اول صفحہ ۲۲۵)

س : حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السّلام کے درمیان کتنے انبیاء تشریف لائے؟

ج : ستر ہزار اور بقولِ بعض چار ہزار۔ (صاوی جلد اول صفحہ ۴۱)

س : حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان کتنے سالوں کا فاصلہ تھا؟

ج : ایک ہزار نو سو پچھتر سال کا۔ (صاوی جلد اول صفحہ ۴۱)

س : حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے زندگی میں کتنے مردوں کو زندہ فرمایا؟

ج : چار کو زندہ فرمایا (۱) عازر (۲) سام بن نوح جن کو وفات کئے ہزاروں برس گذر چکے تھے (۳) ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ آپ کے سامنے سے گذر رہا تھا، آپ نے دُعا فرمائی وہ زندہ ہو کر نعش برداروں کے کندھوں سے اُتر پڑا اور کپڑے پہن کر گھر آگیا۔ کافی دنوں زندہ رہا اس کی اولاد ہوئی پھر وفات ہوئی۔ (۴) ایک عاشر کی لڑکی کہ شام کو مری تھی پھر آپ کی دُعا سے زندہ ہو گئی۔ (خزائن العرفان صفحہ ۸۲)

س : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس عمر میں آسمان پر اُٹھائے گئے؟

ج : ایکسو بیس سال کی عمر میں۔ (زرقانی جلد اول صفحہ ۳۴۴، جمل جلد اول صفحہ ۲۸۰)

س : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس آسمان پر ہیں؟

ج : دوسرے آسمان پر۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۲۳)

س : حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں کیا کھاتے پیتے ہیں؟

ج : جب اللہ تعالیٰ نے آپکو آسمان پر اُٹھایا تو اٹھانے سے پہلے بھوک پیاس نیند وغیرہ تمام صفاتِ بشریہ کو آپ سے سلب کر لیا۔ یہانتک کہ آپکا حال فرشتوں کی طرح ہو گیا کہ کھانے پینے کے محتاج نہیں رہے۔ نزول فرمانے تک اسی طرح رہیں گے (زرقانی جلد پنجم صفحہ ۲۰۲، تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۴۵۵، تفسیر جمل جلد اول صفحہ ۲۸۰)

س : کیا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اب بھی روئے زمین پر آتے ہیں؟

ج : ہاں۔ مگر پردہ غیب میں رہ کر حج وعمرہ بھی کرتے ہیں۔ (زرقانی جلد پنجم صفحہ ۲۵۱)

س: کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے؟

ج : ہاں قرب قیامت کے وقت نزول فرمائیں گے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۴۸۰)

س: پھر دنیا میں کتنے سال رہیں گے؟

ج : باختلافِ روایات سات سال۔ (مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۴۰۳)

چالیس سال۔ (ابوداؤد جلد دوم صفحہ ۲۳۵، زرقانی جلد اوّل صفحہ ۳۵)

پینتالیس سال۔ (اشعۃ اللمعات جلد چہارم صفحہ ۳۵۲)

س: کیا آپ شادی بھی کریں گے؟

ج : ہاں قبیلۂ جہنیہ کی ایک عورت سے شادی فرمائیں گے اور آپ کی اولاد ذکور بھی ہوگی۔ (شرح شفا جلد اول صفحہ ۲۰۹)

س: وصال کے بعد کہاں دفن ہوں گے؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں۔ (زرقانی جلد ہشتم صفحہ ۲۹۶)

نبیٔ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

س : نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش کیا ہے؟

ج : ۱۲ ربیع الاوّل پیر کا دن۔ عام الفیل کے چالیس یا پچاس دن بعد۔ (مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵)

س: پیدا ہونے کے بعد آپ نے کن عورتوں کا دودھ پیا؟ (زرقانی جلد اوّل صفحہ ۱۳۲)

ج : ماں آمنہ، ابولہب کی باندی ثُوَیبہ اور حلیمہ سعدیہ کا۔ (مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۱۳، ۱۴)

س: کیا یہ صحیح ہے کہ جس سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی اس سال دُنیا کی ساری عورتوں سے صرف لڑکا ہی پیدا ہوا کوئی لڑکی پیدا نہ ہوئی؟

ج : ہاں خداوند قدوس نے تمام حاملہ عورتوں کیلئے ایسا ہی حکم دیا تھا۔ (مواہب لدنیہ جلد اوّل صفحہ ۲۱)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کتنے سال کا وقفہ گذرا یعنی زمانۂ فترت کتنے سال رہا؟

ج : تقریباً چھ سو سال کا اس درمیان کوئی نبی مبعوث نہیں ہوئے۔ (زرقانی جلد اول صفحہ ۱۸۱)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں کتنے نبی آتے ہیں ؟

ج : چھ نبی آتے ہیں۔ حضرت اسمٰعیل، حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت ادریس، حضرت شیث، حضرت آدم علیہم السّلام۔ (سیرۃ ابن ہشام جلد اول صے)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کتنے ہیں ؟

ج : بیشمار نام ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمار ہر جنس میں مختلف اور ہر طبقہ میں جُدا گانہ ہیں۔ اب تک علمار کرام وائمہ دین نے جو نام شمار کئے ہیں چودہ سو ہیں۔ (احکام شریعت حصہ سوم ص۱۵۷)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نام لیکر ندا کرنا یعنی یا محمد یا احمد کہنا کیسا ہے ؟

ج : یا محمد یا احمد کہنا حرام ہے، بلکہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہا جائے۔ (شرح شفا جلد دوم ص۴۲۹) (تجلی الیقین ص۱۸)

س : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کتنی بار چاک ہوا ؟

ج : چار بار چاک ہوا۔ پہلی مرتبہ جب آپ حلیمہ سعدیہ کے گھر تھے اور آپکی عمر مبارک چار سال کی تھی۔ دوسری مرتبہ دس سال کی عمر میں۔ تیسری مرتبہ زمانۂ بعثت کے قریب جب وحی آنے کا وقت نزدیک ہوا، چوتھی مرتبہ شب معراج میں۔ (نور الابصار ص۱۵، تفسیر عزیزی پ۳ ص۲۳۲)

س : کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات شریفہ یعنی بول و براز پاک ہیں ؟

ج : ہاں سب طیّب و طاہر ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اول ص۱۰۵)

س : میرے نبی کا وہ کون سا معجزہ ہے جو دائمی اور ابدی ہے فنا نہیں ہوگا ؟

ج : قرآن مقدس۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص۳۰)

س : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد میں اپنے دستِ اقدس سے کتنے بدبختوں کو قتل کیا ؟

ج : صرف اُبی بن خلف کو قتل کیا۔ (زرقانی جلد دوم ص۵۶)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی عورتوں سے شادیاں کیں ؟

ج : گیارہ عورتوں سے۔ (۱) حضرت خدیجۃ الکبریٰ (۲) حضرت سودہ بنت زمعہ (۳) حضرت عائشہ (۴) حضرت اُمّ سلمہ (۵) حضرت حفصہ (۶) حضرت زینب خزیمہ (۷) حضرت زینب بنت جحش (۸) حضرت جویریہ بنت حارث (۹) حضرت صفیہ (۱۰) حضرت میمونہ (۱۱) حضرت اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص۔، شرح شفا جلد اول ص۲۱، عمدۃ القاری جلد دوم ص۴۲)

س : آپکی کتنی اولادیں ہوئیں ؟

ج : سات۔ چار صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے (۱) حضرت زینب (۲) حضرت رقیہ (۳) حضرت امّ کلثوم (۴) حضرت فاطمہ زہرا (۵) حضرت قاسم (۶) حضرت عبداللہ (۷) حضرت ابراہیم۔ چھ اولادیں حضرت خدیجہ کے بطن سے ہوئیں، باقی حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ (مواہب لدنیہ جلد اول صـ۱۹۹، مدارج النبوۃ جلد دوم صـ۵۳۳)

س : یہ اولادیں کس ترتیب سے پیدا ہوئیں ؟ [(شرح فقہ اکبر لعلی قاری صـ۱۰۹)

ج : سب سے پہلے حضرت قاسم، پھر حضرت زینب، پھر حضرت رقیہ، پھر حضرت فاطمہ، پھر حضرت امّ کلثوم، پھر حضرت عبداللہ۔ ان چھوؤں کی ولادت مکّہ میں ہوئی۔ پھر مدینہ میں حضرت ابراہیم کی ولادت ہوئی۔ (مواہب لدنیہ جلد اول صـ۱۹۶، نور الابصار صـ۴۳)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر کتنے ہیں ؟

ج : چار ہیں۔ دو آسمان میں اور دو زمین میں۔ آسمان میں حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام اور زمین میں حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما۔ [جامع صغیر جلد اول صـ۸۱، زرقانی جلد ششم صـ۸۷]

س : ہمارے نبی کو ابن الذبیحین کیوں کہا جاتا ہے ؟

ج : اس لئے کہ ایک ذبیح تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آباءِ کرام میں سے ہیں۔ اور دوسرے ذبیح خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدِ گرامی حضرت عبداللہ ہیں کہ جب حضرت عبدالمطلب نذر پوری کرنے کیلئے انھیں ذبح کرنے چلے تو سو اونٹ کے فدیہ سے انکی جان بچی۔ اس لئے آپ ابن الذبیحین کہلائے۔ تفصیل مدارج النبوۃ میں ملاحظہ کریں۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم صـ۱۴،

سیرۃ حلبی جلد اوّل صـ۴۳)

انبیاء کرام علیہم السلام کی عمریں اور اُن کے مزارات کا بیان

س : حضرت آدم علیہ السلام کی عمر کتنی تھی؟

ج : ایک ہزار سال۔ (زرقانی جلد اوّل ص۴۱، طبقات ابن سعد جلد اوّل ص۱۰)

س : آپ کا مزار پاک کہاں ہے؟

ج : اس میں اختلاف ہے۔ مِنیٰ میں مسجد خیف سے متّصل۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۱۶۲)

یا جبل ابی قبیس میں، یا سراندیپ میں۔ (زرقانی جلد اوّل ص۶۵)

یا پھر بیتُ المقدّس میں۔ (طبقات ابن سعد جلد اوّل ص۲۴)

س : حضرت نوح علیہ السّلام کی کل عُمر کتنی تھی؟

ج : ایک ہزار چھ سو برس۔ (عمدۃ القاری جلد ہفتم ص۳۲، الملفوظ حصّہ اوّل ص۴۴)

س : آپ کا مزار شریف کہاں ہے؟

ج : مکہ میں۔ (البدایہ والنہایہ جلد اوّل ص۱۲۰)

یا ملک شام کے مقام بکرک میں (روح البیان جلد دوم ص۹۶۸)

س : حضرت شیث علیہ السّلام کی عُمر کتنی تھی؟

ج : نو سو بارہ سال۔ (زرقانی جلد اوّل ص۶۵)

س : آپ کا مزار شریف کہاں ہے؟

ج : جبل ابی قبیس میں (زرقانی جلد اوّل ص۶۵)

اور کچھ لوگ ہندوستان کے شہر اجودھیا میں بتاتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی پارہ سوم ص۶۶۴)

س : حضرت ادریس علیہ السّلام کس عمر میں آسمان پر اُٹھائے گئے؟

ج : چارسو پچاس سال کی عمر میں۔ (صاوی جلد سوم ص۲۰)

س : حضرت ہود علیہ السّلام کی عمر کتنی تھی ؟

ج : چارسو چونسٹھ سال۔ (صاوی جلد دوم ص۴۲)

س : آپ کا مزار پاک کہاں ہے ؟

ج : حضرموت میں یا مقام ابراہیم اور زمزم شریف کے درمیان۔ (خازن جلد دوم ص۲۰۷)

س : حضرت صالح علیہ السّلام کی عمر کتنی تھی ؟

ج : اٹھاون سال (خازن جلد دوم ص۲۱۳) یا دو سو اسّی سال۔ (صاوی جلد دوم ص۳۰)

س : آپکا مزارِ مبارک کہاں ہے ؟ ج : مقام ابراہیم اور زمزم شریف کے درمیان (خازن جلد دوم ص۲۰۷)

نوٹ : صرف حجرِ اسود اور زمزم شریف کے درمیان ستر انبیاء کرام کے مزارات ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ جلد دوم ص۲۵۳)

س : حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عُمر کتنی تھی ؟

ج : ایک سو پچھتر سال (صاوی جلد دوم ص۲۰) یا دو سو سال۔ (عمدۃ القاری جلد ہفتم ص۲۶۵)

س : آپ کا مزار کہاں ہے ؟

ج : حبرون میں جو ملکِ فلسطین میں ہے۔ (عمدۃ القاری جلد ہفتم ص۲۶۵)

س : حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی عمر کتنی تھی ؟

ج : ایک سو تیس برس۔ (صاوی جلد دوم ص۲۶)

س : آپ کا مزار شریف کہاں ہے ؟

ج : سرزمینِ مکّہ میں میزابِ رحمت کے نیچے۔ (فتاوٰی رضویہ جلد دوم ص۲۵۳)

س : حضرت اسحٰق علیہ السّلام کی عمر کتنی تھی ؟

ج : ایکسو اسّی برس۔ (صاوی جلد دوم ص۲۶)

س : آپ کا مزارِ مبارک کہاں ہے ؟

ج : حبرون میں اپنے والد کے قریب۔ (عمدۃ القاری جلد ہفتم ص۲۶۵)

س : حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟

ج : ایک سو سینتالیس سال۔ (خازن ص۲۵۸)

س : آپ کا مزار مبارک کہاں ہے ؟

ج : اپنے والد کے قریب۔ (البدایہ والنہایہ جلد اوّل ص۱۶۵)

س : حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟

ج : ایکسو بیس سال۔ (صاوی جلد دوم ص۲۶)

س : آپکا مزار پاک کہاں ہے ؟

ج : حضرت یعقوب علیہ السلام کے پہلو میں۔ (خزائن ص۳۵۸)

س : پہلے آپ کو کہاں دفن کیا گیا تھا ؟

ج : آپ کے وصال کے بعد بنی اسرائیل قبیلوں میں اختلاف پیدا ہوا۔ ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ اس کے محلہ میں دفن ہو تاکہ آپ سے فیضیاب ہوتا رہے۔ آخر اس اختلاف کا حل یہ نکالا گیا کہ دریائے نیل میں دفنائے جائیں تاکہ اس کے پانی سے سب فیضیاب ہوں، ان لوگوں نے آپکو سنگِ مرمر کے صندوق میں رکھکر دریائے نیل میں دفن کر دیا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے تقریباً چار سو سال بعد وہاں سے اٹھا کر آپکے والد کے پہلو میں دفن کیا۔ [خزائن ص۳۵۸]

س : حضرت ایّوب علیہ السّلام کی عمر کتنی تھی ؟

ج : ترلیسٹھ سال۔ (صاوی جلد دوم ص۲۷)، یا ترانوے سال۔ (عمدۃ القاری جلد دوم ص۵۱)

س : آپکا مزار پاک کہاں ہے ؟

ج : ملکِ شام کے ایک گاؤں میں۔ (عمدۃ القاری جلد دوم ص۵۱)

س : حضرت شعیب علیہ السّلام کی عمر کتنی تھی ؟

ج : ایکسو چالیس سال۔ (عمدۃ القاری جلد ہفتم ص۴۱۵)

س : آپکا مزار پاک کہاں ہے ؟

ج : مکّہ مکرّمہ میں۔ (عمدۃ القاری جلد ہفتم ص۴۱۵)

س : حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی عمر کتنی تھی ؟

ج : ایکسو بیس سال۔ (صاوی جلد اوّل ص۲۹)

س : آپ کا مزار پاک کہاں ہے ؟

ج : میدانِ تیہ میں جو ملکِ فلسطین میں ہے۔ (عمدۃ القاری جلد چہارم صـ ۱۶۶)

س : حضرت ہارون علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟

ج : تقریباً ایک سو چوبیس سال۔ (تفسیر جمل جلد سوم صـ ۶۷)

س : آپ کا مزارِ پاک کہاں ہے ؟

ج : میدانِ تیہ میں (زرقانی جلد دوم صـ ۱۹) یا جبلِ احد میں (جذب القلوب صـ ۵۵)

س : حضرت یوشع علیہ السلام کی عمر کتنی تھی ؟

ج : ایک سو چھبیس سال۔ (صاوی جلد اوّل صـ ۲۴۲)

س : آپ کا مزارِ پاک کہاں ہے ؟

ج : جبلِ ابراہیم میں۔ (صاوی جلد اول صـ ۲۴۲)

س : حضرت داؤد علیہ السلام کی عُمر کتنی تھی ؟

ج : سو سال۔ (صاوی جلد دوم صـ ۲۷)

س : آپ کا مزارِ اقدس کہاں ہے ؟

ج : بیت المقدس میں۔ (قصص الانبیاء صـ ۲۶)

س : حضرت سلیمان علیہ السلام کی عُمر کتنی تھی ؟

ج : ترپن سال (خازن و معالم جلد پنجم صـ ۲۳۵)

س : حضرت یونس علیہ السلام کا مزارِ اقدس کہاں ہے ؟

ج : مقامِ نینوا میں۔ (آئینہ تاریخ صـ ۱۲۳)

س : حضرت عُزیر علیہ السلام کا مزارِ اقدس کہاں ہے ؟

ج : دمشق میں۔ (آئینہ تاریخ صـ ۱۳۶)

س : نبیِ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کتنی تھی ؟

ج : تریسٹھ سال۔ (مسند امام اعظم صـ ۱۱۲)

س : آپ کا مزارِ اقدس کہاں ہے ؟

ج : مدینہ منورہ میں گنبد خضریٰ کے اندر۔ (عامۂ کتب)

انبیاء کرام کے ذاتی مشاغل کا بیان

س : حضرت آدم علیہ السلام نے کون سے کام کئے ؟
ج : آپ نے کھیتی باڑی کی ہے اور کپڑے بھی بُنے ہیں ۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صفحہ ۱۴۰، البدایہ والنہایہ جلد اول صفحہ ۸۰)

نوٹ: مفسرین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صرف حضرت آدم علیہ السلام کو کاروبار کی ایک ہزار صنعتوں کی تعلیم دی تھی ۔
(روح البیان جلد اول صفحہ ۶۹)

س : حضرت ادریس علیہ السلام نے کون سے کام کئے ہیں ؟
ج : آپ نے کپڑے سینے کا کام کیا ہے ۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صفحہ ۱۴۰)

س : حضرت نوح علیہ السلام کیا کام کرتے تھے ؟
ج : لکڑی کا کام ۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صفحہ ۱۴۰)

س : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کونسے کام کئے ہیں ؟
ج : کھیتی باڑی اور کپڑے کی تجارت ۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صفحہ ۱۴۰، الجوہرۃ المنیفہ صفحہ ۱۴)

س : حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام نے کونسے کام کئے ہیں ؟
ج : تجارت ۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صفحہ ۱۴۰)

س : حضرت لوط علیہ السلام کیا کام کرتے تھے ؟
ج : کھیتی باڑی ۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صفحہ ۱۴۰)

س : حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کیا کام کرتے تھے ؟
ج : تیر و کمان سے حلال جانوروں کا شکار
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صفحہ ۱۴۰)

س: حضرت اسحٰق علیہ السلام کیا کرتے تھے؟

ج: چوپانی۔ (آئینہ تاریخ ۱۵۲)

س: حضرت شعیب علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟

ج: مویشی پالتے تھے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۱۰)

س: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کونسے کام کئے ہیں؟

ج: کچھ دنوں حضرت شعیب علیہ السلام کے گھر بکریاں چرائیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۱۰)

س: حضرت داؤد علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟

ج: زرہ سازی۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۱۰)

س: حضرت سلیمان علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟

ج: درخت کے پتوں سے زنبیل، چٹائی، پنکھے بناتے تھے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۱۰)

س: حضرت زکریا علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟

ج: لکڑی کا کام کرتے تھے۔ (البدایہ والنہایہ جلد دوم ص۴۹)

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیا کرتے تھے؟

ج: سیاحی۔ (سورہ بقرہ تفسیر عزیزی ص۱۰)

س: نبیٔ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسے کام کئے ہیں؟

ج: پہلے تجارت پھر جہاد۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۱۰)

آسمانی کتابوں کا بیان

س : آسمان سے کتنی کتابیں اور صحیفے نازل ہوئے ؟

ج : چار مقدس کتابیں اور سو صحیفے نازل ہوئے۔ (خازن جلد اول صفحہ ۱۶۹، تکمیل الایمان صفحہ ۱)

س : کس نبی پر کونسی کتاب نازل ہوئی ؟

ج : توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئیں۔ اور قرآن نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ (تکمیل الایمان صفحہ ۱۰)

س : کس نبی پر کتنے صحیفے نازل ہوئے ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام پر دس، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس، حضرت ادریس علیہ السلام پر تیس، حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے نازل ہوئے۔
(خازن جلد اول صفحہ ۱۶۹، اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۴۲)

س : توراۃ شریف کس تاریخ میں نازل ہوئی ؟

ج : چھ رمضان کو نازل ہوئی (الاتقان جلد اول صفحہ ۴۱، فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۱۶۹)

س : کس زبان میں نازل ہوئی ؟

ج : سریانی زبان میں (زرقانی جلد اول صفحہ ۲۱۴، الملفوظ حصہ چہارم صفحہ ۴۲)

س : توراۃ شریف میں کتنی سورتیں تھیں ؟

ج : ایک ہزار سورتیں اور ہر سورۃ میں ایک ایک ہزار آیتیں تھیں۔ (خزائن صفحہ ۴۶۰)

س : توراۃ شریف کی ضخامت کیا تھی ؟

ج : ستّر اونٹوں کے بوجھ کے برابر۔ اس کے ایک جُز کی تلاوت ایک سال میں مکمل ہوتی تھی۔
(اشعۃ اللمعات جلد سوم ص۸۹ ، خازن ومعالم جلد دوم ص۲۳۶)

س : کتنے حضرات ہیں جو توراۃ شریف کے حافظ ہوئے ؟

ج : صرف چار پیغمبر ہیں جو توراۃ شریف کے حافظ ہوئے اور یاد بھی رکھا۔
(۱) حضرت موسیٰ علیہ السّلام (۲) حضرت یوشع بن نون (۳) حضرت عُزیر علیہ السلام ، (۴) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام۔
(صاوی جلد دوم ص۵۵ ، خازن ومعالم جلد ۲ ص۲۳۶)

س : زبور کس تاریخ میں نازل ہوئی ؟

ج : اٹھارہ رمضان میں۔
(الاتقان جلد اوّل ص۴۱ ، فتاویٰ حدیثیہ ص۱۶۹)

س : کس زبان میں نازل ہوئی ؟

ج : عبرانی زبان میں۔
(عمدۃ القاری جلد اوّل ص۳۵)

س : زبور میں کتنی سورتیں تھیں ؟

ج : ایک سو پچاس سورتیں تھیں جن میں صرف دعا، اور اللہ کی تحمید وتمجید تھی۔ نہ تو اسمیں حلال وحرام کا بیان تھا اور نہ فرائض وحدود کا ذکر۔ (خازن جلد دوم ص۵۱۹ ، الاتقان جلد ۱ ص۶۶)

س : انجیل کس تاریخ میں نازل ہوئی ؟

ج : تیرہ رمضان میں۔
(الاتقان جلد اوّل ص۴۱ ، فتاویٰ حدیثیہ ص۱۶۹)

س : کس زبان میں نازل ہوئی ؟

ج : عبرانی زبان میں۔
(زرقانی جلد اوّل ص۲۱۴ ، الملفوظ حصہ چہارم ص۱۴)

س : قرآن کس تاریخ میں نازل ہوا ؟

ج : لوحِ محفوظ سے آسمان دنیا کیطرف اُس کا نُزول رمضان شریف کی ستائیسویں تاریخ میں ہوا۔ پھر وہاں سے بقدرِ ضرورت تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ (خزائن ص۸۷۲)

س : پھر آسمانِ دنیا سے کتنے سال میں اس کا نزول مکمل ہوا ؟ [روح البیان جلد ۴ ص۶۸۱]

ج : تیئیس ۲۳ سال میں۔
(صاوی جلد اوّل ص۳ ، خازن جلد اوّل ص۱۳۱)

س : کیا قرآن کا نُزول صرف بواسطہ جبریل ہوا یا دیگر فرشتوں کے ذریعہ بھی ہوا ؟

ج : صرف بواسطۂ جبرئیل ہوا۔ دوسرا کوئی فرشتہ قرآن لیکر نہیں اُترا ۔ (مواہب لدنیہ جلد اصـ۴۴)

س : قرآن کے نزول کی ابتدا کس تاریخ سے ہوئی ؟ [(الاتقان جلد اول صـ۴۵)

ج : سترہ رمضان پیر کے دن سے ۔ (زرقانی جلد اول صـ۲۰۷، نور الابصار صـ۱۱)

س : سب سے پہلے کونسی آیت اُتری ؟

ج : اقراء باسم ربک (الاتقان جلد اول صـ۲۳ ، صاوی جلد اول صـ۳)

س : سب سے آخری آیت کونسی اُتری ؟

ج : واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ۔ (الاتقان جلد اول صـ۲۳ ، صاوی جلد اول صـ۳)

س : قرآن میں کتنی سورتیں ہیں ؟

ج : ایکسو چودہ سورتیں ہیں ۔ (الاتقان جلد اول صـ۶۴)

س : اس میں کتنی سورتیں مکّی اور کتنی سورتیں مدنی ہیں ؟

ج : ترّاسی سورتیں مکّی اور اکتیس سورتیں مدنی ہیں ۔ (صاوی جلد اول صـ۳)

س : انبیاء کے نام سے کتنی سورتیں ہیں ؟

ج : چھ سورتیں ہیں (۱) سورۂ یونس (۲) سورۂ ہود (۳) سورۂ یوسف (۴) سورۂ ابراہیم (۵) سورۂ نوح (۶) سورۂ محمد ۔ (قرآن مقدس)

س : قرآن میں کتنی آیتیں ہیں ؟

ج : اس سلسلہ میں مختلف اقوال ہیں ۔ لیکن رأس المفسرین حضرت عبداللہ ابن عبّاس سے مروی ہے چھ ہزار چھ سو سولہ آیتیں ہیں ۔ (الاتقان جلد اول صـ۶۷)

نوٹ : امام احمد رضا فاضلِ بریلوی نے کنزالایمان میں چھ ہزار دو سو چھتیس شمار کی ہیں ۔

س : قرآن میں کتنے کلمات ہیں ؟

ج : ستہتر ہزار نو سو چونتیس (۷۷,۹۳۴) (الاتقان جلد اول صـ۶۷)

س : قرآن میں کتنے حروف ہیں ؟

ج : تین لاکھ تئیس ہزار چھ سو اکہتر ۔ (۳,۲۳,۶۷۱) (الاتقان جلد اول صـ۶۷)

س : قرآن کی سورتوں میں یہ ترتیب کس نے دی ؟

ج : یہ ترتیب توقیفی ہے۔ یعنی من جانب الشارع اور تعلیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور یہ بعینہ لوحِ محفوظ کے مُطابق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان شریف میں اسی ترتیب پر حضرت جبرئیل سے دَور فرماتے تھے۔ (الاتقان جلد اول صـ۶۲)

س : آیتوں میں یہ ترتیب کس نے دی ؟ [جمل جلد اول صـ۸]

ج : یہ ترتیب بھی توقیفی ہے۔ یعنی وحیِ ربانی اور فرمانِ رسول اللہ علیہ وسلم کے مُطابق آیتوں کی تدوین ہوئی۔ یہی ترتیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقلِ متواتر کے ساتھ ثابت ہے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو آیتوں کے بارے میں حکم دیتے تھے کہ فلاں آیت فلاں جگہ لکھو۔ فلاں آیت فلاں جگہ لکھو۔ (الاتقان جلد اول صـ۶۱، جمل جلد اول صـ۸، عمدۃ القاری جلد۲ صـ۱۰)

س : قرآنِ مقدس میں اعراب کس نے لگائے ؟

ج : ابوالاسود دُئلی نے لگائے۔ مگر اس وقت زبر زیر پیش وغیرہ کی شکلیں نہ تھیں جو آج ہیں۔ انھوں نے نقطوں ہی سے اِعراب کا کام لیا۔ فرق یہ تھا کہ اعرابی نقطوں کیلئے اس رنگ کی روشنائی نہ ہوتی جس رنگ سے قرآن لکھا ہوتا بلکہ اس کیلئے مخالف رنگ کی روشنائی اِستعمال کرتے تھے۔ زبر کیلئے حرف کے اوپر ایک نقطہ، زیر کیلئے حرف کے نیچے ایک نقطہ، ضمہ کیلئے حرف کے اندر ایک نقطہ اور تشدید کیلئے دو نقطے مقرر کئے۔ پھر خلیل بن احمد فراہیدی نے تشدید، مد، وقف جزم وصل اور حرکات کی علامتیں لگائیں۔ اور زبر زیر پیش کی صورتیں وضع کیں جو آج موجود ہیں۔

س : قرآن میں نقطے کس نے لگائے [روح البیان جلد چہارم صـ۶۵ تا صـ۶۶]

ج : حجاج بن یوسف ثقفی کے حکم سے نصر بن عاصم لیثی اور یحییٰ بن یعمر نے لگائے۔

(روح البیان جلد چہارم صـ۶۶، شرح شفا جلد دوم صـ۳۳۵)

س : نقطے کس سن میں لگائے گئے ؟

ج : ۸۶ھ میں۔ (آئینہ تاریخ صـ۲۲)

س : حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کے کتنے نسخے تیار کرائے ؟

ج : مشہور تو یہ ہے کہ پانچ نسخے تیار کرائے۔ لیکن ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے ابوحاتم سجستانی سے

سُنا کہ سات نُسخے تیار کرائے تھے جو مختلف علاقوں میں بھیجے گئے۔ ایک نسخہ مکّہ شریف ایک مُلکِ شام، ایک یمن، ایک بحرین، ایک کوفہ، ایک بصرہ اور ایک نسخہ مدینہ شریف ہی میں محفوظ رکھا گیا تھا۔ (اشعۃ اللمعات جلد دوم ص۱۶۴، الاتقان جلد اوّل ص۸)

س: قرآنِ مقدس کے کتنے نام ہیں؟

ج: کُل ناموں کی تعداد تو اللہ اور اُس کا رسول جانے، البتہ امام فخر الدّین رازی نے تینتیس نام شمار کیے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد اوّل ص۲۴۱)

س: قرآن پاک کا سب سے پہلے فارسی زبان میں ترجمہ کس نے کیا؟

ج: شیخ سعدی نے (آئینۂ تاریخ ص۴)

س: قرآن پاک کا سب سے پہلے اُردو زبان میں ترجمہ کس نے کیا؟

ج: شاہ رفیع الدّین نے ۱۷۷۶ء میں کیا۔ (آئینۂ تاریخ ص۴)

س: قرآنِ مقدس میں کتنی آیتیں ہیں جن سے مسائل کا اِستخراج ہوا ہے؟

ج: تمام آیتوں کا تو علم نہیں البتہ علامہ مُلاجیون نے اپنی کتاب تفسیر احمدی میں پانچسو آیتوں کو شمار کیا ہے۔ (تفسیر احمدی)

س: کیا قرآنِ عظیم کی طرح دوسری آسمانی کتابیں بھی معجزہ ہیں؟

ج: ہاں اخبار بالغیب پر مشتمل ہونے کی وجہ سے معجزہ ہیں۔ البتہ ان کتابوں کی نظم و تالیف قرآن کیطرح معجزہ نہیں برخلاف قرآن کہ نظم و تالیف کے اعتبار سے بھی معجزہ ہے۔

(اعجاز القرآن ص۴۳، تکمیل الایمان ص۱)

س: کیا فرشتے بھی قرآنِ مقدس کی تلاوت کرتے ہیں؟

ج: عامۂ ملائکہ کو یہ فضیلت نہیں دی گئی۔ البتہ فرشتوں کو قرآنِ عظیم سُننے کا بہت شوق ہے۔ جب کوئی مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے منھ پر منھ رکھکر تلاوت کی لذّت لیتے ہیں۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص۴۵، احکامِ شریعت حصّہ اوّل ص۱۱۹)

س: قرآن نے کتنی چیزوں کو اَحسَن فرمایا؟

ج: پانچ چیزوں کو۔ اوّلاً اپنے آپ کو، ثانیاً انسانی شکل و صورت کو، ثالثاً اذان کو، رابعاً دین

اسلام کو خاصًا یوسف علیہ السّلام کے قصّے کو۔ (تفسیر نعیمی پارہ ۱۲ صـ ۳۶۸)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفّار و مشرکین کو قرآن پاک سے کتنی بار چیلنج کیا ؟

ج : چار بار چیلنج کیا۔ اولاً پورے قرآن سے دیا جیسے یہ آیت قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القران۔ ثانیا دس سورۃ سے دیا جیسے قل فاتوا بعشر سور مثلہ مفتریات ثالثاً صرف ایک سورۃ سے دیا فاتوا بسورۃ من مثلہ، رابعاً قرآن جیسی کوئی ایک ہی بات لانے سے دیا فلیاتوا بحدیث مثلہ۔

س : کیا قرآن میں ناسخ و منسوخ بھی ہیں ؟ (صاوی جلد اول صـ ۱۶۱)

ج : ہاں دونوں ہیں۔ بعض آیات ناسخ اور بعض منسوخ جیسے سورۂ کافرون اور تمام وہ آیات جن میں جنگ کرنے کی پہل سے روکا گیا ہے سب کے سب فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم سے منسوخ ہے (تفسیر احمدی صـ ۱۴)

س : قرآن میں ایسے کتنے سوالات ہیں جنھیں نبی آخر الزماں سے پوچھا گیا اور آپ کی طرف سے رب نے جواب دیا

ج : چودہ سوالات ہیں۔ آٹھ تو سورہ بقرہ میں اور چھ سوالات دوسری سورتوں میں ہیں (۱) رب کہاں ہے (۲) چاند کیوں گھٹتا بڑھتا ہے (۳) کیا خرچ کریں یعنی کس پر کریں (۴) ماہ حرام میں لڑنے کا حکم کیا ہے ؟ (۵) شراب اور جوئے کا حکم کیا ہے۔ (۶) کیا خرچ کریں یعنی کتنی مقدار خرچ کریں (۷) یتیموں کے مالوں کو اپنے مال سے ملانے کا حکم کیا ہے ؟ (۸) حیض کا حکم کیا ہے (۹) سورۂ مائدہ میں ہے کیا کیا چیزیں حلال ہیں (۱۰) سورۂ انفال میں ہے مالِ غنیمت کا مالک کون ہے۔ (۱۱) سورہ بنی اسرائیل میں ہے کہ روح کیا چیز ہے۔ (۱۲) سورۂ کہف میں ہے کہ ذوالقرنین کے حالات کیا ہیں (۱۳) سورہ طٰہٰ میں ہے کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا (۱۴) سورۂ نازعات میں ہے کہ قیامت کب کیلئے ٹھہری ہوئی ہے۔ (الاتقان جلد اول صـ ۱۹۷)

س : وہ سورتیں یا آیات کون کون سی ہیں جن کو لے کر حضرت جبریل کے ساتھ اور فرشتے بھی آئے ؟

ج : وہ یہ ہیں۔ (۱) سورۂ انعام جس کو لیکر ستر ہزار فرشتے اترے۔ (۲) سورۂ فاتحہ اس کے ساتھ اسی ہزار فرشتے اُترے (۳) سورۂ یونس اس کے ساتھ تیس ہزار فرشتے اترے (۴) واسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا اس کے ساتھ بیس ہزار فرشتے نازل ہوئے (۵) آیۃ الکرسی اس کے ساتھ تیس ہزار فرشتے نازل ہوئے (۶) سورۂ کہف اس کو لیکر ستر ہزار فرشتے اترے۔ (کنز العمال جلد اول صفحہ ۱۴۴، الاتقان جلد اول صفحہ ۳۶ تا صفحہ ۳۸)

س : وہ کونسی سورتیں ہیں جن کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ خزانۂ عرش سے نازل ہوئیں؟

ج : (۱) سورۂ فاتحہ (۲) آیت الکرسی (۳) سورہ بقرہ کا آخر (۴) سورۂ کوثر۔ (کنز العمال جلد اول صفحہ ۴۹۵)

س : وہ دو سورتیں کونسی ہیں جنھیں نور کہا گیا ہے اور آپ سے پہلے کسی نبی پر نازل نہیں ہوئیں؟

ج : سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں۔ (الاتقان جلد اول صفحہ ۳۸)

س : قرآن میں لفظ محمد اور احمد کتنی جگہ ہے؟

ج : لفظ محمد چار جگہ اور احمد ایک جگہ ہے۔ (قرآن مقدس)

س : وہ کونسی عورت ہے جس کا نام قرآن میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے؟

ج : حضرت مریم۔ (صاوی جلد اول صفحہ ۱۲۶)

س : وہ کونسے صحابی ہیں جن کا نام قرآن میں صراحۃً مذکور ہے؟

ج : حضرت زید بن حارثہ۔ باقی ان کے علاوہ کسی صحابی یا صحابیہ کا نام صراحت کے ساتھ مذکور نہیں (زرقانی جلد سوم صفحہ ۳۰۵)

س : وہ کون ایسا بدبخت ہے جس کا نام قرآن نے نہیں لیا بلکہ اس کی کنیت ذکر فرمائی؟

ج : ابولہب ہے کہ اس کے علاوہ قرآن میں کسی کی کنیت ذکر نہ فرمائی گئی۔ (الاتقان جلد ۲ صفحہ ۱۴۴)

س : کیا قرآنِ مقدس کا حفظ کرنا فرض ہے

ج : ہاں فرضِ کفایہ ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد دہم نصف اول صفحہ ۱۰۱)

وحی کا بیان

س : وحی کسے کہتے ہیں ؟

ج : وحی اس کلام کو کہتے ہیں جو کسی نبی پر اللہ کی جانب سے نازل ہو۔ (عمدۃ القاری جلد اول صہ۴۲)

س : وحی کس زبان میں نازل ہوتی تھی ؟

ج : عربی زبان میں نازل ہوتی تھی، انبیاء کرام قوم کی زبان میں اس کا ترجمہ فرما دیا کرتے تھے۔ (الاتقان جلد اوّل صہ۴۵)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا کس چیز سے ہوئی ؟

ج : سچے اور اچھے خوابوں سے۔ (بخاری شریف جلد اوّل صہ۲)

س : آپ پر وحی کی ابتدا کس تاریخ سے ہوئی ؟

ج : بروز دوشنبہ آٹھ یا تین ربیع الاوّل سے ہوئی۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم صہ۳۸)

س : کیا قرآن کی طرح حدیث بھی وحی الٰہی ہے ؟

ج : ہاں جس طرح حضرت جبرئیل قرآن لیکر نازل ہوتے تھے اسی طرح حدیث بھی لے کر اُترتے تھے۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صہ۶۹)

نوٹ : دونوں وحی میں فرق ہے۔ قرآن وحی متلو و جلی ہے اور حدیث وحی غیر متلو و خفی ہے۔

س : کیا غیر نبی کی طرف بھی وحی ہو سکتی ہے ؟

ج : ہاں وحی بمعنی الہام ہو سکتی ہے جیسا کہ قرآن مقدس میں شہد کی مکھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے بارے میں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اُنکی طرف وحی کی۔ (تکمیل الایمان صہ۴۱ - عمدۃ القاری جلد اول صہ۴۲)

س : کاتبانِ وحی کتنے ہیں ؟

ج : تیرہ ہیں۔ خلفاء اربعہ (۵) عامر بن فہیرہ (۶) عبداللہ بن ارقم (۷) اُبی بن کعب؛ (۸) ثابت بن قیس (۹) خالد بن سعید (۱۰) حنظلہ بن ربیع (۱۱) زید بن ثابت؛ (۱۲) معاویہ بن سفیان (۱۳) شرجبیل بن حسنہ۔ (الناہیہ صہ ۱۵)

س : وحی کی کتنی صورتیں ہیں ؟

ج : انبیاء کے حق میں وحی کی تین صورتیں ہیں (۱) بلاواسطۂ ملک بذاتِ خود باری تعالیٰ کے کلامِ قدیم کا سننا (۲) فرشتے کے توسط سے کلامِ ربانی کا آنا۔ (۳) انبیاء کرام کے قلوب میں معانی کا القاء ہونا۔ پھر یہ تینوں قسمیں سات صورتوں میں منحصر ہیں۔

(۱) وحی خواب میں ہو جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو خواب میں حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی قربانی کا حکم ہوا (۲) قلب میں القاء ہو (۳) گھنٹی کی آواز کی صورت میں آئے۔ (۴) فرشتہ کسی مرد کی شکل میں آکر کلامِ ربانی پیش کرے۔ جیسا کہ حضرت جبرئیل امین حضرت دحیہ کلبی کی شکل میں حاضر ہوتے اور کلام پیش کرتے۔

(۵) حضرت جبرئیل امین اپنی ملکوتی شکل میں حاضر ہو کر کلامِ ربّی پیش کرتے۔

(۶) حضرت اسرافیل وحی لیکر حاضر ہوں (۷) بلاواسطۂ ملک اللہ عزّوجل کے کلامِ قدیم کا سُننا جیسے شبِ معراج میں ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور طور پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے سُنا۔ (عمدۃ القاری جلد اوّل صہ ۴۷، زاد المعاد جلد اوّل صہ ۱۸)

فرشتوں کا بیان

س : فرشتے کسے کہتے ہیں ؟
ج : فرشتے لطیف جسم رکھتے ہیں، نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت دی ہے کہ جو شکل چاہیں اختیار کرلیں۔ (تکمیل الایمان صـ۹)
س : فرشتے مرد ہیں یا عورت ؟
ج : نہ مرد ہیں نہ عورت۔ (تکمیل الایمان صـ۹)
س : کیا فرشتوں کی پیدائش آدمیوں کی طرح ہے ؟
ج : نہیں بلکہ فرشتے لفظ "کُن" سے پیدا کئے گئے ہیں۔ (الہدایۃ المبارکہ صـ)
س : فرشتوں کی تعداد کتنی ہے ؟
ج : صحیح تعداد تو اللہ و رسول جانیں البتہ حدیث شریف میں ہے کہ آسمان و زمین میں کوئی ایک بالشت جگہ خالی نہیں جہاں فرشتوں نے سجدے میں پیشانی نہ رکھی ہو زمین سے سدرۃ المنتہیٰ تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے، اس کے آگے مستوی اس کا بُعد خُدا جانے، اس سے آگے عرش اعظم کے ستر حجابات ہیں۔ ہر حجاب سے دوسرے حجاب تک پانچسو برس کا فاصلہ ہے اور اس سے آگے عرش، ان تمام وسعتوں میں فرشتے بھرے ہیں۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صـ۲۶، الملفوظ حصہ چہارم صـ۹)
س : ساری مخلوقات میں کس کی تعداد زیادہ ہے ؟
ج : فرشتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر ساری مخلوقات کو دس حصوں میں تقسیم کیا جائے تو نو حصے فرشتوں کے ہیں اور ایک حصہ ساری

مخلوقات کا۔ تکمیل الایمان صہ ۹، تفسیر جمل جلد چہارم صہ ۵۴۲

س : کیا سب فرشتے ایک ہی مرتبہ پیدا ہو گئے ؟ یا ان کی پیدائش کا سلسلہ جاری ہے ؟

ج : پیدائش کا سلسلہ جاری ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ عرش کی داہنی طرف نور کی ایک نہر ہے۔ ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اور ساتوں سمندروں کے برابر، اس میں ہر صبح حضرت جبرئیل علیہ السلام نہاتے ہیں جس سے اُن کے نور پر نور اور جمال پر جمال بڑھتا ہے۔ پھر پر جھاڑتے ہیں تو جو بوند گرتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے اتنے اتنے ہزار فرشتے بناتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ چوتھے آسمان میں ایک نہر ہے جسے نہر حیات کہتے ہیں۔ حضرت جبرئیل ہر روز اسمیں نہا کر پر جھاڑتے ہیں جس سے ستر ہزار قطرے جھڑتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔

(مواہب لدنیہ جلد دوم صہ ۲۶، الہدایۃ المبارکہ صہ ۹)

س : کیا اس کے علاوہ اور بھی کوئی صورت ہے جس سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں ؟

ج : ہاں ایک فرشتہ اور ہے جس کا نام روح ہے یہ فرشتہ آسمان اور زمین اور پہاڑوں سے بڑا ہے۔ قیامت کے دن تمام فرشتے ایک صف میں کھڑے ہوں گے اور یہ فرشتہ تنہا ایک صف میں کھڑا ہو گا تو ان سب کے برابر ہو گا۔ یہ فرشتہ چوتھے آسمان میں ہر روز بارہ ہزار تسبیحیں پڑھتا ہے اور ہر تسبیح سے ایک فرشتہ بنتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ روح ایک فرشتہ ہے جس کے ستر ہزار سر ہیں اور ہر سر میں ستّر ہزار چہرے اور ہر چہرے میں ستر ہزار دہن اور ہر دہن میں ستر ہزار زبانیں اور ہر زبان میں ستر ہزار لُغت یہ اُن سب لُغتوں سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے اور ہر تسبیح سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کیلئے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس درود سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ جس کا ایک پر مشرق اور دوسرا پر مغرب میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے درود بھیج میرے بندے پر جیسے اس نے میرے نبی پہ درود بھیجی۔ پس وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہے گا،

اسی طرح نیک کلام اچھا کام فرشتہ بنکر آسمان کی جانب بلند ہوتا ہے۔

(خازن ومعالم جلد رابع صفحہ ۱۴۰، جلد سابع صفحہ ۱۶۹، عمدۃ القاری جلد نہم صفحہ ۱۶، المدینۃ المبارکہ صفحہ ۶ تا ۱۱)

س : کیا سارے فرشتوں کا مرتبہ یکساں ہے ؟

ج : نہیں بلکہ ان میں بھی بشر کی طرح عوام وخواص ہیں۔ اور خواص فرشتے رتبے میں عوام فرشتوں سے افضل ہیں۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۴۵ تا ۴۸)

س : خواص فرشتے کون کون ہیں ؟

ج : حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل، حاملان عرش، مقربین، کروبین، روحانین۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۴۵)

س : کیا ان خواص فرشتوں میں بھی بعض کو بعض پر فضیلت ہے ؟

ج : ہاں یہ چار فرشتے حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل باقی تمام فرشتوں سے افضل ہیں۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۴۵، تکمیل الایمان صفحہ ۹)

س : ان چار فرشتوں میں کون افضل ہیں ؟

ج : حضرت جبرئیل علیہ السلام۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۴۵)

س : انسان فرشتوں سے افضل ہے یا فرشتے انسان سے افضل ہیں ؟

ج : جمہور اہلسنّت کے نزدیک خواص انسان یعنی انبیاء کرام خواص فرشتوں سے افضل ہیں۔ اور عام انسان یعنی اولیاء کرام عام فرشتوں سے افضل ہیں۔ اور خاص فرشتے عام انسانوں سے افضل ہیں۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۴۵، تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۱۰)

س : کیا فرشتوں کے پر ہوتے ہیں ؟

ج : ہاں دو دو، تین تین، چار چار اور بعض فرشتوں کے تو اس سے بھی زائد ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ اُن کے چھ سو پر ہیں۔ (تکمیل الایمان صفحہ ۹)

س : کیا فرشتوں کو لوح محفوظ کا علم ہوتا ہے ؟

ج : ہاں خواص فرشتے لوح محفوظ پر مطلع ہیں اور عام فرشتے اپنے خواص کے ذریعے لوح محفوظ کی بعض باتوں پر مطلع ہوتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صفحہ ۳۰)

س : کیا فرشتے انبیاء کرام سے زیادہ علم رکھتے ہیں ؟

ج : نہیں، انبیاء کرام ان سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ علم ہی نے حضرت آدم علیہ السلام کو مسجودِ ملائکہ بننے کا شرف بخشا۔ (خازن جلد اول ص۴۲ ص۴۴)

س : اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کس قدر طاقت و قوت عطا فرمائی ہے ؟

ج : اس کی پوری حقیقت تو خدا جانے البتہ ایک روایت میں ہے کہ ایک فرشتہ اہلِ دنیا کو ہلاک کرنے کیلئے کافی ہے۔ (شرح شفا جلد اول ص۴۳۵)

س : کیا فرشتے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہیں ؟

ج : ہاں امت ہیں۔ آپ ان کی طرف بھی رسول بنا کر بھیجے گئے (زرقانی جلد اول ص۱۶۵)

س : فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو کس دن سجدہ کیا ؟ [(صاوی جلد چہارم ص۶۸)

ج : جمعہ کے دن زوال سے لیکر عصر تک۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص۱۰)

س : سب سے پہلے کس فرشتے نے سجدہ کیا ؟

ج : حضرت جبرئیل نے پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر عزرائیل پھر ملائکہ مقربین نے۔

(مواہب لدنیہ جلد اول ص۱۰)

س : کیا فرشتوں کے پیر ہوتے ہیں جس طرح انسان اور جنات کیلئے پیر و مرشد ہوتے ہیں ؟

ج : ہاں حضور غوثِ اعظم فرماتے ہیں کہ میں آدمیوں اور جنوں اور فرشتوں سب کا پیر ہوں۔

(بہجۃ الاسرار ص۲۳ ، فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص۱۴۱)

س : کیا فرشتوں کو دیکھنا ممکن ہے ؟

ج : ہاں دیکھنا ممکن ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص۱۴۵)

س : کیا کسی نے دیکھا بھی ہے ؟

ج : ہاں انبیاء کرام، صحابہ عظام اور اولیاء کرام اپنی بیداری میں فرشتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں، لیکن ان کی صورتِ اصلیہ میں نہیں۔ (زرقانی جلد اول ص۲۵ ، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۱۴۳)

س : حضرت جبرئیل حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل کا اصل نام اور کنیت کیا ہے ؟

ج : حضرت جبرئیل کا اصل نام عبد اللہ ہے لیکن امام سہیلی فرماتے ہیں کہ جبرئیل سریانی زبان کا

لفظ ہے جس کے معنی عبدالرحمٰن یا عبدالعزیز کے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اصل نام عبدالجلیل اور کنیت ابوالفتح ہے۔ حضرت میکائیل کا اصل نام عبدالرزاق اور کنیت ابوالغنائم ہے حضرت اسرافیل کا اصل نام عبدالخالق اور کنیت ابوالمنافخ ہے اور حضرت عزرائیل کا اصل نام عبدالجبار اور کنیت ابویحییٰ ہے۔ (عمدۃ القاری جلد اوّل صـ۴۵، صـ۴۴)

س: کیا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت پر دیکھنا ممکن ہے؟

ج: ہاں ممکن ہے لیکن صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ دیکھا۔ ایک مرتبہ غارِ حرا میں، دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ پر۔ (صاوی جلد دوم صـ۵، زرقانی جلد اوّل صـ۵۶)

س: کیا نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نبی نے نہ دیکھا؟

ج: ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نبی نے ان کو اصلی صورت پر نہیں دیکھا (صاوی جلد چہارم صـ۱۱۵، سیرۃ حلبی جلد دوم صـ۲۹۴)

س: حضرت جبرئیل علیہ السلام کن باتوں پر مامور ہیں؟

ج: ہوا چلانے، لشکروں کو فتح و شکست دینے، عذاب نازل کرنے، کفار و سرکش بادشاہوں کو ہلاک کرنے، بارگاہِ الٰہی میں حاجتیں پیش کرنے، انبیاء کرام کی بارگاہوں میں حاضر ہونے، وحی اور احکامِ الٰہی کے پہنچانے پر مامور ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ صـ۱۰۱)

س: حضرت جبرئیل علیہ السلام کی اصلی صورت کیا ہے؟

ج: اصلی صورت یہ ہے کہ نوری جسم ہے۔ ان کے جسم میں چھ سو پر ہیں۔ اور ہر پر اس قدر کشادہ ہے کہ اس سے آسمان کا کنارہ چھپ جائے۔ اور ان سب پروں پر زبرجد و یاقوت و موتی جڑے ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا کہ سر آسمان میں ہے اور پاؤں زمین میں۔ اور مشرق و مغرب کا فاصلہ اس سے پُر ہو گیا ہے (خازن و معالم جلد ہفتم صـ۱۷۹، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صـ۳۰۸)

س: اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو کس قدر قوت دی ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے انھیں اتنی طاقت و قوت عطا فرمائی ہے کہ آسمان سے زمین تک باوجود اس قدر فاصلہ کے پلک مارنے کے وقفہ میں اتر بھی آتے ہیں اور چڑھ بھی جاتے

ہیں۔ (خازن ومعالم جلد ہفتم صہ ۱۷۹)

س: حضرت جبرئیل امین کس نبی کی بارگاہ میں کتنی مرتبہ حاضر ہوئے؟

ج: حضرت آدم علیہ السّلام کی بارگاہ میں بارہ مرتبہ، حضرت ادریس علیہ السّلام کی خدمت میں چار مرتبہ، حضرت نوح علیہ السّلام کی خدمت میں پچاس مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی خدمت میں، بیالیس مرتبہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں، چار مرتبہ حضرت ایوب علیہ السّلام کی خدمت میں، تین مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی خدمت میں۔ چار سو مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی خدمت میں دس مرتبہ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چوبیس ہزار مرتبہ حاضر ہوئے۔ (مواہب لدنیہ جلد ۱ صہ ۲۳۲، زرقانی جلد ۱ صہ ۲۲)

س: کیا اب بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام روئے زمین پر آتے ہیں؟

ج: ہاں حدیث شریف میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام اس بندۂ مومن کی موت کے وقت حاضر ہوتے ہیں جس کی وفات طہارت پر ہو (فتاوٰی حدیثیہ صہ ۱۲۹)

س: حضرت اسرافیل علیہ السّلام کن باتوں پر مامور ہیں؟

ج: صور پھونکنے، انسانوں اور جانوروں میں روح پھونکنے اور لوحِ محفوظ پر مامور ہیں۔ اور حضرت جبرئیل ومیکائیل وعزرائیل علیہم السلام کو احکامِ الٰہی بھی پہنچاتے ہیں۔ بعض روایت میں ہے کہ رات کی بارہ ساعتوں میں بارہ اذانیں کہتے ہیں۔ ہر ساعت کی علیحدہ اذان ہے۔ ان اذانوں کو انسان وجنات کے علاوہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمین کے تمام فرشتے سنتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صہ ۳۱۰ پارہ ۳۰ صہ ۲۶)

س: کیا حضرت اسرافیل علیہ السلام لوحِ محفوظ کی باتوں کو جانتے ہیں؟

ج: ہاں حضرت اسرافیل علیہ السّلام کو لوحِ محفوظ کی پوشیدہ باتوں پر بھی اطلاع ہے وہ صاحب لوح کہلاتے ہیں۔ اُن کے متعلق یہ فضیلت وارد ہے کہ جب زمین وآسمان میں کسی چیز کے متعلق ارادۂ الٰہی ہوتا ہے۔ تو لوحِ محفوظ خود بلند ہوکر ان کے روبرو ہو جاتی ہے یہ اسوقت اس میں نظر کرتے ہیں اور اس مقدربات میں غور کرتے ہیں۔ اگر وہ اعمال کی جنس سے ہوتی ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اس کا حکم فرماتے ہیں اور

اگر وہ حضرت میکائیل علیہ السلام کے کاموں سے تعلق رکھتی ہے تو اس پر حضرت میکائیل علیہ السلام کو مامور کر دیتے ہیں اور اگر حضرت عزرائیل علیہ السلام کی خدمت سے تعلق رکھتی ہے تو حضرت عزرائیل علیہ السلام کو اس پر باخبر کر دیتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ ص۳۰۷)

س: حضرت اسرافیل علیہ السلام کا طول و عرض کس قدر ہے؟

ج: اس کی حقیقت تو خدا جانے۔ البتہ بعض روایات سے اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ اُن کا ایک پر جانب مشرق میں ہے اور ایک پر جانب مغرب میں اور عرش اعظم اُن کے کاندھے پر ہے۔ لیکن کبھی عظمت الٰہی کی تجلی سے اتنے سمٹ جاتے ہیں کہ چھوٹی چڑیا کی مانند ہو جاتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ ص۳۰۹)

س: کیا حضرت اسرافیل علیہ السلام بھی کسی نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے؟

ج: نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نبی کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے اور نہ ہوں گے۔

(مواہب لدنیہ جلد اول ص۴۰۵)

س: حضرت اسرافیل علیہ السلام کس جگہ سے صور پھونکیں گے؟

ج: بیت المقدس کی ایک چٹان پہ کھڑے ہو کر صور پھونکیں گے۔ (صاوی جلد سوم ص۵۴)

س: حضرت میکائیل علیہ السلام کن باتوں پہ مامور ہیں؟

ج: بارش برسانے، زمین سے سبزہ اُگانے، حضرت جبرئیل علیہ السلام کی امداد و اعانت کرنے اور مخلوق کے رزق معین کرنے پہ مامور ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ ص۳۰۸)

س: حضرت میکائیل علیہ السلام کے فضائل کیا ہیں؟ [تکمیل الایمان ص۹]

ج: حدیث شریف میں ہے کہ بیت معمور جو خانۂ کعبہ کے اوپر ساتویں آسمان میں فرشتوں کا قبلہ ہے آسمان کے فرشتے اس میں جمع ہو کر جماعت کا انتظار کرتے ہیں، حضرت میکائیل علیہ السلام امام بنتے ہیں اور سب فرشتوں کو نماز پڑھاتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ ص۳۱۰)

س: حضرت عزرائیل علیہ السلام کن باتوں پہ مامور ہیں؟

ج: روحوں کو قبض کرنے اور بیماریوں اور آفتوں پہ مقرر ہیں۔ (تفسیر عزیزی پ۳۰ ص۲۶، تکمیل الایمان ص۱۰)

س : کیا حضرت عزرائیل علیہ السلام تنہا روحوں کو قبض فرماتے ہیں ؟
ج : بعض کی روح تنہا قبض کرتے ہیں، لیکن اکثر اپنے ماتحت فرشتوں کے ساتھ مل کر قبض کرتے ہیں ان کے ماتحت بہت سے فرشتے ہیں یہ اُن کے سردار ہیں۔ (شرح الصدور ص۲۳)
س : حضرت عزرائیل علیہ السلام ایک ہی آن میں کتنی روحیں قبض فرما سکتے ہیں ؟
ج : ایک لاکھ روحیں قبض کر لیتے ہیں۔ حضرت ملک الموت کی قدرت تمام اہل مشرق و مغرب اور تمام دریاؤں اور ہواؤں کے رہنے والوں پر ایسی ہے جیسے کسی شخص کے سامنے دستر خوان ہو۔ اب وہ جو چاہے اٹھالے خواہ مرنے والا مشرق میں ہو یا مغرب میں نیز اتنی روحوں کو قبض کرنے کے باوجود عبادتِ الٰہی میں بھی مشغول رہتے ہیں ۔؎
س : کیا حضرت ملک الموت روح قبض کرنے کے بعد خود لیکر جاتے ہیں یا دوسرے فرشتوں کے حوالے کر دیتے ہیں ؟
ج : مومن کی روح فرشتۂ رحمت اور کافر کی روح فرشتۂ عذاب کے حوالے کر دیتے ہیں عہ
س : حضرت ملک الموت کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں ؟
ج : چودہ فرشتے ہوتے ہیں۔ سات رحمت کے اور سات عذاب کے۔ (صاوی جلد دوم ص۱۹) اور بقول بعض پانچسو ہوتے ہیں۔ (شرح الصدور ص۲۳)
س : کیا حضرت ملک الموت صرف انسانوں کی روح قبض کرتے ہیں یا ہر جاندار کی ؟
ج : حقیقت تو خدا کو معلوم البتہ حدیث شریف میں ہے کہ جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں کی روحیں تسبیح میں ہیں۔ جب ان کی تسبیح ختم ہو جاتی ہے تو اُن پر موت طاری ہو جاتی ہے۔ ان کی موت ملک الموت کے قبضے میں نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ ان جانوروں کی زندگی بلا واسطہ ملک الموت ختم کرتا ہے۔ بعض روایت میں ہے کہ ملک الموت صرف انسانوں کی روح قبض کرتے ہیں۔ باقی ایک فرشتہ جنات کی اور ایک فرشتہ شیاطین کی اور ایک فرشتہ چرندوں، پرندوں، درندوں، مچھلیوں، کیڑوں مکوڑوں کی روح قبض کرنے پر مامور ہے۔ بعض روایت میں ہے کہ ملک الموت ہر

؎ شرح الصدور ص۱۹ ، مواہب لدنیہ جلد دوم ص۳۸۹ ۔ عہ صاوی جلد دوم ص۱۹

جاندار یعنی انسان و جن اور تمام بہائم کی روح قبض فرماتے ہیں۔

(شرح الصدور ص۲۱، فتاویٰ حدیثیہ ص۲، زرقانی جلد اول ص۵۱)

س : کیا یہ روایت صحیح ہے کہ پہلے ملک الموت لوگوں کے پاس کھلم کھلا آتے تھے لیکن جب سے حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے آپکی آنکھ پھوڑ دی تب سے مخفی طور پر آنے لگے؟

ج : ہاں یہ روایت دُرست ہے۔ (شرح الصدور ص۲، الاتحاف ص۱۱)

س : حضرت عزرائیل علیہ السّلام کو روح قبض کرنے پر مامور کرنے کی کیا وجہ ہے؟

ج : یہ اور فرشتوں کے اعتبار سے زیادہ سخت ہیں اس لئے انھیں کو روح قبض کرنے پر مامور کیا گیا۔ (خازن جلد اوّل ص۳۹)

س : کراماً کاتبین کون سے فرشتے ہیں؟

ج : وہ فرشتے ہیں جو بنی آدم کے اقوال و افعال اور اچھائی و برائی لکھتے ہیں۔ بندہ جب کوئی نیکی کرتا ہے تو داہنی طرف کا فرشتہ فوراً دس گنا کرکے لکھتا ہے اور یہ فرشتہ بائیں طرف کے بُرائی لکھنے والے فرشتہ پر امین بھی ہے۔ اور جب کوئی بُرائی کرتا ہے تو داہنی طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے سے کہتا ہے ابھی نہ لکھ شاید کہ وہ بندہ توبہ کرلے اور اگر توبہ نہیں کرتا ہے تو بائیں طرف والا فرشتہ اس کے نامۂ اعمال میں ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔ (خازن جلد۲ ص۱۱)

س : ہر آدمی کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟ (خازن جلد۲ ص۱۱، جلد۶ ص۱۹۶، زرقانی جلد۶ ص۸۲)

ج : چار فرشتے ہوتے ہیں، دو فرشتے دن اور دو فرشتے رات میں رہتے ہیں اور رات و دن کے اعمال کے دفتر بھی علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی پارہ تیس ص۸۸)

س : کیا یہ فرشتے ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتے ہیں یا کسی وقت جدا بھی ہوتے ہیں؟

ج : اصح قول یہ ہے کہ پیشاب، پاخانہ اور ہمبستری کے وقت دور ہو جاتے ہیں۔

(ردالمحتار جلد اول ص۳۷، خازن و معالم جلد ہفتم ص۱۹۵)

س : کیا کراماً کاتبین ہمارے ساتھ مہربانی کرتے ہیں؟

ج : ہاں ان کی مہربانی اور اُن کا کرم یہ ہے کہ انسان کے تمام بُرے اعمال اور پوشیدہ باتوں پر آگاہ اور واقف ہوتے ہیں لیکن کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتے اور نہ کسی

کو رسوا کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی ایک نیکی کرتا ہے تو اس کا ثواب دس گنا لکھتے
ہیں اور اگر کوئی نیکی کا ارادہ کرتا ہے مگر کسی رکاوٹ کی وجہ سے نہ کر سکا تو اس کے نامۂ
اعمال میں ایک نیکی کا ثواب لکھ دیتے ہیں اور اگر کوئی گناہ کا ارادہ کرتا ہے لیکن خوفِ خداوندی
سے نہ کیا تو اسکو بھی نیکی کے حساب میں شمار کر کے ایک نیکی کا ثواب لکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر
کسی سے کوئی گناہ صادر ہوتا ہے تو چھ گھنٹے تک مہلت دیتے ہیں۔ نامۂ اعمال میں کچھ
نہیں لکھتے شاید کہ بندہ نادم ہو کر توبہ کر لے، یا کوئی ایسا نیک کام کر لے جو اس گناہ کو محو
کر دے۔ اگر اتنی دیر تک بھی بندہ توبہ نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی نیک کام کرتا ہے تو
اس کے نامۂ اعمال میں ایک گناہ لکھ دیتے ہیں۔ پھر جب کبھی وہ توبہ واستغفار کرتا ہے
یا کوئی اچھا کام بجا لاتا ہے تو اس مکتوبہ گناہ کو نامۂ اعمال سے مٹا دیتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی پ ۳۰ ص ۸۸)

س : انسان کے مرنے کے بعد پھر وہ کراماً کاتبین کہاں جاتے ہیں؟

ج : جب انسان مر جاتا ہے تو کراماً کاتبین بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے ہیں اے رب
اب ہمارا کام ختم ہو گیا، تیرا بندہ دارِ اعمال سے نکل گیا، اجازت دے کہ ہم آسمان پہ
آئیں اور تیری عبادت کریں۔ رب تبارک تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ میرا آسمان عبادت
کرنے والوں سے بھرا ہے تمہاری کچھ حاجت نہیں۔ پھر عرض کرتے ہیں الٰہی ہمیں
زمین میں جگہ دے، ارشاد ہوتا ہے میری زمین عبادت کرنے والوں سے بھری ہے
تمہاری کچھ حاجت نہیں۔ عرض کرتے ہیں اے اللہ اب ہم کیا کریں۔ ارشاد ہوتا ہے
میرے بندے کی قبر پہ کھڑے ہو کر قیامت تک تسبیح و تہلیل اور تکبیر پڑھو اور اس
کا ثواب میرے بندے کیلئے لکھتے رہو۔ اور کافر کے فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی
قبر پہ واپس جاؤ اور قیامت تک اس پہ لعنت کرو۔ (ردالمحتار جلد اول ص ۲۷، شرح الصدور ص ۳۰)

س : حفظہ کون سے فرشتے ہیں؟ [البدایہ تبارکہ ص ۱۷]

ج : وہ فرشتے ہیں جو بنی آدم کی جسمانی بلاؤ آفتوں کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے رزق اور
اعمال کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ فرشتے دن کے علیحدہ اور رات کے علیحدہ ہوتے
ہیں۔ ان کا اجتماع نمازِ فجر اور نمازِ عصر میں ہوتا ہے۔ رات کے فرشتے نمازِ فجر تک

اپنا کام کرتے ہیں اور بعد نمازِ فجر چلے جاتے ہیں۔ اور دن کے فرشتے اسوقت سے نمازِ عصر تک محافظت کرتے ہیں اور بعد نمازِ عصر روانہ ہو جاتے ہیں۔ پھر رات کے فرشتے اس وقت سے نمازِ فجر تک نگہبانی کرتے ہیں۔ جب یہ فرشتے اوپر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ باوجود اپنے علم ذاتی کے ان فرشتوں سے دریافت کرتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں اے ربّ العلمین ہم نے ان کو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا ہے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے اس وقت بھی وہ نماز میں مشغول تھے۔ (خازن ومعالم جلد چہارم صـ٦ ۔ صاوی جلد دوم صـ١٩)

س: ہر بندے کے ساتھ کتنے ہوتے ہیں ؟

ج: اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں، دو، چار، پانچ، دس، اکیسو ساٹھ، تین سو ساٹھ۔ (ردالمحتار جلد اوّل صـ٣٧ ، زرقانی جلد ششم صـ٨٢)

س: اتنے فرشتے کن کن چیزوں کی حفاظت کرتے ہیں؟

ج: دو فرشتے تو اعمال کی حفاظت کرتے ہیں جو کراماً کاتبین کہلاتے ہیں جن کا بیان گزر چکا باقی ایک فرشتہ آنکھوں کی حفاظت کیلئے مقرر ہے کہ آنکھوں کو اذیت کی چیزوں سے بچاتا ہے اور ایک فرشتہ پیشانی کی نگرانی کرتا ہے کہ وہ اگر خدا کا ذکر کرے تو اسکو بلند کرے اور سرکشی کرے تو اس کو جھکائے اور ایک فرشتہ منہ کی حفاظت کرتا ہے کہ اس میں تکلیف دینے والا کوئی جانور داخل نہ ہو۔ اور ایک فرشتہ بندے کے سونے جاگنے میں جن وانس اور حیوانات سے حفاظت کرتا ہے۔ اور جو چیز تکلیف دینے کیلئے آتی ہے تو یہ فرشتہ اُس سے کہتا ہے پیچھے ہٹ۔ اور دو فرشتے دونوں ہونٹوں پر مقرر ہیں کہ جب انسان درود شریف پڑھتا ہے تو اسکی حفاظت کرتے ہیں۔ (تفسیر ابن جریر جزء ثالث صـ٦٧ تا صـ٦٩)

س: زبانیہ کون سے فرشتے ہیں۔ [(زرقانی جلد ششم صـ٨٢ ، خازن و معالم جلد چہارم صـ٦)

ج: وہ فرشتے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں پر عذاب دینے کیلئے مقرر کیا ہے، یہ نہایت سخت اور قوی ہیں۔ ان میں خدا نے نرمی اور رحم پیدا ہی نہ کیا۔ ان میں سے ایک فرشتہ ستر ہزار دوزخیوں کو ایک دفعہ جہنم میں جھونک دے گا، اُن کی

انیس ہے اور ان سب کے سردار مالک ہیں جو خازن نار ہیں پھر ہر ایک کے ماتحت اتنے فرشتے ہیں جن کا شمار اللہ ہی جانتا ہے۔

(خازن و معالم جلد ہفتم ص۱۰۸، دقائق الاخبار ص۳۶)

س: کروبین کون سے فرشتے ہیں؟

ج: یہ خواص فرشتوں میں سے ہیں، عرشِ بریں کے گرداگرد صف بنائے ہوئے تسبیح و تکبیر میں مشغول ہیں، عرشِ اعظم کے گرداگرد فرشتوں کی ستّر ہزار صفیں ہیں کچھ صف آگے اور کچھ صف پیچھے یہ عرش کا طواف کرتے ہیں۔ ایک صف آتی ہے تو دوسری جاتی ہے۔ جب آپس میں بعض سے بعض ملتے ہیں تو ایک صف والے لا الٰہ الا اللہ تو دوسری والے اللہ اکبر کہتے ہیں۔ (خازن و معالم جلد ششم ص۵)

س: کیا کروبین اور عرش اعظم کے اٹھانے والے فرشتے صرف ذکرِ الٰہی کرتے ہیں؟

ج: نہیں۔ انکے متعلق یہ بھی وارد ہے کہ یہ مسلمانوں کیلئے استغفار چاہتے ہیں اور یہ دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے رب تیری رحمت و علم میں ہر چیز سمائی ہے تو انھیں بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پہ چلے اور انھیں عذاب دوزخ سے بچا اور جنت میں داخل کر جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے۔

(قرآن مقدس، سورۂ مومن)

(خازن و معالم جلد ششم ص۵)

صحابہ کا بیان

س: صحابی کسے کہتے ہیں۔

ج: ان حضرات کو کہتے ہیں جنہیں بحالتِ اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور وہ اسلام ہی پہ وفات پائے جیسے ورقہ بن نوفل،
یا شرفِ ملاقات زمانۂ نبوت سے قبل حاصل ہوا اور زمانۂ نبوت سے پہلے ہی ملتِ ابراہیمی پر انتقال فرما گئے جیسے زید بن عمرو بن نفیل یا بحالتِ اسلام شرفِ ملاقات حاصل ہونے کے بعد اسلام سے پھر گئے اور پھر زمانۂ حیاتِ پاک ہی میں اسلام قبول کر لیا جیسے عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ۔ (رد المحتار جلد اول ص۱۰
[بشیر القاری ص۱۲۶ تا ص۱۳۲)

س: کل صحابہ کتنے ہیں؟

ج: ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ (زرقانی جلد ہشتم ص۲۸۸، الملفوظ حصہ سوم ص۵۹)

س: اب تک کتنے صحابہ کے نام معلوم ہو سکے ہیں؟

ج: جن کے نام معلوم ہو سکے ہیں سات ہزار ہیں۔ (الملفوظ حصہ سوم ص۵۹)

س: کیا صحابی ہونے کیلئے بلوغ شرط ہے؟

ج: نہیں، بلکہ غیر عاقل بچہ بھی صحابی ہو سکتا ہے اگر اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل ہو۔ جیسے امام حسن و امام حسین اور عبداللہ بن زبیر اور محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہم صحابی ہیں۔ (بشیر القاری ص۱۲۶)

س: کیا انسان کی طرح جنات اور فرشتوں کو بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے؟

ج: ہاں یہ حضرات بھی صحابی کی تعریف میں داخل ہیں اور انھیں بھی صحابی ہونے کا شرف

حاصل ہے۔ (زرقانی جلد اوّل صـ۳۰۲ جلد ہفتم صـ۲۵، تکمیل الایمان صـ۹، لبشیر القاری صـ۱۲۵)

س: کیا کچھ پیغمبر بھی صحابی ہیں جن کو دیکھنے والے تابعی ہوں گے۔

ج: ہاں وہ انبیاء جنہوں نے اپنی دنیوی حیات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین پر جیسے حضرت عیسٰی علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام کہ انھوں نے بیت المقدس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا وہ صحابی ہیں اسی طرح حضرت خضر علیہ السلام صحابی ہیں اُن کو دیکھنے والے تابعی ہوں گے۔ (صاوی جلد سوم صـ۲۸)

س: تمام صحابہ میں سب سے افضل کون ہیں؟ [الملفوظ حصہ چہارم صـ۴]

ج: حضرت ابوبکر صدیق، پھر عمر فاروق، پھر عثمانِ غنی، پھر علی مشکلکشا رضی اللہ عنہم۔

(مواہب لدنیہ جلد اوّل صـ۱۴۱)

س: خلافتِ راشدہ کسے کہتے ہیں اور اس کے مصداق کون کون ہوئے؟

ج: خلافتِ راشدہ اس خلافت کو کہتے ہیں جو منہاجِ نبوت پر ہو۔ جیسے خلفاء اربعہ اور امام حسن مجتبٰی اور عمر بن عبد العزیز کی خلافت اور آخر زمانہ میں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہم ایسی خلافت قائم فرمائیں گے۔ (الملفوظ حصہ سوم صـ۵۹)

س: خلافتِ راشدہ کتنے سالوں تک رہی؟

ج: پہلے تیس سال، پھر بعد میں حضرت عمر ابن عبد العزیز کی خلافت راشدہ ڈھائی سال تک رہی۔ (شرح فقہ اکبر لعلی قاری صـ۶۸ نبراس صـ۵۰۴)

س: خلفاء راشدین میں کن کی خلافت کتنے سال رہی؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت ڈھائی سال، حضرت عمر فاروق کی ساڑھے دس سال. حضرت عثمانِ غنی کی بارہ سال، حضرت علی کی خلافت چار سال نو ماہ رہی. پھر حضرت امام حسن چھ ماہ خلیفہ رہے۔ (شرح فقہ اکبر لعلی قاری صـ۶۸، نبراس صـ۵۰۴)

س: خلفاء راشدین میں سے کن کن کی عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عُمر کے برابر ہوئی؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور علی مرتضٰی کی ہوئی۔

(مسند امام اعظم صـ۱۱۳، الملفوظ حصہ اوّل صـ۹)

س : وہ دس صحابی کون ہیں جن کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی بشارت دی ؟

ج : حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی مرتضیٰ، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح، حضرت سعید بن زید حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہم۔ (ابن ماجہ جلد اول صـ ۱۶، شرح فقہ اکبر لعلی قاری صـ ۱۱۹)

س : کیا جنتی ہونے کی بشارت انھیں کے ساتھ مخصوص ہے یا ان کے علاوہ بھی کسی کیلئے جنتی ہونے کی بشارت ہے ؟

ج : ہاں ان کے علاوہ بھی کچھ حضرات کیلئے جنتی ہونے کی بشارت ہے، جیسے حضرت فاطمہ زہرا، حضرت امام حسن وحسین، حضرت خدیجۃ الکبریٰ، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت حمزہ، حضرت عباس، حضرت سلمان فارسی، حضرت صہیب رومی، حضرت عمار بن یاسر، حضرت جعفر طیار، جملہ اہلِ بدر واہل حدیبیہ اور اہلبیت رضوان۔

(تکمیل الایمان صـ ۶۵، شرح فقہ اکبر بحر العلوم صـ ۱۵۲)

س : وہ کون سے مقدس صحابی ہیں جن کے ہاتھ پر عشرہ مبشرہ میں سے پانچ صحابی ایمان لائے ؟

ج : حضرت ابو بکر صدیق ہیں جن کے ہاتھ پر حضرت عثمان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد بن وقاص، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ایمان لائے۔ (سیرۃ حلبی جلد ۱ صـ ۳۱۴)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنا سلام کہلوایا ؟

ج : حضرت ابو بکر صدیق۔ (تفسیر عزیزی پارہ تیس صـ ۲۰۸)

س : حضرت ابو بکر صدیق کی ولادت کس سنہ میں ہوئی ؟

ج : عام الفیل کے تین سال بعد۔ (تاریخ الخلفاء صـ ۲۵)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن سے میدانِ محشر میں کوئی حساب نہیں لیا جائیگا ؟

ج : حضرت ابو بکر صدیق۔ (نور الابصار صـ ۵۱)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جو اپنے ماں باپ کی زندگی میں خلیفہ بنے ؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵۷)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جو اس امت پر سب سے زیادہ مہربان ہیں؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق۔ (الشرف المؤبد ص ۱۱۴)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لوگوں کو نمازیں پڑھائیں؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق ہیں کہ تین دن میں سترہ وقت کی نمازیں پڑھائیں۔

(مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۵۷، نزہۃ القاری جلد سوم ص ۱۴۳)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کے پیچھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں پڑھیں؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کہ مرضِ وفات میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے پیچھے تین وقت کی نمازیں پڑھیں اور بحالتِ سفر میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی۔ (مواہب اللدنیہ جلد اول ص ۳)

س : آپ کا انتقال کس سن میں ہوا؟

ج : سنہ ۱۳ھ میں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۶۰)

س : آپکی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟

ج : حضرت عمر نے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۶۲)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جو دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت ہیں؟

ج : حضرت عمر فاروق۔ (الشرف المؤبد ص ۱۱۴)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کے مُسلمان ہونے پر آسمان کے فرشتوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی؟

ج : حضرت عمر فاروق۔ (زرقانی جلد اوّل ص ۲۷۷)

س : جسوقت حضرت عمر فاروق نے اسلام قبول کیا تو مسلمانوں کی تعداد کتنی پہنچ گئی تھی؟

ج : اسوقت انتالیس مرد اور اکیس عورتیں اِسلام لا چکی تھیں، حضرت عمر سے چالیس مردوں کی تعداد پوری ہوئی۔ (زرقانی جلد اول ص ۲۷۳ . تاریخ الخلفاء ص ۸)

س : آپکی ولادت کس سن میں ہوئی ؟

ج : عام الفیل کے تیرہ سال بعد ۔ (تاریخ الخلفاء ص [illegible])

س : آپکو کس نے شہید کیا ؟

ج : ابولؤلؤ مجوسی نے ۔ (تاریخ الخلفاء ص ۹۵)

س : آپکی نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟

ج : حضرت صہیب رومی نے ۔ (تاریخ الخلفاء ص ۹۷)

س : آپکی عمر مبارک کتنی ہوئی

ج : تریسٹھ سال ۔ (تاریخ الخلفاء ص ۹)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کی سخاوت مشہور ہے ؟

ج : حضرت عثمان غنی ۔ (الشرف المؤبد ص ۱۱۴)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکی شفاعت سے ایسے ستر ہزار افراد بغیر حساب و کتاب جنت میں جائیں گے جو جہنم کے مستحق ہو چکے ہوں گے ؟

ج : حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۔ (زرقانی جلد سوم ص ۳۱۵)

س : آپکی ولادت کس سن میں ہوئی ؟

ج : عام الفیل کے چھ سال بعد ۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۵)

س : آپکی عمر کتنی ہوئی ؟

ج : بیاسی سال ۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۴)

س : آپکو کس نے شہید کیا ؟

ج : مصر کے ایک آدمی نے جس کا نام حمار تھا ۔ یا اسود التجیبی نے ۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۴)

س : آپکی نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟ [(تبصرۃ الدلیہ ص ۴۳)

ج : حضرت زبیر نے ۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۵)

س : آپکو کہاں دفن کیا گیا ؟

ج : جنت البقیع شریف میں ۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۴)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکی طرف دیکھنا عبادت ہے؟

ج : حضرت علی مرتضیٰ۔ (الشرف المؤبد ص۱۱۳)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں؟

ج : حضرت علی مشکلکشا۔ (الشرف المؤبد ص۱۱۴)

س : آپ کا لقب کرّار کس نے رکھا اور کیوں رکھا۔

ج : آپ کا یہ لقب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا، کیونکہ کرّار کے معنی بار بار حملہ کرنے والے کے ہیں اور حضرت علی بھی دشمن پہ بار بار حملہ کرنے والے تھے، اس لئے آپکا یہ لقب رکھا گیا۔ (غیاث اللغات ص۳۵۸)

س : آپکی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

ج : عام الفیل کے تیس سال بعد خانۂ کعبہ میں ہوئی۔ (سیرۃ حلبی جلد اول ص۱۶۵)

س : آپ کو کس نے شہید کیا؟

ج : عبدالرحمٰن ابن ملجم نے (تاریخ الخلفاء ص۱۲۳)

س : نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

ج : حضرت حسن نے پڑھائی اور کوفہ کے دارالامارۃ میں دفن کئے گئے۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۲۳)

س : آپکی عمر مبارک کتنی ہوئی؟

ج : ترسیٹھ سال۔ (مسند امام اعظم ص۱۱۳)

س : وہ کون کون سے صحابی ہیں جن کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا، یعنی فداک ابی وامی فرمایا؟

ج : حضرت زبیر بن عوام، حضرت سعد بن وقاص اور حضرت طلحہ۔

(ابن ماجہ جلد اول ص۵۹ تا ص۶۰، نزہۃ القاری جلد اول ص۲۸۲)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکی شکل میں حضرت جبرئیل تشریف لاتے تھے؟

ج : حضرت دحیہ کلبی۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم ص۴۴۰)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکو حضرت جبرئیل نے سلام کہا؟

ج : حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ۔ (زرقانی جلد سوم ۳۱۸)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکی تنہا گواہی دو مردوں کے برابر ہے ؟

ج : حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ۔ (بخاری شریف جلد اول ۳۹۴)

س : وہ کون سے مقدس صحابی ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بیٹا بنا لیا تھا ؟

ج : حضرت زید بن حارثہ۔ (جلالین شریف ۳۵۵)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جنکو قیامت کے دن علماء کا امام بنایا جائیگا ؟

ج : حضرت معاذ بن جبل ہیں کہ قیامت کے دن سب علماء کے آگے ہوں گے۔ (کنز العمال [جلد ہفتم ۸۶)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کے جنازے پر ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے ؟

ج : حضرت سعد ابن معاذ۔ (زرقانی جلد دوم ص ۱۳۹)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کی عمر سب سے زیادہ لمبی ہوئی ؟

ج : حضرت سلمان فارسی ہیں کہ آپکی عمر ڈھائی سو سال ہوئی اور بعض نے ساڑھے تین سو سال بیان کی۔ حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ بھی پایا ہے۔ (مشکوۃ اسماء الرجال ۵۹)

س : وہ کون سے صحابی ہیں جن کا انتقال سب سے بعد میں ہوا ؟

ج : حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ۔ (مشکوۃ اسماء الرجال ۶۰، الجواہر المضیہ جلد ۴۲۶)

س : وہ کون سے تابعی ہیں جن کے ہاتھ پر صحابی مسلمان ہوئے ؟

ج : شہنشاہ حبشہ نجاشی ہیں جن کے ہاتھ پر عمرو بن عاص صحابی مسلمان ہوئے۔

س : وہ کونسی صحابیہ ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنا سلام بھجوایا ؟ [زرقانی جلد سوم ۲۲۰

ج : حضرت خدیجۃ الکبریٰ۔ (شرح سفر سعادۃ ۴۱۱)

س : وہ کون سی صحابیہ ہیں جنکو حضرت جبرئیل نے سلام کہلوایا ؟

ج : حضرت عائشہ صدیقہ۔ (شرح سفر السعادہ ۴۱۱)

س : وہ کونسی صحابیہ ہیں جنکی قبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کیلئے لیٹ گئے پھر اس صحابیہ کو اسمیں دفن کیا گیا ؟

ج : فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ (جذب القلوب ۱۰۱)

تخلیقِ انسان کا بیان

س : انسان کی تخلیق کا طریقہ کیا ہے ؟

ج : حضرت آدم اور بنی آدم دونوں کی تخلیق کے طریقے مختلف ہیں۔
حضرت آدم کی تخلیق کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مٹی کا خمیر ہوا، پھر صورت بنی، پھر اس میں رُوح ڈالی گئی ـــــ اور بنی آدم کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نطفہ تھا، پھر وہ خون کی بوند بنا، پھر گوشت کا ٹکڑا ہوا، پھر اعضا کی کلیاں پھوٹیں، پھر صورت بنی، پھر اس میں رُوح ڈالی گئی۔ (الہدایۃ المبارکہ صـ۲)

س : آدم علیہ السلام کی تخلیق میں کتنا عرصہ لگا ؟

ج : ایکسو بیس سال۔ تفصیل یہ ہے کہ حضرت عزرائیل علیہ السّلام پوری روئے زمین سے ایک مشتِ خاک اٹھا کر لے گئے۔ فرشتوں نے بحکم خداوندی اس مشتِ خاک میں پانی ملا کر گارا بنایا، وہ گارا چالیس سال تک یونہی رہا۔ پھر وہ بدبودار سیاہ ہوگیا۔ اور چالیس سال تک ایسا ہی رہا۔ اس کے بعد خداوند قدوس نے اپنے دستِ قدرت سے قالبِ آدم کو تیار کیا اور اسکی صورت بنائی۔ یہاں تک کہ وہ خشک ہو کر کھنکھنانے لگی۔ پھر اس پر انتالیس سال غم کی بارش اور ایک سال راحت و سرور کی بارش ہوئی اس کے بعد اس میں روح ڈالی گئی تو وہ ایک انسان ہوگیا۔

(روح البیان جلد اول صـ۶۸، تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ صـ۱۴۶، خازن و معالم جلد ہفتم صـ۱۵۷)

س : حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کہاں ہوئی ؟

ج : اکثر مفسرین فرماتے ہیں کہ جنت عدن میں ہوئی۔ (روح البیان جلد اول صـ۶۸)

اور کچھ حضرات فرماتے ہیں کہ مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان وادی نعمان میں ہوئی۔
(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۱۴۶، اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص۴۴۵)

س: حضرتِ حوّا کیسے اور کہاں پیدا ہوئیں؟
ج: اِس سلسلے میں دو روایتیں ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ دنیا ہی میں حضرت آدم کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں۔ دوسری روایت یہ ہے کہ جنّت عدن میں پیدا ہوئیں
(صاوی جلد سوم ص۶، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۱۵۸)

س: شکمِ مادر میں نطفہ قرار پانے کے کتنے دن بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے؟
ج: چار ماہ بعد ——— حدیث شریف میں ہے کہ مادۂ پیدائش ماں کے شکم میں چالیس روز تک نطفہ ہی رہتا ہے پھر اتنی ہی مدّت بستہ خون کی طرح۔ پھر اتنی ہی مدّت گوشت کے لوتھڑے کی طرح ——— پھر اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔
(صاوی جلد سوم ص۵)

س: کیا بچے کی پیدائش مرد و عورت دونوں کی منی سے ہوتی ہے؟
ج: ہاں بچے کی تخلیق میں مرد و عورت دونوں کے نطفے کی شمولیت ہوتی ہے؟
(خازن جلد ہفتم ص۱۵)

س: پھر بچہ کبھی باپ اور کبھی ماں کے مُشابہ کس طرح ہوتا ہے؟
ج: ماں باپ میں سے جس کی منی غالب ہو یا جسکی منی رحم میں پہلے پہونچے بچہ اس کے مشابہ ہوگا۔ یعنی یہ دونوں باتیں اگر مرد کی منی میں پائی جائیں تو بچہ باپ یا باپ کے خاندان کے مشابہ ہوگا۔ اور اگر یہ دونوں باتیں عورت کی منی میں پائی جائیں تو بچہ عورت یا عورت کے خاندان کے مشابہ ہوگا۔ (بخاری شریف جلد اول ص۴۶۹، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۱۰۲)

س: کیا بنی آدم کی تخلیق میں بھی مٹی کی آمیزش ہوتی ہے؟
ج: ہاں نطفہ جب شکمِ مادر میں قرار پاتا ہے تو جو فرشتہ رحم پر مُوکل ہے اسکی قبر کی مٹی (یعنی جہاں اسکو دفن ہونا ہے) لاکر نطفہ پر چھڑکتا ہے پھر اس نطفہ اور مٹی سے انسان کی تخلیق ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا جنکی ناف میں وہاں کی مٹی نہ ہو جہاں وہ مرے گا۔ (خازن و معالم جلد چہارم ص۲۲، فتاویٰ افریقہ ص۸۵)

س: کیا انبیاء کرام کی پیدائش اسی ناپاک نطفہ سے ہوئی؟

ج : نہیں انبیاء کرام کی تخلیق جن نطفوں سے ہوئی وہ نطفہ پاک ہے اور خود انبیاء کرام کے نطفے اور پیشاب بلکہ تمام فضلات پاک ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص۱۶۱)

س : کیا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام بھی حضرت مریم کے نطفہ سے پیدا ہوئے؟

ج : نہیں آپ صرف کلمہ کُن سے پیدا ہوئے یعنی حضرت جبرئیل کے حضرت مریم کے گریبان یا بغل میں پھونک مارنے سے پیدا ہوئے۔ (خازن جلد اول ص۳۰۱)

س : جب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام حضرت مریم کے نطفہ سے نہیں تو پھر انھیں ابن مریم کیوں کہتے ہیں؟

ج : صرف اس لئے کہتے ہیں کہ ان کے شکم سے پیدا ہوئے اور ان کے ہمشکل تھے، نہ آپ کی تخلیق اُن کے نطفہ سے ہوئی نہ ہی شکم مادر میں ماہواری کے خون سے پرورش ہوئی [(تفسیر نعیمی پارہ سوم ص۵۶۳)

س : حضرت عیسیٰ علیہ السّلام شکم مادر میں کتنے دن رہے؟ (تفسیر جمل جلد سوم ص۵۰)

ج : آٹھ ماہ

س : وہ کونسے بچے ہیں جو خانۂ کعبہ میں پیدا ہوئے؟

ج : حکیم بن حزام اور حضرت علی۔ (شرح شفا جلد اوّل ص۱۵۱)

س : حضرت حوّا کتنی بار حاملہ ہوئیں اور ان سے کتنے بچے پیدا ہوئے؟

ج : بیس بار حاملہ ہوئیں اور ہر بار میں جوڑے بچے پیدا ہو کر چالیس بچے ہوئے۔ (زرقانی جلد اوّل ص۶۴، صاوی جلد اول ص۲۴۲)

س : حضرت آدم علیہ السّلام کی وفات کے وقت ان کی اولاد کتنی تھی؟

ج : اس سلسلے میں مختلف روایتیں ہیں، بعضوں نے چالیس ہزار بتایا ہے۔ (طبقات ابن سعد جلد اول ص۲۰، خازن جلد دوم ص۲۰) بعضوں نے ایک لاکھ سے زائد۔ (صاوی جلد اول ص۱۷۶) اور بعضوں نے کہا چار لاکھ۔ (البدایہ والنہایہ جلد اوّل ص۹۶)

س : وہ کون سے انسان ہیں جو اولادِ آدم نہیں؟

ج : جنہیں اللہ تعالےٰ جنت پُر کرنے کیلئے پیدا فرمائیگا کہ یہ انسان تو ہوں گے مگر اولادِ آدم نہیں جیسے حضرت حوّا انسان ہیں مگر اولادِ آدم نہیں۔ (مرأۃ المناجیح جلد ہفتم ص۵۵)

س : طوفانِ نوح کے بعد پھر دنیا میں نسل انسانی کن سے چلی ؟

ج : حضرت نوح علیہ السّلام کے بیٹے سام ، حام ، یافث سے ۔ اس لئے اب پوری دنیا آپ ہی کی اولاد سے آباد ہے ۔ اسی بنا پر حضرت نوح علیہ السّلام کو آدم ثانی کہا جاتا ہے ۔

[فتاوی رضویہ جلد ششم ص۱۶۹ ، خزائن ص۴۵۰]

س : کس بیٹے سے کونسی نسل چلی ؟

ج : عرب ، فارس ، روم ، یہ سام کی اولاد ہیں ۔ حبشی ، سندھی اور ہندوستانی حام کی اولاد ، یاجوج ماجوج قوم ترک اور صقلاب یافث کی اولاد ہیں ۔ (صاوی جلد سوم ص۲۳)

س : ظاہری شکل وصورت میں کتنے آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ پیدا ہوئے ؟

ج : اب تک دس آدمی ایسے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے ۔ (۱) امام حسن ، (۲) امام حسین (۳) جعفر بن ابو طالب (۴) عبد اللہ بن جعفر (۵) قثم بن عباس ، (۶) ابو سفیان بن حارث (۷) مسلم بن عقیل (۸) سائب بن یزید (۹) عبد اللہ بن عامر (۱۰) کابس بن ربیعہ اور آخر زمانہ میں حضرت امام مہدی سر سے پاؤں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے ۔ (مواہب اللدنیہ جلد دوم ص۱۲۵ ، الملفوظ حصہ سوم ص۴۲)

س : وہ کون سے بچے ہیں جنہوں نے گہوارے میں کلام کیا ؟

ج : اب تک گیارہ بچوں نے کلام کیا ۔ (۱) حضرت ابراہیم علیہ السّلام (۲) حضرت یحیی علیہ السلام (۳) حضرت مریم (۴) حضرت عیسی علیہ السلام (۵) نبیٔ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم (۶) حضرت یوسف علیہ السّلام کی گواہی دینے والا بچہ (۷) حضرت جریج راہب کی گواہی دینے والا بچہ (۸) کھائی والوں کا بچہ (۹) اس لونڈی کا بچہ جس پر زمانۂ بنی اسرائیل میں زنا کی تہمت لگائی گئی تھی (۱۰) حضرت آسیہ کی خادمہ کا وہ بچہ جسے کھولتے ہوئے تیل میں ڈالا گیا ۔ (۱۱) یہود کا وہ بچہ جو اپنے ماں باپ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور حضور کو صلوٰۃ وسلام پیش کیا ۔

(زرقانی جلد اول ص۱۴۷ ، شرح شفا جلد اول ص۲۲۶)

ختنہ کا بیان

س : ختنہ کرنا کیسا ہے ؟

ج : ختنہ کرنا سنّت ہے اور یہ شعارِ اسلام ہے ۔ (درمختار مع ردالمحتار جلد پنجم ص ۴۹۵)

س : ختنہ کا مستحب وقت کیا ہے ؟

ج : سات سال سے بارہ سال تک ۔ بعض حضرات پیدائش کے ساتویں دن سنت کہتے ہیں [عالمگیری جلد چہارم ص ۱۱۲ ، الکلام الاوضح ص ۱۳۸]

س : سب سے پہلے ختنہ کس نے کیا ؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے کیا پھر حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے حضرت اسحٰق علیہ السّلام کا اُن کی پیدائش کے ساتویں دن اور حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کا تیرہویں برس میں ۔ ختنہ کیا ۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنین کریمین کا ان کی پیدائش کے ساتویں دن ختنہ کیا ۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۷۳ ، خازن جلد اوّل ص ۸۹)

س : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس عمر میں اپنا ختنہ کیا ؟

ج : اسّی سال کی عمر میں ۔ (خازن جلد اول ص ۸۹)

س : کیا اس سے پہلے ختنہ کا حکم نہیں تھا ؟

ج : نہیں ۔ (خازن جلد اول ص ۸۹ ، تفسیر ابن جریر جزء اول ص ۴۴۱)

س : تو کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے انبیاء کرام غیر مختون رہے ؟

ج : نہیں وہ ختنہ شدہ پیدا ہوئے تھے ۔ (سیرۃ حلبی جلد اوّل ص ۶۳ ، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۳۷۳)

س : کتنے انبیاء مختون پیدا ہوئے ؟

ج : سترہ انبیاء مختون پیدا ہوئے ۔ (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت شیث

(۳) حضرت ادریس (۴) حضرت نوح (۵) حضرت یوسف (۶) حضرت موسٰی (۷) حضرت شعیب (۸) حضرت زکریا (۹) حضرت یحیٰی (۱۰) حضرت صالح (۱۱) حضرت لوط (۱۲) حضرت ہود (۱۳) حضرت سلیمان (۱۴) حضرت حنظلہ (۱۵) حضرت سام (۱۶) حضرت عیسٰی علیہم الصلوٰۃ والسّلام (۱۷) خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

(زرقانی جلد اوّل صـ۱۲۶، درمختار مع ردالمحتار جلد پنجم صـ۲۹۶، سیرۃ حلبی جلد ۱ صـ۶۲۳)

زبانوں کا بیان

س : تمام زبانوں میں کونسی زبان افضل ہے؟

ج : تمام زبانوں میں عربی زبان افضل ہے۔ (عالمگیری جلد چہارم صـ۱۲۳)

س : جنت میں کونسی زبان بولی جائیگی؟

ج : عربی زبان۔ (عالمگیری جلد چہارم صـ۱۲۳)

س : کتنے انبیاء کی زبان عربی تھی؟

ج : صرف پانچ نبیوں کی زبان عربی تھی۔ (۱) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام (۲) حضرت ہود علیہ السلام (۳) حضرت صالح علیہ السّلام (۴) حضرت شعیب علیہ السلام (۵) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (بستان العارفین صـ۱۰)

س : قبر میں منکر نکیر کا سوال کس زبان میں ہوگا؟

ج : سریانی زبان میں ہوگا۔ (الاریز صـ۱۲۵، الملفوظ حصہ چہارم صـ۱۰)

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عربی زبان میں ہوگا۔ (فتاوٰی حدیثیہ صـ۷)

س : مردے کس زبان میں جواب دیں گے؟

ج : سریانی ہی زبان میں جواب دیں گے۔ (الابریز صفحہ ۱۲۸)

س : عربی زبان کی ابتدا کس سے ہوئی ؟

ج : حضرت آدم علیہ السّلام سے ہوئی وہ جنت میں عربی بولتے تھے، زمین پر تشریف لانے کے بعد سریانی بولنے لگے۔ پھر قبولِ توبہ کے بعد زبان عربی ہوگئی۔ اگرچہ عام طور پر مشہور یہ ہے کہ عربی زبان حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے ظاہر ہوئی۔ اور انھوں نے یہ زبان جرہم اور اس کے بھائی قطورا سے سیکھی یہ حضرات عربی بولتے تھے۔

(تفسیر عزیزی جلد اول صفحہ ۱۶۴، البدایہ والنہایہ جلد اوّل صفحہ ۱۲)

س : سریانی زبان کی ابتدا کس سے ہوئی ؟

ج : حضرت آدم علیہ السّلام سے ہوئی۔ آپ کی اور آپ کی اولاد اور اکثر انبیاء کرام کی زبان سریانی ہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو تمام چیزوں کے نام سریانی زبان ہی میں سکھائے تھے تاکہ فرشتے سمجھ نہ سکیں۔ (الابریز صفحہ ۱۲۷)

س : اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو کتنی زبانوں کا علم دیا تھا ؟

ج : سات لاکھ زبانوں کا علم دیا تھا، آپ تمام زبانیں جانتے تھے۔ مثلاً عربی، فارسی، رومی، سریانی، یونانی وغیرہ۔ (روح البیان جلد اول صفحہ ۷۹)

س : طوفانِ نوح کے بعد پھر عربی زبان کی ابتدا کن سے ہوئی ؟

ج : سام بن نوح کی اولاد نے اللہ تعالیٰ کے الہام سے اس زبان کو ایجاد کیا، انھیں سے اس کی ابتدا ہوئی۔ (جذب القلوب صفحہ ۵)

س : عبرانی زبان کی ابتدا کس سے ہوئی ؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے ہوئی۔ واقعہ یہ ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی زبان سریانی تھی۔ جب آپ نمرود کے شر کی وجہ سے بحکم الٰہی دریائے فرات پار کر کے مُلک شام تشریف لائے تو نمرود نے حضرت کی تلاش میں سپاہی بھیج دیئے۔ کہ جو شخص بھی سریانی زبان میں کلام کرتا ہو اُسے گرفتار کرلیں۔ جب نمرود کے آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچے تو قدرتِ الٰہی سے آپ کی زبان بدل گئی اور آپ سریانی

کے بجائے عبرانی بولنے لگے۔ اُنھوں نے جب دیکھا کہ آپ عبرانی بول رہے ہیں تو کوئی تعرض نہ کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس زبان کی تعلیم چونکہ دریائے فرات عبور کرنے کے بعد ہوئی تھی اس لئے اسکو عبرانی کہتے ہیں۔ (شرح شفا جلد ا صفحہ ۴۹، طبقات ابن سعد جلد ا صفحہ ۲۸)

س : حضرت یوسف علیہ السلام کتنی زبان جانتے تھے؟

ج : چھتیس سو زبانیں جانتے تھے۔ نو سو زمین کی، نو سو آسمان کی، نو سو پرندوں کی اور نو سو کیڑوں مکوڑوں کی۔ (تفسیر نعیمی پ ۱۲ صفحہ ۴۲۹)

س : اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کس زبان میں کلام فرمایا؟

ج : پہلے تمام زبانوں میں کلام فرمایا۔ پھر حضرت موسیٰ نے عرض کیا میرے مولیٰ میں ان زبانوں کو نہیں سمجھتا۔ تب ربّ ذوالجلال نے اُن کی زبان میں کلام فرمایا (تفسیر نعیمی پ ۶ صفحہ ۹۵)

س : حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے کتنے کلمات سماعت کیے؟

ج : بارہ سو کلمات اور آپنے ہمہ تن گوش ہو کر بدن کے ہر ہر رونگٹے سے یہ کلمات سماعت فرمائے (خازن جلد رابع صفحہ ۲۱۲، تفسیر نعیمی پ ۹ صفحہ ۲۰)

س : فارسی زبان کی ابتدا کس سے ہوئی؟

ج : حضرت نوح علیہ السلام کے پر پوتے فارس بن عامور بن یافث بن نوح علیہ السلام سے اس کی ابتدا ہوئی۔ (عمدۃ القاری جلد ہفتم صفحہ ۱۰۵)

نوٹ : طوفانِ نوح کے بعد آپ کی اولاد میں بہتر ۷۲ زبانیں بولی جاتی تھیں۔

(جذب القلوب صفحہ ۵۱)

س : اُردو زبان کی ابتدا کب سے ہوئی؟

ج : ۱۰۲۷ھ سے ہوئی، لاہور میں پیدا ہوئی، قدیم پنجابی زبان اسکی ماں ہے۔ بعضوں نے کہا ۱۱۰۰ھ سے ہوئی۔ (داستان زبان اُردو صفحہ ۹۶)

جنّات کا بیان

س : جنّات کی حقیقت کیا ہے ؟

ج : وہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ان میں بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں اختیار کرلیں، انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح واجسام والے ہیں۔ اُن میں توالد وتناسل بھی ہوتا ہے، کھاتے، پیتے، مرتے، جیتے بھی ہیں۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۴۶)

س : کیا ان میں مومن وکافر دونوں ہوتے ہیں ؟ [(بہار شریعت حصّہ اول ص ۲۴)

ج : ہاں دونوں ہوتے ہیں۔ لیکن کفار کی تعداد زیادہ ہے۔ (بہار شریعت حصّہ اول ص ۲۴)

: کیا ان میں بھی مختلف مذہب کے ماننے والے ہوتے ہیں ؟

ج : ہاں انسان کیطرح ان میں بھی مسلمان، یہودی، نصرانی، مجوسی، مشرک وغیرہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح سنّی رافضی، خارجی، جبریہ، قدریہ، بدعتی وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ (خازن جلد ششم ص ۴۰، جلد سابع ص ۱۳۳)

س : کیا جنّوں میں بھی کوئی نبی ہوا ہے ؟

ج : نہیں نبوت صرف بشر ہی کے ساتھ مختص ہے، کوئی جن نبی نہیں ہوا۔ عمدۃ القاری جلد ۷ ص ۲۸۸

س : کیا انسان کی طرح جن کو بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے ؟

ج : ہاں انسان کی طرح انھیں بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ (تکمیل الایمان ص ۹)

س : کیا جنّات کو بھی جنت نصیب ہوگی ؟

ج : اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں۔ امام اعظم فرماتے ہیں کہ نہیں، جنّت صرف انسانوں کیلئے ہے، صاحبین فرماتے ہیں کہ نصیب ہوگی۔ (شرح فقہ اکبر بحر العلوم ص ۶۷ عمدۃ القاری جلد ہفتم ص ۲۸)

ایک قول یہ ہے کہ جنات میں سے جو مومن ہے وہ جنّت کے آس پاس مکانوں میں رہیں گے، جنت میں صرف سیر کو آیا کریں گے۔ (عمدۃ القاری جلد ہفتم ص ۲۸، الملفوظ حصہ چہارم ص ۸۰)

شیاطین کا بیان

س: شیاطین کی حقیقت کیا ہے؟
ج: وہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت دی ہے کہ جو شکل چاہیں اختیار کرلیں۔ شریر جنوں کو شیاطین کہتے ہیں۔ (خازن جلد دوم صفحہ ۱۷۶)

س: کیا ابلیس قوم جن میں سے ہے؟
ج: ہاں یہی مشہور اور حق ہے۔ (قرآن مقدس، تکمیل الایمان صفحہ ۱)
س: ابلیس کا اصل نام کیا تھا؟
ج: پہلے آسمان میں اس کا نام عابد، دوسرے میں زاہد، تیسرے میں عارف، چوتھے میں ولی، پانچویں میں تقی، چھٹے میں خازن، ساتویں میں عزازیل اور لوحِ محفوظ میں ابلیس تھا۔ (صاوی جلد اول صفحہ ۲۲)
س: ابلیس جنت میں خزانچی کتنے سال رہا؟
ج: چالیس ہزار سال۔ (صاوی جلد اول صفحہ ۲۲)
س: ابلیس نے عرشِ اعظم کا طواف کتنے سال تک کیا؟
ج: چودہ ہزار سال۔ (صاوی جلد اول صفحہ ۲۲)
س: ابلیس فرشتوں کے ساتھ کتنے دنوں تک رہا؟
ج: اسّی ہزار سال ــــ اور بیس ہزار سال تک ملائکہ کو وعظ و نصیحت کرتا رہا اور تیس

ہزار سال تک ملائکہ کرّوبین کا سردار رہا۔ اور ایک ہزار سال تک ملائکہ رُوحانین کا سردار رہا۔ (صاوی جلد اوّل ص۲۲)

س: پھر ابلیس مردود بارگاہ کیوں ہوا جب کہ وہ معلم الملکوت تھا؟

ج: حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے۔ (خازن جلد دوم ص۱۷۶)

س: ابلیس نے مردود بارگاہ ہونے سے قبل کتنے دنوں تک اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت کی؟

ج: پچاس ہزار سال تک ـــــــ یہاں تک کہ اگر اس کے سجدوں کو پھیلا دیا جائے تو زمین و آسمان میں کوئی جگہ باقی نہ رہے (زرقانی جلد اوّل ص۵۹)

س: کیا ابلیس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

ج: ہاں اگر حضرت آدم کو سجدہ کرلے ـــــــ روایت میں ہے کہ ایک دن ابلیس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگا کہ حضور میں بہت بڑا گنہگار ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے آپکو کلیم بنایا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ خدا کی بارگاہ میں توبہ کرلوں۔ آپ میرے لئے خدا کی بارگاہ میں سفارش کریں تاکہ اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرمالے۔ حضرت موسیٰ نے دعا کی تو حق تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی اے موسیٰ ابلیس کی توبہ تمہاری سفارش سے قبول کروں گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ابلیس حضرت آدم کی قبر کو سجدہ کرلے۔ ابلیس نے سن کر کہا جب آدم کی زندگی میں سجدہ نہ کیا تو اب مرنے کے بعد کیا سجدہ کروں۔

دوسری روایت میں ہے کہ ابلیس کے ایک لاکھ سال تک دوزخ میں جلنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے نکالے گا۔ اور میدانِ قیامت میں حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے کھڑا کرے گا۔ اور اس سے کہا جائیگا کہ حضرت آدم کو سجدہ کرلے، تیری خطا معاف ہے۔ تب بھی وہ سجدہ کرنے سے انکار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ڈالدے گا۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۱۵۸، روح البیان جلد اوّل ص۲)

س: کیا شیاطین اب بھی آسمان پر جاتے ہیں؟

ج: نہیں۔ پہلے شیاطین آسمانوں میں داخل ہو جاتے تھے اور وہاں کی خبریں کاہنوں

کے پاس پہونچاتے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو تین آسمانوں پر جانے سے روک دیئے گئے۔ پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تو سارے آسمانوں پر جانے سے روک دیئے گئے۔ (مواہب لدنیہ جلد اول صفحہ ۳۹۸)

س : کیا شیاطین آپس میں شادی بیاہ کرتے ہیں ؟

ج : ہاں شادی بیاہ کرتے ہیں اور ان میں توالد و تناسل کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

(خازن جلد چہارم صفحہ ۱۰۶، عمدۃ القاری جلد ہفتم صفحہ ۲۷)

حیوانات کا بیان

س : اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس جانور کو پیدا کیا؟

ج : سب سے پہلے مچھلی کو پیدا فرمایا۔ (حیاۃ الحیوان جلد دوم صفحہ ۳۰۲)

س : جانوروں میں بعض اہلی اور بعض وحشی کیسے ہوئے ؟

ج : جب حضرت آدم علیہ السلام تمام روئے زمین کے خلیفہ بنائے گئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام زمین پر تشریف لائے اور آپ نے تمام روئے زمین کے جانوروں کو آواز دی کہ اللہ نے تم پر خلیفہ مقرر کیا ہے۔ اُن کے حکم کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔ اس آواز پر تمام دریائے جانوروں نے اپنا اپنا سر پانی سے نکال کر اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا۔ اور خشکی کے تمام جانور حضرت آدم کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر حضرت آدم نے ہر جانور کو قریب بلا کر اس پر اپنا ہاتھ رکھنا شروع کیا۔ جو جانور حضرت آدم کے قریب آئے اور ان پر آپ کا ہاتھ پہونچا وہ اہلی ہوئے جیسے گھوڑا، بکری، کتا، اونٹ، بلی وغیرہ۔ اور جو جانور دور رہے، ان پر آپ کا ہاتھ نہیں پہنچا وہ وحشی ہوئے۔ جیسے نیل گائے، ہرن، خرگوش وغیرہ۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صفحہ ۱۷۱)

نوٹ: گھروں میں رہنے والے جانوروں کو اہلی اور آدمیوں سے دور بھاگنے والے جانوروں کو وحشی کہتے ہیں۔

س: کن جانوروں کی قربانی جائز ہے؟

ج: تین قسم کے جانوروں کی قربانی جائز ہے۔ (۱) اونٹ (۲) گائے (۳) بکری۔ بھینس گائے میں داخل۔ اور بھیڑ اور دنبہ بکری میں داخل ہیں۔ اُن کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔
(عالمگیری جلد چہارم صفحہ ۸)

س: وہ کونسا جانور ہے جس کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے؟

ج: اونٹ، کہ اس کا گوشت کھانے کے بعد وضو کر لینا مستحب ہے۔ (در مختار و رد المحتار جلد ۱ صفحہ ۶۳)

س: جانوروں میں عادۃً حمل کی مدت کیا ہے؟

ج: ہاتھی میں حمل کی مدت گیارہ ماہ اور اونٹ گھوڑے گدھے میں ایک سال اور گائے بھینس میں نو ماہ اور بکری میں پانچ ماہ، بلی میں دو ماہ، کتے میں چالیس دن اور تمام پرندوں کے لئے اکیس دن ہے۔ (رد المحتار جلد پنجم صفحہ ۲۳۲)

س: کیا جانوروں کو بھی ماہواری کا خون آتا ہے؟

ج: ہاں تین جانوروں کو آتا ہے۔ خرگوش، بجو، چمگادڑ۔ (حیات الحیوان جلد اوّل صفحہ ۱۰، حاشیہ کنز الدقائق صفحہ ۱۲)

س: کن جانوروں کا گوشت کھانا حرام و ممنوع ہے؟

ج: سب کی تفصیل تو دشوار ہے البتہ کچھ اصول بیان کئے جاتے ہیں جن سے جزئیات معلوم ہو سکتے ہیں ——— (۱) ہر وہ جانور جو کیلے سے شکار کرتا ہو اس کا کھانا حرام ہے جیسے شیر، گیدڑ، لومڑی، بجو وغیرہ (۲) ہر وہ پرندہ جو پنجہ سے شکار کرتا ہو اس کا کھانا حرام ہے۔ جیسے شکرا، باز، چیل، حشرات الارض وغیرہ۔ (۳) اسی طرح وہ سارے جانور حرام و ممنوع ہیں جن کے گوشت سے انسانی جسم کو ضرر پہونچے۔ یا وہ جانور ایسا ہو کہ خود اُن کی غذا غلاظت و گندگی ہو اور شریف الطبائع کو ان کے کھانے سے انقباض ہو۔ اس اصول کے تحت تمام حشرات الارض، زہریلے جانور، غلیظ اور مردار خور چرند و پرند سب حرام و ممنوع ہیں۔ (۴) اسی طرح وہ جانور جو جسم میں کسی حسی خرابی کا سبب تو نہیں بنتے

مگر وہ خبیث النفس اور موذی صفت ہیں۔ ان کے کھانے سے بھی منع کیا گیا ہے جیسے سانپ، بچھو، کچھوا وغیرہ۔ (ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۱۷۱، مقدمہ فتاویٰ رضویہ و فتاویٰ رضویہ جلد ۸ صفحہ ۳۱۶)

س : جن جانوروں کو بتوں کے نام پر چھوڑا گیا ہو اس کا گوشت کھانا کیسا ہے؟

ج : اگر اس کو مسلمان خرید کر ذبح کرے تو اس کا کھانا حلال ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم صفحہ ۳۳۸)

س : وہ کونسا جانور ہے جس کے پالنے پر نامۂ اعمال سے دس نیکیاں کم ہو جاتی ہیں؟

ج : کتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے جو کتا پالے روزانہ اسکی نیکیوں میں سے دو قیراط کم ہوں۔ صرف دو قسم کے کتوں کی اجازت ہے۔ ایک شکاری کتا اس کیلئے جسے کھانے یا دوا وغیرہ منافع صحیحہ کیلئے شکار کی حاجت ہو۔ دوسرا وہ کتا جو کھیتی یا گھر وغیرہ کی حفاظت کیلئے ہو اور حفاظت کی واقعی حاجت بھی ہو۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۴۵۹، فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ نصف اول صفحہ ۱۹۶)

س : وہ کونسا جانور ہے جس کے مارنے پر ثواب ہے؟

ج : چھپکلی یا گرگٹ ہے۔ حدیث شریف میں ہے جو شخص گرگٹ یا چھپکلی کو پہلی ضرب میں مارے گا تو اس کے نامۂ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور دوسری ضرب میں اس سے کم اور تیسری ضرب میں اس سے بھی کم۔ (مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۵)

س : کن جانوروں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے؟

ج : چیونٹی، شہد کی مکھی، مینڈک، لٹورا، ہدہد۔ (ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۳۵۸، حیات الحیوان جلد دوم صفحہ ۵۶)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جانوروں کو مارنے کی تاکید فرمائی ہے؟

ج : چھ قسم کے جانوروں کو مارنے کی تاکید فرمائی ہے۔ (۱) کاٹ کھانے والا کتا، (۲) چوہا (۳) بچھو (۴) چیل (۵) کوا (۶) سانپ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف اول صفحہ ۱۰۱)

س : کیا جانوروں میں بھی فاسق ہوتے ہیں؟

ج : ہاں حدیث شریف میں کچھ جانوروں کو فاسق کہا گیا ہے۔ جیسے کوا، چیل، چوہا، بچھو، کٹکھنا کتا، چھپکلی وغیرہ۔ (مسلم شریف جلد اول صفحہ ۳۱۸)

س : وہ کونسا پرندہ ہے جس کی عمر ایک ہزار سال تک ہوتی ہے؟

ج : گدھ۔ (حیات الحیوان جلد دوم صفحہ ۳۴۹)

س : وہ کونسا جانور ہے جو آتش نمرود کو (جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ڈالے گئے تھے) اپنے منھ میں پانی لیکر بجھا رہا تھا؟

ج : مینڈک۔ (حیاۃ الحیوان جلد دوم صـ۵۶)

س : وہ کونسا پرندہ ہے جو آتش نمرود میں اپنی چونچ سے پانی کا قطرہ ڈال رہا تھا تاکہ آگ بجھ جائے اور اللہ کے خلیل کو نقصان نہ پہونچے؟

ج : ہدہد۔ (تفسیر نعیمی پارہ ہشتم صـ۱۹۹)

س : وہ کونسا پرندہ ہے جو زمین کے اندر کا پانی اوپر سے دیکھ کر بتا دیتا ہے کہ یہاں پانی اتنے فٹ پر نکلے گا؟

ج : ہدہد۔ (قصص الانبیاء صـ۲۱۶)

س : وہ کونسا پرندہ ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس خبر لایا تھا کہ یمن کی حکمراں ایک عورت ہے؟

ج : ہدہد (قرآن مقدس سورہ نمل)

س : وہ کونسا جانور ہے جو آتش نمرود میں پھونک مار رہا تھا تاکہ اللہ کے خلیل کیلئے آگ بھڑک اٹھے اور آپ کو تکلیف پہنچے؟

ج : وہ جانور گرگٹ یا چھپکلی ہے۔ (خازن جلد چہارم صـ۲۴۴)

س : وہ کونسا پرندہ ہے جو آدمی کو نماز کیلئے بیدار کرتا ہے اور اللہ کے رسول نے اُسے بُرا کہنے سے منع فرمایا؟

ج : وہ پرندہ مُرغ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صـ۳۶۱)

س : وہ کونسا جانور ہے جو کبھی پانی نہیں پیتا؟

ج : شترمرغ اور گوہ (حیاۃ الحیوان جلد ۲ صـ۳۵۷)

س : کونسا پرندہ اللہ کا لشکر ہے؟

ج : ٹڈی اللہ کا لشکر ہے۔ اس کے سینے پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے نحن جند اللہ الاعظم (حیاۃ الحیوان جلد اول صـ۲۳۴)

س : کیا جنت میں جانور بھی داخل ہوں گے ؟

ج : ہاں جنت میں دس جانور داخل ہوں گے۔ (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا براق (۲) حضرت صالح علیہ السّلام کا ناقہ (۳) حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا گئوسالہ (۴) حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کا مینڈھا (۵) حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی گائے (۶) حضرت یونس علیہ السّلام کی مچھلی (۷) حضرت عُزیر علیہ السّلام کا دراز گوش (۸) حضرت سلیمان علیہ السّلام کی چیونٹی۔ (۹) بلقیس کا ہدہد (۱۰) اصحاب کہف کا کُتّا۔ (الاشباہ والنظائر وحموی شرح اشباہ صفحہ ۵۴۳)

س : کیا ان جانوروں کے علاوہ بھی کچھ جانور جنّت میں داخل ہوں گے ؟

ج : ہاں جیسے مور، گھوڑا اور وہ جانور جو دیکھنے میں خوبصورت ہے یا وہ پرندہ جس کی آواز سُریلی اور اچھی ہے۔ یا وہ جانور جن کا گوشت جنّتیوں کو مرغوب ہوگا۔ اہل جنت کی غذا کے واسطے جنّت میں جائیں گے۔ (تفسیر عزیزی پ ۳۰ صفحہ ۶۳)

س : کیا کچھ جانور جہنّم میں بھی جائیں گے ؟

ج : ہاں وہ جانور جو موذی ہیں جیسے سانپ بچھو وغیرہ جہنّم میں کافروں کو عذاب دینے کیلئے جائیں گے۔ ان کو خود کوئی تکلیف نہ ہوگی جس طرح عذاب کے فرشتوں کو کوئی تکلیف ہوگی۔ (تفسیر عزیزی پارہ تیس صفحہ ۶۳، الملفوظ حصّہ چہارم صفحہ ۱۰)

س : باقی جانور کہاں جائیں گے ؟

ج : مٹی کر دیئے جائیں گے۔ ان کو مٹی ہوتا دیکھکر کفار کہیں گے کاش ہم بھی انھیں کے مانند مٹی ہو جاتے۔ (الملفوظ حصّہ چہارم صفحہ ۱۰)

زمین کا بیان

س : سب سے پہلے زمین کا کون سا حصہ بنا ؟

ج : وہ حصہ بنا جہاں ابھی خانۂ کعبہ ہے جسے خداوند قدوس نے زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل بنایا پھر وہیں سے ساری زمین پھیلائی گئی۔ (خازن جلد اول صفحہ ۹۴)

س : زمین کا وہ کون سا حصہ ہے جو ساری زمین سے افضل ہے ؟

ج : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربتِ اطہر یعنی زمین کا وہ حصہ جو آپ کے جسمِ انور سے متصل ہے، خانۂ کعبہ بلکہ عرشِ اعظم سے بھی افضل ہے۔

(ردالمحتار جلد دوم صفحہ ۲۶۳ ، زرقانی جلد اول صفحہ ۳۲۶ ، جذب القلوب صفحہ ۱۱)

س : زمین و آسمان میں پہلے کس کی تخلیق ہوئی ؟

ج : زمین کی۔ (فتاوی حدیثیہ صفحہ ۱۵ ، زرقانی جلد اول صفحہ ۴۴)

س : زمین و آسمان میں کون افضل ہے ؟

ج : زمین افضل ہے کیونکہ آسمان اگرچہ فرشتوں کا مسکن ہے اور گناہوں کا محل نہیں لیکن زمین حضرات انبیاء علیہم السلام خصوصاً ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن اور مدفن ہے۔ (جذب القلوب صفحہ ۱۱)

س : زمین و آسمان کی تخلیق کس دن ہوئی ؟

ج : اتوار کے دن زمین و آسمان کے مادے بنائے گئے۔ پیر کے دن ساتوں طبق زمین بنی، منگل کے دن پہاڑوں کی تخلیق ہوئی، دریا اور چشمے جاری کئے گئے بدھ کے دن تمام درخت اور وحشی جانور بنائے گئے، پھر جمعرات کے دن ساتوں

آسمان کی تخلیق ہوئی اور جمعہ کے دن چاند، سورج، ستارے بنائے گئے اور جمعہ ہی کے دن ہر آسمان پر فرشتے بھی مقرر کیے گئے اسی دن عصر و مغرب کے درمیان حضرت آدم علیہ السلام کی بھی تخلیق ہوئی۔

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صـ۱۳۶، خازن جلد ششم صـ۸۸)

بعض روایت میں ہے کہ خداوند قدوس نے اتوار اور پیر کے دن زمین کے مادے کو پیدا کیا پھر دو دن میں آسمان اور آسمان کی ساری چیزوں کو پیدا کیا پھر دو دن میں زمین کو پھیلایا اور زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں اس طرح کل چھ دن ہوئے۔ (جمل جلد اول صـ۳۶، صاوی جلد ۴ صـ۱۷)

س : زمین کے طبقات کتنے ہیں ؟

ج : سات ہیں۔ (خازن جلد ہفتم صـ۲۶)

س : کیا ان طبقات کے مابین فاصلہ ہے ؟

ج : نہیں بلکہ بعض بعض کے اوپر ہے ان کے درمیان کوئی فرجہ نہیں ہے۔

(غرائب القرآن پ۲۸ صـ۹۵)

س : ہر طبقہ کی موٹائی کتنی ہے ؟

ج : پانچسو برس کی راہ۔ (تفسیر ابن جریر پ۲۸ صـ۹۹)

س : زمین کا پھیلاؤ کتنا ہے ؟

ج : کل روئے زمین کا پھیلاؤ پانچسو سال کی مسافت ہے جسکے تین سو حصوں میں پانی ہی پانی ہے اور ایک سو نوّے حصوں میں یاجوج ماجوج آباد ہیں باقی رہ گئے دس حصے جن کے سات حصوں میں حبشی لوگ آباد ہیں اور تین حصوں میں ان کے علاوہ باقی مخلوق آباد ہے۔ (صاوی جلد سوم صـ۲۳)

س : کیا زمین متحرک ہے ؟

ج : نہیں زمین و آسمان دونوں ساکن ہیں البتہ ستارے متحرک ہیں (فتاوی رضویہ جلد ۹ صـ۱۰)

س : حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے زمین میں کون سی مخلوق آباد تھی۔ ؟

ج : جنات : (روح البیان جلد اول صـ۴۴، الملفوظ حصہ اول صـ۴۲)

س : یہ پیدائشِ آدم سے کتنے سال پہلے آباد تھے ؟
ج : دو ہزار سال پہلے آباد تھے، جب انہوں نے زمین میں ناحق قتل و غارت گری شروع کی اور فتنہ و فساد پھیلانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی ایک جماعت بھیجی جنہوں نے مارپیٹ کر انہیں پہاڑوں اور جزیروں کی طرف بھگا دیا۔

(البدایہ والنہایہ جلد اول صفحہ ، خزائن العرفان صفحہ)

س : یہ کتنا عرصہ زمین پر رہے ؟
ج : ساٹھ ہزار برس۔ (الملفوظ حصہ اول صفحہ)
س : اب تک پوری روئے زمین پہ کتنے بادشاہوں نے حکومت کی ؟
ج : اب تک چار ایسے بادشاہ گزرے ہیں جو پوری دُنیا پہ حکمراں تھے، دو مومن حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علیہ السلام۔ اور دو کافر نمرود اور بخت نصر، پھر عنقریب پانچویں بادشاہ اس اُمت میں ہونے والے ہیں جن کا نام امام مہدی ہے ان کی حکومت بھی تمام روئے زمین پر ہوگی۔

(خازن جلد اول صفحہ ۲۳ ، تکمیل الایمان صفحہ)

س : وہ حضرات کون ہیں جن کے مرنے کے بعد انہیں مٹی نہیں کھاتی ؟
ج : وہ آٹھ قسم کے لوگ ہیں :
(۱) انبیائے کرام۔ (۲) شہدائے عظام۔ (۳) عالمِ دین۔ (۴) اولیائے کرام (۵) حفاظِ کرام بشرطیکہ قرآن کے مطابق عمل کرتے ہوں۔ (۶) وہ لوگ جو کثرت سے درود شریف پڑھتے رہے۔ (۷) وہ اجسام جو کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کیئے ہوں۔ (۸) وہ موذّنین جو بلا اُجرت اذان دیا کرتے ہوں، اُن کے بدن کو زمین نہیں کھاتی۔ (الملفوظ حصہ چہارم صفحہ ۶)
س : کیا وجہ ہے کہ زمین پانی، تیل اور سیّال چیزوں کو جذب کر لیتی ہے لیکن خون کو جذب نہیں کرتی ؟
ج : ایک روایت میں ہے کہ جب قابیل نے ہابیل کے قتل سے انکار کیا اور یہ کہا کہ

اگر ہم نے قتل کیا ہے تو اس کا خون کہاں ہے تو اس کے بعد ہی سے اللہ تعالیٰ نے زمین پر خون کا جذب کرنا حرام کر دیا تاکہ قاتل انکار نہ کر سکے۔ (روح البیان جلد ۱ صہ ۵۵۶)

س : زمین میں زلزلہ کیسے ہوتا ہے؟ [صاوی جلد ۱ صہ ۲۴۳]

ج : جب زمین میں کثرت سے گناہ ہونے لگتے ہیں تو رب تعالیٰ غافل بندوں کو آگاہ کرنے کے لئے فرشتوں کو زمین میں حرکت دینے کا حکم دیتا ہے تو فرشتے تیز اور طاقتور ہوا زمین میں داخل کر دیتے ہیں جس کی حرکت سے زمین ہلنے لگتی ہے اُسی کو زلزلہ کہتے ہیں۔ (فتاویٰ عزیزی جلد دوم صہ ۱۲۵)

امام اہلسنت فاضل بریلوی فرماتے ہیں اصلی سبب گناہ ہے۔ پیدا یوں ہوتا ہے کہ ایک پہاڑ جس کا نام قاف ہے تمام زمین کو محیط ہے اور اسکی ریشے زمین کے اندر سب جگہ پھیلے ہوئے ہیں جیسے بڑے درخت کی جڑیں دور تک اندر اندر پھیلتی ہیں جس زمین میں زلزلہ کا حکم ہوتا ہے وہ پہاڑ اپنے اس جگہ کے ریشے کو جنبش دیتا ہے پھر زمین ہلنے لگتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوازدہم صہ ۱۸۹)

پانی کا بیان

س : دُنیا کے تمام پانیوں میں افضل کون سا پانی ہے ؟

ج : وہ پانی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتِ مُبارک سے نکلا وہ دُنیا کے تمام پانیوں سے افضل ہے۔ یہاں تک کہ آبِ زمزم اور آبِ کوثر سے بھی افضل ہے۔
(الاشباہ والنظائر صـ۳۹۷ ، فتاویٰ رضویہ جلد اول صـ۵۹۳)

س : آبِ کوثر افضل ہے یا آبِ زمزم ؟

ج : آبِ کوثر۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اول صـ۵۹۵)

س : وہ کون سا پانی ہے جسے منافق کبھی شکم سیر ہو کر نہیں پی سکتا ۔ ؟

ج : آبِ زمزم ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مومن اور منافق کے درمیان علامت قرار دیا ہے کہ منافق کبھی شکم سیر ہو کر نہیں پی سکتا۔ (عمدۃ القاری جلد چہارم صـ۶۴۶)

س : وہ کون سا پانی ہے جس سے گندگی دُور کرنا گناہ ہے ؟

ج : آبِ زمزم۔ (ردالمحتار جلد دوم صـ۲۶۳)

س : وہ کون سا پانی ہے جو قیامت کے دن نیکیوں کے پلّے میں تولا جائے گا ؟

ج : وضو کا پانی۔ (ترمذی شریف جلد اول صـ۱۸)

س : پانی کا رنگ کیسا ہے ؟

ج : میلا مائل بیک گونہ سوادِ خفیف۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اول صـ۵۹۳)

س : کیا انبیائے کرام کے وضو یا غسلِ جنابت کے پانی سے پاکی حاصل کرنا جائز ہے ؟

ج : ہاں ہمارے حق میں دونوں طاہر و مطہر ہیں ان سے وضو اور غسل دونوں ہو جائے گا
(فتاویٰ رضویہ جلد اول صـ۲۴۹)

س : کس پانی کو کھڑے ہوکر پینے کا حکم ہے ؟

ج : زمزم شریف اور وضو کا بچا ہوا پانی۔ (ردالمحتار جلد اول ص۹۱)

س : وہ کون سا پانی ہے جو کھانے کی جگہ کھانا اور دوا کی جگہ دوا کا کام کرتا ہے۔ ؟

ج : زمزم شریف ہے کہ اس کے پینے کے بعد نہ کسی غذا کی ضرورت نہ دوا کی (عمدۃ القاری جلد چہارم ص۶۲۵)

س : سمندر کتنے ہیں ؟

ج : سات سمندر مشہور ہیں مگر ان میں پانچ زیادہ بڑے ہیں :

(۱) بحرِ ہند (۲) بحرِ اوقیانوس (۳) بحرِ شام (۴) بحرِ نیطس (۵) بحرِ جرجان۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص۶۶)

س : طوفانِ نوح کس جگہ آیا تھا ؟

ج : تمام رُوئے زمین پر۔ (تفسیر نعیمی ۱۱پ ص۴۴)

س : اس طوفان میں پانی سطحِ زمین سے کتنا بلند تھا ؟

ج : زمین کے اونچے پہاڑ سے تیس گز بلند تھا۔ (الملفوظ حصہ اول ص۴۳)

س : کیا سمندر کے نیچے آگ ہے ؟

ج : ہاں سمندر کے نیچے آگ ہے اس لئے بغیر حاجت صحیح سمندر میں سوار ہونا منع ہے۔ فتاوی رضویہ جلد اول ص۴۴۳

س : کیا قیامت کے دن سمندر کو آگ بنا دیا جائے گا ؟

ج : ہاں روز قیامت اللہ تبارک وتعالیٰ تمام سمندروں کو آگ کردے گا جس سے جہنم کی آگ میں اور بھی زیادتی ہوجائے گی۔

(خزائن ص۵۷)

آسمان کا بیان

س : آسمان کتنے ہیں ؟

ج : سات ہیں۔ (قرآن مقدس سورہ طلاق)

س : ان کے اوپر کیا ہے ؟

ج : ان کے اوپر کرسی اور کرسی کے اوپر عرش اعظم ہے۔ (خزائن صـ۶۳)

س : ہر آسمان کی موٹائی کتنی ہے ؟

ج : پانچسو برس کی راہ۔ (شرح شفا جلد اوّل صـ۱۳۲)

س : کیا ہر دو آسمان کے درمیان فاصلہ ہے یا ایک دوسرے سے باہم متّصل ہیں ؟

ج : نہیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں اور ہر ایک کے درمیان پانچسو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ (شرح شفا جلد اول صـ۱۳۲)

س : آسمان کی شکل کیسی ہے ؟

ج : نیلگوں قبّہ کی طرح۔ (اسلام اور چاند کا سفر صـ۵)

س : کیا آسمان متحرک ہے ؟

ج : نہیں آسمان و زمین دونوں ساکن ہیں ان میں سے کوئی بھی متحرّک نہیں۔
(قرآن مقدس سورہ فاطر)

س : زمین و آسمان کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے۔

ج : پانچسو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ (عمدۃ القاری جلد دوم صـ۲۰۰)

س : کیا زمین کی طرح آسمان میں بھی رات ہوتی ہے ؟

ج : نہیں، رات کا آنا زمین والوں کے ساتھ خاص ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ صـ۱۹)

س : آسمان کو کس چیز سے بنایا گیا ؟

ج : بعض روایت میں ہے کہ آسمان کے پیدا ہونے سے قبل پانی موجود تھا اور ہوا بھی۔ ہوا پانی سے ٹکرائی جس سے پانی میں دھواں نمودار ہوا اور وہ دھواں اوپر کی طرف اُٹھا تو یہی آسمان کا مادّہ بنا اور اسی سے ساتوں آسمان بنائے گئے۔

(تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص ۱۳۶)

س : کیا یہ ساتوں آسمان نام اور بناوٹ کے اعتبار سے مختلف ہیں ؟

ج : ہاں مختلف ہیں، پہلے آسمان کا نام رقیع ہے جو سبز زمرد کا ہے، دوسرے کا نام ارقلون ہے جو سفید چاندی کا ہے، تیسرے کا نام قیدوم ہے جو سُرخ یاقوت کا ہے، چوتھے کا نام ماعون ہے جو سفید موتیوں کا ہے، پانچویں کا نام دبقا ہے جو سُرخ سونے کا ہے، چھٹے کا نام وفنا ہے جو زرد یاقوت کا ہے ساتویں کا نام عروبا ہے جو نور سے چمک رہا ہے۔

(روح البیان جلد اول ص ۶۲)

س : بجلی کیا شئی ہے ؟

ج : اللہ تعالیٰ نے بادلوں کے چلانے پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جس کا نام رعد ہے اس کا قد بہت چھوٹا ہے اور اسکے ہاتھ میں ایک بہت بڑا کوڑا ہے جب وہ کوڑا بادل کو مارتا ہے تو اسکی تری سے آگ جھڑتی ہے اس آگ کا نام بجلی ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد دوازدہم ص ۱۸۹)

س : بادل کیسے بنتا ہے ؟

ج : بادل بخارات سے بنتے ہیں جب رطوبت میں حرارت عمل کرتی ہے بھاپ پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہوا کو بھیجتا ہے کہ وہ اسکو جمع کرتی ہے پھر تہہ بہ تہہ اس کے بادل بناتی ہے پھر جہاں حکم ہوتا ہے اُسے لیجاتی ہے اور بحکم الٰہی حرارت کے عمل سے وہ پگھل کر پانی ہو کر گرتی ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد دوازدہم ص ۱۹۳)

چاند سورج اور ستاروں کا بیان

س : چاند اور سورج کہاں ہیں؟
ج : تحقیق یہ ہے کہ چاند اور سورج زمین و آسمان کے درمیان ایک گھیرے میں ہیں۔
(تفسیر نسفی جلد سوم ص۸۰، اسلام اور چاند کا سفر ص۵۸)

س : ستارے کہاں ہیں؟
ج : زمین و آسمان کے درمیان نورانی زنجیروں میں لٹکی ہوئی قندیلوں کے اندر ہیں اور یہ زنجیریں فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد ہشتم ص۳۳۸، تفسیر عزیزی پ۳۰ ص۹۱)

س : کیا چاند، سورج اور ستارے متحرک ہیں؟
ج : ہاں یہ تینوں متحرک ہیں ان تینوں کی حرکت نص قطعی سے ثابت ہے۔ ارشادِ ربانی ہے کل فی فلك یسبحون ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے۔ یہاں لفظ کُل اپنے عموم کے اعتبار سے چاند سورج اور ستارے سب کو شامل ہے۔
(جلالین شریف ص۳۷۲)

س : کیا چاند اور سورج بالذات روشن ہیں؟
ج : سورج کی روشنی تو بالذات ہے اور وہ بذاتہٖ روشن ہے مگر چاند کی روشنی بالذات نہیں بلکہ چاند کی روشنی سورج کی روشنی سے مستفاد ہوتی ہے۔
(صاوی جلد دوم ص۱۵۲، فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص۶۵)

س : چاند اور سورج کا رُخ کس طرف ہے؟
ج : رُخ آسمان کی طرف اور پیٹھ زمین کی طرف ہے۔
(خازن و معالم جلد ہفتم ص۱۲۹)

س : کیا چاند زمین سے بڑا ہے ؟

ج : نہیں بلکہ زمین چاند سے چوگنی بڑی ہے۔ (اسلام اور چاند کا سفر صہ ۵۵)

س : کیا سورج زمین سے بڑا ہے ؟

ج : ہاں تقریباً تیرہ لاکھ گنا بڑا ہے۔ (اسلام اور چاند کا سفر صہ ۵۱)

س : چاند زمین سے کتنی دوری پہ ہے ؟

ج : دو لاکھ میل سے کچھ زائد پہ ہے۔ (اسلام اور چاند کا سفر صہ ۵۴)

س : سورج زمین سے کتنی دوری پہ ہے ؟

ج : نو کروڑ تیس لاکھ میل کی دوری پہ ہے۔ (اسلام اور چاند کا سفر صہ ۵۱)

س : سورج کا ٹھہرنا یا لوٹنا کتنی مرتبہ ہوا ؟

ج : سات دفعہ ہوا چار مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تین مرتبہ دیگر انبیاء کرام کیلئے۔

۱ ــــ حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے جب آپ جہاد کیلئے گھوڑوں کا معائنہ فرما رہے تھے کہ سورج غروب ہوگیا اور نماز عصر قضا ہوگئی تو آپ نے دعا کی سورج لوٹ آیا پھر آپنے نماز عصر ادا کی۔

۲ ــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے جب خداوند قدوس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر چلنے کا حکم دیا تو یہ بھی فرمایا تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا تابوت ہمراہ لیتے جائیں اِدھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہدیا کہ فجر کے وقت نکلیں گے اور تابوت کے تلاش کرنے میں لگ گئے۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہونے کے قریب ہوگیا لیکن تابوت کا پتہ نہ چلا تو آپ نے خدا کی بارگاہ میں دعا فرمائی کہ اے اللہ طلوع آفتاب کو مؤخر فرمادے اس لئے سورج آپ کے لئے ٹھہرا رہا۔ یہانتک کہ تابوت حاصل ہوگیا۔

۳ ــــ حضرت یوشع بن نون کیلئے جب آپ بیت المقدس کے محاذ پر قوم جبارین سے جہاد فرمارہے تھے جمعہ کا دن تھا ابھی جنگ فتح ہونے میں تاخیر تھی یہانتک کہ سورج ڈوبنے لگا اگلا دن ہفتہ کا تھا جس میں جنگ کرنا شریعت موسوی میں جائز نہ تھا آپنے

دعا فرمائی اور سورج آپ کی دعا سے ٹھہر گیا جب جنگ فتح ہو گئی اور ظالمین کو شکست ہوئی تو غروب ہو گیا۔

۴ ــــــ جنگِ خندق کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جب آپ کی نماز عصر قضا ہو گئی۔

۵ ــــــ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار سورج کو حکم دیا تو تھوڑی دیر تک ٹھہرا رہا۔

۶ ــــــ شبِ معراج کی واپسی میں آپ نے اہل مکہ کو خبر دی تھی کہ تمہارا قافلہ جو تجارت کے لئے گیا ہوا ہے سورج نکلنے سے پہلے پہونچنے والا ہے حسن اتفاق کہ قافلہ پہونچنے میں تاخیر ہو گئی اور سورج نکلنے ہی والا تھا کہ آپ نے دعا فرمائی اور سورج ٹھہر گیا۔

۷ ــــــ منزل صہبا پر حضرت علی کیلئے آپ کے حکم سے سورج لوٹ آیا

(روح البیان جلد سوم صفحہ ۳۴۷، سیرۃ حلبی جلد اول صفحہ ۴۲۲ تا صفحہ ۴۲۶، عمدۃ القاری جلد ہفتم صفحہ ۱۴۶، الامن والعلی صفحہ ۱۰۳)

سدرۃ المنتہٰی اور بیت معمور کا بیان

س : سدرۃ المنتہیٰ کیا چیز ہے ؟

ج : ایک درخت ہے جس کی جڑ چھٹے آسمان میں اور اس کی شاخیں ساتویں آسمان میں پھیلی ہوئی ہیں اور بلندی ساتویں آسمان سے بھی زیادہ ہے اس کے پھل مٹکے کی طرح اور پتے ہاتھی کے کان کی طرح ہیں اس میں رنگ برنگ کے پھل ہیں اس پر نہایت زیب و زینت ہے اس کا ایک پتہ اگر زمین پر رکھ دیا جائے تو پورے اہل زمین کو روشن کر دے۔ اور اس کے ہر پتہ پر ایک فرشتہ ہے۔ خازن و معالم جلد ششم صہ ۲۱۵ ، اشعۃ اللمعات جلد چہارم صہ ۱۸۴

س : سدرۃ المنتہیٰ کتنا بڑا درخت ہے ؟

ج : اتنا بڑا درخت ہے کہ سوار اس کی ٹہنی کے سائے میں سو برس تک چلے یا اس کا سایہ ایک لاکھ سواروں کو کفایت کرے۔ خازن و معالم جلد ششم صہ ۲۱۵

س : اس کو سدرۃ المنتہیٰ کیوں کہتے ہیں ؟

ج : اس لئے کہتے ہیں کہ اعمال عباد اور مخلوقات کے علوم وہاں تک منتہی ہو جاتے ہیں جو چیز نیچے سے چڑھتی ہے اس کا یہ منتہی ہے اور جو چیز اوپر سے اترتی ہے اس کا بھی منتہی ہے اور فرشتے بھی یہیں ٹھہر جاتے ہیں اس لئے سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہیں۔

مواہب لدنیہ جلد دوم صہ ۲۵ ، خازن و معالم جلد ششم صہ ۲۱۵

س : کیا اس سے اوپر کوئی جا سکتا ہے ؟

ج : ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی نہ جا سکا۔ مواہب لدنیہ جلد دوم صہ ۲۵

س : زمین سے سدرۃ المنتہیٰ تک کتنی دوری ہے ؟

ج : پچاس ہزار برس کی راہ۔ الملفوظ حصہ چہارم صہ ۹

س : بیت معمور کہاں ہے ؟

ج : ساتویں آسمان میں عرشِ اعظم کے سامنے کعبہ شریف کے خاص محاذی فرشتوں کی مخصوص عبادت گاہ اور اُن کا قبلہ ہے ہر روز اس میں ایسے ستر ہزار فرشتے طواف و نماز کیلئے حاضر ہوتے ہیں کہ پھر انھیں دوبارہ طواف و نماز کا موقع نہیں ملتا۔

(عمدۃ القاری جلد دوم صفحہ ۲۰۱، خازن و معالم جلد ششم صفحہ ۲)

س : کیا فرشتے اس میں اذان و جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں ؟

ج : ہاں حضرت اسرافیل علیہ السلام اذان دیتے ہیں جن کی آواز ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کے فرشتے سُن لیتے ہیں اور حضرت میکائیل علیہ السلام سب کے امام ہوتے ہیں۔

(تفسیر عزیزی سورہ بقر صفحہ ۳۱۱)

س : کیا بیت معمور میں فرشتوں کے علاوہ بھی کسی نے نماز پڑھی ہے ؟

ج : ہاں شب معراج تمام انبیاء اور امتِ مرحومہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ نے سب کی امامت فرمائی۔ (الملفوظ حصہ چہارم صفحہ ۴۷)

عرش وکرسی کا بیان

س : کیا عرش اعظم کوئی جسم ہے؟

ج : ہاں مخلوقات میں سب سے بڑا جسم ہے جو حرکت وسکون قبول کرتا ہے۔ مواہب لدنیہ جلد اول ص۱۱۸

س : اس کی وسعت کتنی ہے؟

ج : حدیث شریف میں ہے کہ ساتوں آسمان وزمین کرسی کے آگے اس طرح ہیں جیسے ایک لق ودق میدان میں ایک چھلا پڑا ہو اور کرسی عرش کے کنارے ایسی ہے جیسے ایک لق ودق میدان میں ایک چھلا پڑا ہو۔ (خازن جلد اول ص۲۲۸، الملفوظ حصہ چہارم ص۶۲)

س : کیا عرش بھی اللہ تعالیٰ سے خوف کھاتا ہے؟

ج : ہاں تمام مخلوقات سے زیادہ خوف کھاتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ نے اسکو پیدا کیا تو اس کی عظمت وجلال سے کانپتا تھا۔ پھر جب قدرت نے اس پر لا الہ الا اللہ لکھ دیا تو اس اسم شریف کی ہیبت سے اور زیادہ لرزنے لگا پھر جب اس پر محمد رسول اللہ لکھا تو اس اسم مبارک کی برکت سے اس کو سکون حاصل ہوا اور لرزنا بند ہوگیا۔ مواہب لدنیہ جلد۲ ص۲۴

س : عرش اعظم کی کیا شان ہے آیا رکھا ہوا ہے یا اس کو کوئی اٹھائے ہوئے ہے؟

ج : اسوقت تو چار فرشتے اس کو کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں اور قیامت کے دن آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔ (زرقانی جلد ششم ص۸۶، الملفوظ حصہ چہارم ص۶۴)

دوسری روایت میں ہے کہ اسوقت آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں (خازن جلد۲ ص۱۲۱)

س : عرش کے اٹھانے والے فرشتے کیسے ہیں؟

ج : پہاڑی بکروں کی شکل میں ہیں ان کے پاؤں کے نیچے سے گھٹنے تک پانچسو برس کی راہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ کان کی لو اور کاندھوں کے درمیان سات سو برس کی مسافت

ہے۔ بعض روایت میں ہے کہ کوئی انسان کی شکل، کوئی گدھ کی شکل، کوئی بیل کی شکل اور کوئی شیر کی شکل میں ہے۔ (خازن جلد ہفتم صنہ ۱۲۰)

س : کرسی کیا ہے؟

ج : کرسی سے مراد یا تو علم وقدرت ہے یا خود نفس کرسی جو ساتویں آسمان کے اوپر ہے جسے چار فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں۔ (صاوی جلد اول صنہ ۱۰۱)

س : کرسی کے اوپر کیا ہے؟

ج : عرشِ اعظم۔ (خزائن صنہ ۶۳)

س : ساتویں آسمان سے کرسی تک کتنا فاصلہ ہے؟

ج : پانچسو برس کی راہ۔ (خازن جلد ہفتم صنہ ۱۲۰)

س : عرش و کرسی کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے؟

ج : عرش کے اٹھانے والے فرشتوں اور کرسی کے اٹھانے والے فرشتوں کے درمیان میں ستر حجابات ظلمت کے اور ستر حجابات نور کے ہیں اور ہر حجاب کی موٹائی پانچسو برس کی راہ ہے اور اگر اس قدر فاصلہ نہ ہوتا تو کرسی کے اٹھانے والے فرشتے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کے نور سے جل جاتے۔ (خازن جلد اول صنہ ۲۲۸)

س : کرسی کے اٹھانے والے فرشتے کیسے ہیں؟

ج : ان فرشتوں میں سے ہر ایک کے چار منھ ہیں اور ان کے قدم اس پتھر پر ہیں جو ساتویں زمین کے نیچے ہے۔ ایک فرشتہ حضرت آدم کی شکل میں ہے وہ ایک سال سے دوسرے سال تک بنی آدم کے لئے رزق اور بارش کا سوال کرتا ہے۔ اور ایک فرشتہ گدھ کے مشابہ ہے جو پرندوں کیلئے ایک سال سے دوسرے سال تک رزق کا سوال کرتا ہے اور ایک فرشتہ بیل کی شکل میں ہے جو چوپایوں کیلئے ایک سال سے دوسرے سال تک رزق کا سوال کرتا ہے۔ اور ایک فرشتہ شیر کے مشابہ ہے وہ وحشیوں کیلئے ایک سال سے دوسرے سال تک رزق کا سوال کرتا ہے۔ (خازن جلد اول صنہ ۲۲۸)

لوحِ محفوظ اور قلم کا بیان

س : لوحِ محفوظ کس چیز کا ہے ؟

ج : سفید موتی کا ہے اس کے دونوں کنارے موتی اور یاقوت کے ہیں اور اسکے دونوں جانب سُرخ یاقوت کے ہیں۔ (خازن و معالم جلد ہفتم صہ ۱۹۳)

س : لوحِ محفوظ کہاں ہے ؟

ج : عرش کی داہنی جانب اوپر کا حصہ عرش سے ملا ہوا ہے اور نیچے کا حصہ ایک فرشتہ کی گود میں ہے۔ (خازن و معالم جلد ہفتم صہ ۱۹۳)

س : لوحِ محفوظ کتنا بڑا ہے ؟

ج : اتنا بڑا ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ یعنی پانچسو برس کی مسافت اور اس کا عرض اس قدر ہے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

(خازن و معالم جلد ہفتم صہ ۱۹۳)

س : لوحِ محفوظ کو لوحِ محفوظ کیوں کہا جاتا ہے ؟

ج : اس لئے کہتے ہیں کہ زیادتی و نقصان اور شیطانی تصرفات سے پاک ہے۔ ایضاً صہ ۱۹۳

س : لوحِ محفوظ میں کیا لکھا ہے ؟

ج : اس کے شروع میں لکھا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ دینہ الاسلام و محمد عبدہ ورسولہ فمن اٰمن باللہ عزوجل وصدق بوعدہ واتبع رسولہ ادخلہ الجنۃ اللہ وحدہٗ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ کا دین اسلام ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں تو جو اللہ عزوجل پر ایمان لائیگا اور اس کے وعدے کی تصدیق کریگا اور اس کے رسولوں کی پیروی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل

فرمائے گا۔ (خازن ومعالم جلد ہفتم ص۱۹۳، تفسیر عزیزی پ۳۰ ص۱۳۳)

س: اس کے علاوہ اور اس میں کیا لکھا ہے؟

ج: اس میں ساری مخلوقات کا حال ہے ہر شئی کی تفصیل ہے، ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی گئی ہے ابتدار آفرینش سے قیامت تک جو کچھ ہوگیا اور جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے سب آسمان وزمین کی تخلیق سے پہلے لکھ دیا گیا ہے۔

(خازن جلد دوم ص۱۹۵، جلد سوم ص۴۳، جمل جلد دوم ص۲۹)

س: کیا لوحِ محفوظ کی لکھی ہوئی باتوں میں تغیر وتبدل ممکن ہے؟

ج: صحیح یہ ہے کہ لوح تغیر سے محفوظ ہے تغیر صرف دفتین اور صحفِ ملائکہ میں ہے۔

(احکام شریعت حصہ سوم ص۲۵۴)

س: کیا لوحِ محفوظ کا علم خدا کے سوا کسی اور کو بھی حاصل ہے؟

ج: ہاں اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور اس کی اطلاع سے غیر خدا کو بھی حاصل ہے۔ جیسے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیار عظام وملائکہ مقربین کو حاصل ہے بلکہ لوح وقلم کے تمام علوم ما کان وما یکون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم بے مثال کا ایک قطرہ ہے۔

(الملفوظ حصہ اول ص۶۶)

س: کیا لوحِ محفوظ کا علم اولیار کرام کو بھی حاصل ہے؟

ج: ہاں اولیار کرام کو بھی عطا کیا جاتا ہے۔ حضرت غوث اعظم فرماتے ہیں عینی فی اللوح المحفوظ (میری آنکھ لوحِ محفوظ میں لگی رہتی ہے) (بہجۃ الاسرار ص۲۲)

مولانا روم فرماتے ہیں۔ لوحِ محفوظ است پیشِ اولیار
ہر چہ محفوظ است محفوظ از خطا

س: قلم کس چیز کا ہے؟

ج: نور کا ہے (خازن ومعالم جلد ہفتم ص۱۰۱)

س: قلم کی لمبائی کتنی ہے؟

ج: جتنی زمین وآسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ (خازن ومعالم جلد ہفتم ص۱۰۱)

س : قلم نے سب سے پہلے کیا لکھا ؟

ج : بسم اللہ شریف۔ (روح البیان جلد اول صہ ۵)

س : کس چیز پہ لکھا ؟

ج : لوحِ محفوظ پہ۔ (الاتحاف صہ ۱۰۵)

س : پھر قلم نے کیا لکھا

ج : اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی توحید کو لکھا اور قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب کچھ تفصیل کے ساتھ لکھدیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا تو اس کو حکم دیا لکھ ! قلم اس خطاب کی ہیبت سے ہزار برس تک کانپتا رہا پھر عرض کیا کہ اے پروردگار میں کیا لکھوں رب نے فرمایا کہ میری توحید لکھ قلم نے لوح محفوظ پہ لا الٰہ الا اللہ لکھا۔ پھر ارشاد ہوا کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے ہر ایک کی مقدار لکھ دے۔ (خازن و معالم جلد ہفتم صہ ۱۰۱ مواہب لدنیہ جلد دوم صہ ۲۵ الکلام الاوضح صہ ۲۰، الاتحاف صہ ۱۰۶)

س : کیا دُنیا کی طرح لوح و قلم اور عرش و کرسی سب فنا ہو جائیں گے ؟

ج : نہیں، سات چیزیں ہیں جنہیں فنا نہیں ہے۔ عرش، کرسی، لوح، قلم، روح، جنت اور اس میں رہنے والے، دوزخ اور اس میں رہنے والے۔

یہ سب چیزیں کل شئی ھالک سے مستثنیٰ ہیں۔

(شرح فقہ اکبر بحر العلوم صہ ۶۰، شرح الصدور صہ ۱۳۳)

وضو کا بیان

س : وضو کہاں فرض ہوا ؟

ج : مکّہ میں۔ (طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۳۳)

س : کن کن صورتوں میں وضو کرنا فرض ہے ؟

ج : محدث کو ہر قسم کی نماز، نماز جنازہ، سجدۂ تلاوت اور قرآن مقدس چھونے کے لئے وضو کرنا فرض ہے۔ (بحر الرائق جلد اول ص۱۶، فتاویٰ رضویہ جلد اول ص۲۰۶)

س : کس صورت میں وضو کرنا واجب ہے ؟

ج : خانۂ کعبہ کا طواف کرنے کیلئے وضو کرنا واجب ہے۔ (بحر الرائق جلد اول ص۱۶)

س : کن صورتوں میں وضو کرنا سنّت ہے ؟

ج : اذان واقامت، خطبۂ جمعہ وعیدین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارکہ کی زیارت وو قوفِ عرفہ اور صفا ومروہ کے درمیان سعی وغیرہ کیلئے وضو کرنا سُنّت ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ دوم ص۲۳)

س : کن صورتوں میں وضو کرنا مستحب ہے ؟

ج : سونے کیلئے اور سونے کے بعد، میت کو نہلانے کیلئے، ہمبستری سے پہلے، زبانی قرآن مجید پڑھنے کیلئے، حدیث اور علم دین پڑھنے پڑھانے کیلئے، حالتِ جنابت میں کھانے پینے کیلئے وضو کرنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم ص۲۳)

س : کن صورتوں میں تجدید وضو مستحب ہے ؟

ج : قہقہہ لگانے، غیبت کرنے، چغلی کھانے، کسی کو گالی دینے، کوئی فحش لفظ زبان سے نکلنے، جھوٹی بات صادر ہونے، کوئی دنیاوی شعر پڑھنے، غصہ آنے، غیر محرم عورت

کے حُسن پر نظر کرنے، کسی کافر سے بدن مَس ہونے (اگرچہ وہ کلمہ پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو) ذکر کو چھو لینے سے تجدید وضو مستحب ہے۔ دراصل ضابطہ یہ ہے کہ جس بات سے کسی اور امام مجتہد کے مذہب میں وضو جاتا رہے اس کے وقوع سے ہمارے مذہب میں اعادہ وضو مستحب ہے۔

فتاویٰ رضویہ جلد اول صہ ۲۰۸

س: کیا وضو سے گناہ صغائر و کبائر دونوں دُھل جاتے ہیں؟

ج: ہاں صغائر و کبائر دونوں دُھل جاتے ہیں — فتاویٰ رضویہ جلد اول صہ ۱۶۷

س: وہ کون لوگ ہیں جن کی نیند ناقض وضو نہیں؟

ج: انبیاء کرام ہیں۔ — درمختار مع ردالمحتار جلد اول صہ ۱۰۱

س: وضو کے فرائض کتنے ہیں؟

ج: چار ہیں۔ (۱) مونھ دھونا (۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا۔ (بہار شریعت حصہ دوم صہ ۱۳)

س: وضو میں سُنّتیں کتنی ہیں؟

ج: پندرہ سنّتیں ہیں (۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرنا (۳) دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) داہنے ہاتھ سے تین کلیاں کرنا (۶) داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا (۷) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا، (۸) داڑھی خلال کرنا (۹) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۱۰) ہر عضو کو تین تین بار دھونا، (۱۱) پورے سر کا ایکبار مسح کرنا (۱۲) کانوں کا مسح کرنا (۱۳) ترتیب سے وضو کرنا (۱۴) داڑھی کے جو بال مونھ کے دائرے کے نیچے ہیں ان کا مسح کرنا (۱۵) اعضا کو پے درپے دھونا۔

(بہار شریعت حصہ دوم صہ ۱۶ تا صہ ۱۹)

س: مسواک کرنا وضو کی سنت ہے یا نماز کی؟

ج: وضو کی سنّت ہے۔ لہٰذا جو ایک وضو سے چند نمازیں پڑھے ہر نماز کیلئے اس سے مسواک کا مطالبہ نہیں، جبتک مونھ میں کسی وجہ سے تغیر نہ آگیا ہو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اوّل صہ ۱۴۶)

اذان کا بیان

س : اذان کی مشروعیت کہاں ہوئی ؟

ج : ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں۔ (ردالمحتار جلد اول ص۲۶۸)

س : مشروعیت کس طرح ہوئی ؟

ج : مشہور یہ ہے کہ تعین وقت کے سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا کہ کوئی صورت اختیار کی جائے کہ لوگ نماز کیلئے جمع ہو جائیں کسی نے کہا کہ ناقوس بجایا جائے کسی نے کہا سنگ پھونکا جائے کسی نے کہا بلند جگہ آگ روشن کی جائے۔ ابھی صحابہ کرام کسی رائے پر متفق بھی نہ ہونے پائے تھے کہ حضرت عبداللہ ابن زید نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد آسمان سے نیچے آیا اس کے ہاتھ میں ناقوس ہے۔ عبداللہ بن زید نے اس سے کہا اے بندۂ خدا کیا اس ناقوس کو فروخت کرو گے اس نے کہا تم خرید کر کیا کرو گے۔ انھوں نے جواب دیا اس سے لوگوں کو نماز کے لئے بلاؤں گا۔ اس نے کہا میں تم کو اس سے بہتر چیز سکھاتا ہوں کہ جب نماز کا وقت ہوجائے تو ان کلمات کو ادا کرو پس اس نے آخر تک اذان ایک مخصوص کیفیت کیساتھ سکھائی۔ پھر تھوڑی دیر بعد اقامت کا طریقہ بتایا۔ جب صبح ہوئی تو عبداللہ بن زید نے اپنا خواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے سُن کر فرمایا یہ خواب حق ہے۔ جاؤ حضرت بلال کو بتاؤ۔ حضرت عبداللہ بن زید کہتے ہیں کہ ہم حضرت بلال کو بتا رہے تھے اور وہ بلند آواز سے اذان دے رہے تھے۔ حضرت فاروق اعظم نے جب اذان کی آواز سنی تو فوراً اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے بارگاہِ مصطفٰے میں حاضر ہوئے اور عرض کیا رسول اللہ میں

نے بھی یہی خواب دیکھا جو انھوں نے کہا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فللہ الحمد۔ بعض روایت میں ہے کہ اس سلسلے میں آپ پر وحی بھی آگئی تھی۔ مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۲۹۷

[ابوداؤد شریف جلد ۱ صفحہ ۷۲]

س : اسلام میں سب سے پہلے اذان کس نے پڑھی ؟

ج : حضرت بلال حبشی نے (الجواہر المضیہ جلد اول صفحہ ۲۴۳)

س : کیا اس سے پہلے بھی کسی نے اذان پڑھی ؟

ج : ہاں حضرت جبرئیل نے پڑھی، حدیث شریف میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین ہند میں اترے تو آپ پر تنہائی کی وجہ سے وحشت طاری ہوئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور اذان پڑھی جس سے آپکی وحشت دور ہوگئی۔

(مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۲۷۰، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صفحہ ۱۷۰)

س : کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کبھی اذان پڑھی ؟

ج : ہاں ایک مرتبہ حالتِ سفر میں ظہر کی اذان پڑھی اور آپ نے اشهد ان محمدا رسول الله کی جگہ اشهد انی رسول الله پڑھا۔ درمختار مع ردالمحتار جلد اول صفحہ ۲۶۹

س : اذان کیلئے سب سے پہلے منارہ کس نے بنوایا ؟ [جد الممتار علی رد المحتار جلد ۱ صفحہ ۲۱۲]

ج : حضرت امیر معاویہ نے۔ (ردالمحتار جلد اول صفحہ ۲۶۷)

س : منارہ پر سب سے پہلے اذان کس نے دی ؟

ج : شرجیل بن حسنہ نے۔ (ردالمحتار جلد اول صفحہ ۲۶۷)

س : اذان کے بعد تثویب یعنی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه پڑھنا کب سے رائج ہوا ؟

ج : ماہ ربیع الآخر ۷۸۱ھ سے رائج ہوا۔ (درمختار مع ردالمحتار جلد اول صفحہ ۲۶۳)

س : اذان دینا کب سنت ہے ؟

ج : نماز پنجگانہ و جمعہ کیلئے جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کیجائے تو ان کے لئے اذان دینا سنت مؤکدہ ہے

(بہارِ شریعت حصہ سوم صفحہ ۳۱)

س : کن صورتوں میں اذان کہنا مستحب ہے ؟

ج : بچے اور مغموم کے کان میں اور مرگی والے اور غضبناک و بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں اسی طرح جنگ کی شدت اور آتش زدگی کے وقت، بعد دفن میت اور جنات کی سرکشی کے وقت، مسافر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو، اسی طرح وبار کے زمانہ میں اذان کہنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت حصہ سوم صہ ۳۱)

س : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص مؤذن کتنے تھے ؟

ج : چار تھے (۱) حضرت بلال حبشی (۲) حضرت عبداللہ بن مکتوم مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے مؤذن تھے (۳) حضرت سعد بن عائذ مسجد قبا کے مؤذن تھے (۴) حضرت ابو محذورہ مکہ مکرمہ میں مسجد حرام کے مؤذن تھے۔ (زرقانی جلد سوم صہ ۳۶۹ تا صہ ۳۷۱، نورالابصار صہ ۴۹)

س : کیا اذان و اقامت کا حکم صرف اسی امت کے ساتھ خاص ہے ؟

ج : ہاں، اسی امت کے ساتھ خاص ہے۔ (زرقانی جلد پنجم صہ ۳۷)

نماز کا بیان

س : کون سی نماز کس نبی نے سب سے پہلے پڑھی ؟

ج : سب سے پہلے فجر کی نماز حضرت آدم علیہ السلام، ظہر کی نماز حضرت داؤد علیہ السلام عصر کی نماز حضرت سلیمان علیہ السلام، مغرب کی نماز حضرت یعقوب علیہ السلام اور عشار کی نماز حضرت یونس علیہ السلام نے پڑھی (سیرۃ حلبی جلد اول صہ ۴۵۵، فتاویٰ رضویہ جلد دوم صہ ۲۰۸)

س : نزول وحی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی نماز کس دن پڑھی ؟

ج : پیر کے روز اول حصہ میں پڑھی۔ (زرقانی جلد اول صہ ۲۴۱، فتاویٰ رضویہ جلد دوم صہ ۲۱۵)

س : اس امت میں سب سے پہلے نماز کس نے پڑھی ؟

ج : حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے پڑھی پھر علی مرتضیٰ نے۔ (زرقانی جلد اول صہ ۲۴۱)

س : نماز پنجگانہ فرض ہونے سے پہلے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نماز پڑھتے تھے ؟

ج : ہاں قبل معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ نماز شب کی فرضیت تو خود سورۂ مزمل سے ثابت اور اس کے سوا اوقات میں بھی نماز پڑھنا وارد عام ازیں کہ فرض ہو یا نفل حدیث شریف میں ہے کہ نماز پنجگانہ کی فرضیت سے پہلے مسلمان چاشت اور عصر پڑھا کرتے تھے۔ (زرقانی جلد اول ص۲۲۵، فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص۲۱۳)

س : یہ نمازیں کس طرح ادا فرماتے تھے کیا ان میں بھی شرائط وارکان کا التزام فرماتے تھے؟

ج : ہاں شرائط وارکان کا التزام فرماتے تھے۔ البتہ رکوع میں اختلاف ہے۔

س : کیا یہ نماز پنجگانہ مجموعی طور پر کسی اور نبی پر بھی فرض ہوئی؟ (فتاویٰ رضویہ جلد۲ ص۲۱۵ تا ص۲۱۶)

ج : نہیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ (طحطاوی ص۹۸)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف میں کس جانب رُخ کر کے نماز پڑھتے تھے؟

ج : قبل معراج اپنے کشف سے خانۂ کعبہ کی جانب رُخ کر کے پڑھتے تھے۔ اور بعدِ معراج جبتک مکہ میں قیام رہا بیت المقدس کی جانب رُخ کر کے اس طرح پڑھتے کہ کعبۂ معظمہ بھی سامنے ہوتا۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۴۳۳، زرقانی جلد اول ص۴۰)

س : کیا نبی کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے گناہِ کبیرہ بھی معاف ہوجاتا ہے؟

ج : ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے گناہ کبیرہ معاف ہوجاتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص۲۹)

س : وہ کون سی نماز ہے کہ آدمی نماز سے نکل جائے اور گفتگو بھی کرے پھر بھی نماز باطل نہیں ہوتی؟

ج : وہ نماز ہے کہ نمازی رسول کی پکار کا جواب دے حاضر بارگاہ ہو گفتگو کرے اور حکم بھی بجالائے پھر بھی نماز باطل نہیں ہوتی۔ مواہب لدنیہ جلد اول ص۱۴۴، عمدۃ القاری جلد سوم ص۱۶

س : وہ کون سی نماز ہے جس میں امام کے بائیں جانب کھڑے ہونے میں زیادہ فضیلت ہے؟

ج : جو نماز مسجدِ نبوی میں ادا کی جائے کہ وہاں امام کے بائیں جانب کھڑے ہونے میں زیادہ فضیلت ہے کہ روضۂ مقدسہ بائیں ہی جانب ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص۴۲۶)

س : کیا یہ درست ہے کہ انبیاء کرام اپنی اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں؟

ج : ہاں سبھی انبیاء کرام پڑھتے ہیں (مواہب لدنیہ جلد اول صـ۴۲)

س : کیا یہ نماز اذان واقامت کے ساتھ ہوتی ہے ؟

ج : ہاں اذان واقامت کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض صحابۂ کرام نے نماز کے وقت، روضۂ مقدسہ سے اذان واقامت کی آوازیں بھی سنیں۔ مواہب لدنیہ جلد اول صـ۴۲

س : شبِ معراج بیت المقدس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام کو کتنی رکعت نماز پڑھائی ؟

ج : دو رکعت۔ (مسلم شریف جلد اول صـ۹۱)

س : اس میں کتنی صفیں تھیں ؟

ج : سات صفیں تھیں۔ تین میں رسل عظام اور چار صفوں میں باقی انبیاء کرام تھے۔ نبیٔ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے پشت کے قریب حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے تھے داہنی جانب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، بائیں جانب حضرت اسحٰق علیہ السلام، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر تمام انبیاء ورسل علیہم السلام۔ (تفسیر جمل جلد چہارم صـ۸۸)

س : دنیا کی وہ کونسی جگہ ہے جہاں نماز پڑھنے کا ثواب سب سے زیادہ ہے ؟

ج : مسجدِ حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مسجدِ حرام میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی لاکھ نماز سے افضل ہے۔ (جذب القلوب صـ۱۹)

س : کیا اس کے علاوہ بھی کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نماز پڑھنا مسجدِ حرام میں نماز پڑھنے سے افضل ہو ؟

ج : ہاں ایام منیٰ میں منیٰ کے اندر، یوم عرفہ میں عرفات کے اندر شب مزدلفہ میں مزدلفہ کے اندر نماز پڑھنا مسجد حرام میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (جذب القلوب صـ۱۹، فتاویٰ حدیثیہ صـ۹)

س : کیا تہجد کی نماز پہلے سب پر فرض تھی ؟

ج : ہاں سب پر فرض تھی۔ بعد میں امت سے اسکی فرضیت منسوخ ہوگئی اور حضورِ صلی اللہ علیہ وسلم پر آخر عمر تک فرض رہی۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول صـ۵۰۶)

س : کسی نماز میں دو رکعت کسی میں تین کسی میں چار فرض ہونے کی کیا حکمت ہے ؟

ج : اسکی پوری حکمت تو خدا کو معلوم ہے۔ البتہ بعض روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج بعض ملائکہ کو دیکھا کہ بعض دو پر بعض تین اور بعض چار پروں والے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ہیئت کو نماز کی شکل میں نمودار فرمایا۔ تاکہ نمازی بھی ان کے ذریعہ ملائکہ کے موافق ہو جائے اور درجاتِ عالیہ کی طرف پرواز کر کے قربِ خداوندی حاصل کرے۔ روح البیان جلد اول ص۲۳

س : کیا پہلے انبیاء کرام کی امت پر بھی جمعہ فرض تھا؟

ج : نہیں جمعہ کی فرضیت اس امت کے ساتھ خاص ہے۔ مواہب لدنیہ جلد اول ص۴۲۵

س : کیا کچھ صحابہ فرضیتِ جمعہ سے پہلے بھی جمعہ پڑھتے تھے؟

ج : ہاں جیسے حضرت اسعد بن زرارہ وغیرہ انصار اہل مدینہ رضی اللہ عنہم کا فرضیت جمعہ سے قبل جمعہ پڑھنا ثابت ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص۳۹

س : کن لوگوں کے لئے جماعت میں تاخیر کرنا جائز ہے؟

ج : امامِ معین، عالمِ دین، حاکمِ اسلام، پابند جماعت اگر بعض وقت عذر کی وجہ سے تاخیر ہو جائے، سربرآوردہ شرپسند جس کا انتظار نہ کرنے سے ایذا کا اندیشہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص۴۳۳)

س : سجدۂ مشروعہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج : چار قسمیں ہیں۔ (۱) سجدۂ نماز (۲) سجدۂ تلاوت (۳) سجدۂ شکر (۴) سجدۂ سہو۔

الملفوظ حصہ اول ص۸۹

س : کون سا سجدہ حرام اور کون سا سجدہ کفر ہے؟

ج : سجدۂ عبادت غیر خدا کے لئے کفر اور سجدۂ تحیت حرام و گناہ کبیرہ ہے۔

فتاویٰ رضویہ جلد دوازدہم ص۲۹۲

س : بسم اللہ پڑھنا کب فرض ہے ؟

ج : جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا فرض ہے ۔ اگرچہ لفظ الرحمٰن الرحیم پڑھنا فرض نہیں۔ (طحطاوی صـ۲)

س : بسم اللہ پڑھنا کب سنت ہے ؟

ج : وضو کے شروع میں اور بیرونِ نماز کسی صورت کے آغازِ تلاوت کے وقت اور ہر اہم کام کرتے وقت جیسے کھانے پینے اور بیوی سے مباشرت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا سنّت ہے ۔ اسی طرح نماز کی ہر رکعت کے اوّل میں بسم اللہ پڑھنا مسنون ہے ۔ طحطاوی صـ۱۲

س : بسم اللہ پڑھنا کب مستحب ہے ؟ [بہارِ شریعت حصہ سوم صـ۱۰۱

ج : خارج نماز درمیان سورت سے تلاوت کی ابتدا کے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب۔

(بہارِ شریعت حصہ سوم صـ۱۰۱)

س : بسم اللہ پڑھنا کب کفر ہے ؟

ج : شراب پینے ، زنا کرنے ، چوری کرنے جوا کھیلنے کے وقت بسم اللہ پڑھنا کفر ہے ۔ جب کہ پڑھنے کو حلال سمجھے۔ عالمگیری جلد دوم صـ۲۶۶ ، شرح فقہ اکبر لعلی قاری صـ۱۶۹

س : بسم اللہ پڑھنا کب حرام ہے ؟

ج : حرام قطعی کا ارتکاب اور چوری وغیرہ کا ناجائز مال استعمال کرنے کے وقت بسم اللہ پڑھنا حرام ہے اسی طرح زنا کرتے وقت اور شراب پینے اور حائضہ عورت سے ہمبستری کرتے وقت بھی بسم اللہ پڑھنا حرام ہے جبکہ پڑھنے کو حلال نہ سمجھے ورنہ کافر ہوجائے گا۔

(طحطاوی صـ۳)

س: بسم اللہ پڑھنا کب مکروہ ہے؟

ج: سورۂ برأت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا مکروہ ہے جبکہ سورۂ انفال سے ملا کر پڑھے اسی طرح حقہ بیڑی سگریٹ پینے اور لہسن و پیاز جیسی چیز کھانے کے وقت، نجاست کی جگہوں میں اور شرمگاہ کھولنے کے وقت بسم اللہ پڑھنا مکروہ ہے۔

طحطاوی ص۳، ردالمحتار جلد اول ص۷

س: بسم اللہ پڑھنا کب جائز و مستحسن ہے؟

ج: اٹھتے بیٹھتے اور نماز میں سورۂ فاتحہ اور سورت کے درمیان میں بسم اللہ پڑھنا جائز و مستحسن ہے۔ طحطاوی ص۳

س: بسم اللہ شریف سب سے پہلے کس نبی پر نازل ہوئی؟

ج: حضرت سلیمان علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔ کنزالعمال جلد اول ص۴۹۱

س: کیا ان کے علاوہ کسی اور نبی پر نازل نہیں ہوئی؟

ج: حضرت سلیمان علیہ السلام کے علاوہ کسی نبی پر نازل نہیں ہوئی پھر بعد میں نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ کنزالعمال جلد اول ص۵۵۶

س: اسلام میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کا دستور کب سے رائج ہوا؟

ج: صدر اسلام میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے مطابق باسمک اللھم لکھتے تھے جب قرآن کی آیت ارکبوا فیھا بسم اللہ مجرھا و مرسھا نازل ہوئی تو آپ نے بسم اللہ لکھنا شروع کیا۔ پھر جب آیت قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن نازل ہوئی تو آپ نے بسم اللہ الرحمٰن لکھنا شروع کیا۔ پھر جب آیت انه من سلیمان و انه بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم نازل ہوئی تو آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا شروع کیا۔ طبقات ابن سعد جلد دوم ص۲۸

درود شریف کا بیان

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی کتنی صورتیں ہیں ؟

ج : چھ صورتیں ہیں۔ فرض، واجب، سنت، مستحب، مکروہ، حرام۔ (طحطاوی ص۱۵۷)

س : کس صورت میں درود پڑھنا فرض ہے ؟

ج : پوری زندگی میں ایک بار پڑھنا فرض ہے۔ (طحطاوی ص۱۵۷)

س : کس صورت میں درود پڑھنا واجب ہے ؟

ج : علامہ طحاوی کے نزدیک جب جب حضور کا نام لیا جائے ہر بار پڑھنا واجب لیکن اصح قول یہ ہے کہ ایک بار واجب اور ہر بار مستحب ہے (طحطاوی ص۱۵۸، درمختار و ردالمحتار جلد اول ص۳۶۳)

س : کیا پورا درود شریف پڑھنا واجب ہے ؟

ج : نہیں صرف اللھم صل علی محمد تک واجب ہے۔ اس پر زیادہ کرنا سنت ہے۔

(خازن جلد پنجم ص۲۲۵)

س : کن صورتوں میں درود شریف پڑھنا سنّت ہے ؟

ج : نماز کے قعدۂ اخیرہ میں اور نماز جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔ طحطاوی ص۱۵۷، ردالمحتار جلد اول ص۳۶۳

س : کن صورتوں میں درود پڑھنا مستحب ہے ؟

ج : روز و شب میں جب جب موقع ملے پڑھنا مستحب ہے۔ اسی طرح روز جمعہ، شب جمعہ، مسجد میں جاتے وقت یا مسجد سے نکلتے وقت، دعاء قنوت کے بعد، وضو کرتے وقت درود پڑھنا مستحب ہے۔ (ردالمحتار جلد اول ص۳۶۳)

س : کن صورتوں میں درود پڑھنا مکروہ ہے ؟

ج : قعدۂ اخیرہ اور دعائے قنوت کے علاوہ نماز کے کسی رکن میں درود پڑھنا مکروہ ہے اسی طرح تاجر کا خریدار کو سامان دکھاتے وقت اس غرض سے درود شریف پڑھنا کہ اس چیز کی اچھائی خریدار پر ظاہر ہو درود پڑھنا مکروہ ہے۔

س : کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنے اوپر درود بھیجنا واجب تھا؟

ج : نہیں۔ طحطاوی صفحہ ۱۵۸

س : تمام درودوں میں افضل کون سا درود ہے؟

ج : سب درودوں میں افضل درود وہ ہے جسے نماز میں مقرر کیا گیا ہے یعنی درود ابراہیمی

فتاوی رضویہ جلد سوم صفحہ ۸۴

س : درود شریف کی جگہ صلعم یا عم یا ؐ لکھنا کیسا ہے؟

ج : ناجائز و سخت حرام ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "پہلا وہ شخص جس نے درود شریف کا ایسا اختصار کیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

فتاوی افریقہ صفحہ ۴۵

مساجد کا بیان

س: دنیا کی تمام مساجد میں سب سے افضل کونسی مسجد ہے؟

ج: سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام ہے، پھر مسجد نبوی، پھر مسجد اقصیٰ، پھر مسجد قبا پھر پھر مسجد جامع، پھر مسجد محلہ، پھر مسجد شارع۔ (در مختار و رد المحتار جلد اول ص ۴۶۲)

س: مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کا کتنا ثواب ہے؟

ج: مسجد حرام میں ایک نماز لاکھ نماز کے برابر اور مسجد نبوی میں ایک نماز ہزار نماز کے برابر، اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز پانچسو نماز کے برابر ہے۔ (جذب القلوب ص ۱۲۸)

س: سب سے پہلے روئے زمین پر کس مسجد کی تعمیر ہوئی؟

ج: مسجدِ حرام کی۔ (بخاری شریف جلد اول ص ۴۷۷)

س: پھر اس کے بعد کس مسجد کی تعمیر ہوئی؟

ج: مسجدِ اقصیٰ کی۔ (بخاری شریف جلد اول ص ۴۷۷)

س: مسجدِ حرام کی تعمیر کس نے کی؟

ج: فرشتوں نے یا حضرت آدم علیہ السلام نے۔ (عمدۃ القاری جلد اول ص ۶۱۵، تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ ص ۴۹۸)

س: مسجد اقصیٰ کی تعمیر کس نے کی؟

ج: بنیاد حضرت داؤد علیہ السلام نے رکھی پھر اسکی تکمیل حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمائی۔ (جذب القلوب ص ۱۱۵)

س: اسلام میں سب سے پہلے کس مسجد کی تعمیر ہوئی؟

ج: مسجد قبا کی (مواہب لدنیہ جلد اول ص ۶۷)

س: وہ کونسی مسجدیں ہیں جن میں نماز پڑھنے کیلئے سفر کرنا جائز ہے؟

ج : تین مسجدیں ہیں جن میں نماز پڑھنے کیلئے سفر کرنا جائز ہے۔ مسجدِ حرام مسجدِ نبوی ، مسجد اقصیٰ۔ (بخاری شریف جلد اول صہ ۲۱۵)

قبلتین کا بیان

س : خانۂ کعبہ کی تعمیر کتنی بار ہوئی ؟ اور کس کس نے کرائی ؟

ج : مشہور یہ ہے کہ دس بار ہوئی۔

(۱) سب سے پہلے فرشتوں نے کی، حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل۔

(۲) دوسری مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام نے کی۔

(۳) تیسری مرتبہ حضرت شیث علیہ السلام نے کی۔

(۴) چوتھی مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔

(۵) پانچویں مرتبہ قوم عمالقہ نے کی۔

(۶) چھٹی مرتبہ قبیلۂ جرہم نے کی۔

(۷) ساتویں مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِ اعلیٰ قصی بن کلاب نے کی۔

(۸) آٹھویں بار قریش نے تعمیر کی جس میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شرکت فرمائی۔

(۹) نویں مرتبہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں تعمیر کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تجویز کردہ نقشہ کے مطابق تھی۔ یعنی آپ نے حطیم کو خانہ کعبہ میں داخل کر دیا اور اس کے دو دروازے بنائے ایک مشرق کی جانب اور دوسرا مغرب کی جانب۔

(۱۰) دسویں مرتبہ حجاج بن یوسف ثقفی نے کی۔ (صاوی جلد سوم صہ ۵۳، زرقانی جلد اول صہ ۲۰۶

روح البیان جلد اول صہ ۱۵۷، خازن جلد اول صہ ۳۲، جمل جلد اول صہ ۱۰۶)

لیکن علامہ عینی شارح بخاری فرماتے ہیں کہ خانۂ کعبہ کی تعمیر صرف پانچ مرتبہ ہوئی (۱) فرشتوں نے کی (۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (۳) قریش نے کی (۴) حضرت عبداللہ بن زبیر نے کی (۵) حجاج بن یوسف نے کی۔ عمدۃ القاری جلد اول ص ۶۱۵

اس پر ترقی کرتے ہوئے علامہ حلبی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ درحقیقت خانۂ کعبہ کی تعمیرِ جدید صرف تین بار ہوئی (۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر (۲) زمانہ جاہلیت میں قریش کی تعمیر۔ ان دونوں تعمیروں میں دو ہزار سات سو پینتیس برس کا فاصلہ رہا۔ (۳) حضرت عبداللہ بن زبیر کی تعمیر جو قریش کی تعمیر کے بیاسی سال بعد ہوئی۔ باقی ملائکہ اور حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے فرزندوں کی تعمیر۔ یہ صحیح روایتوں سے ثابت نہیں۔ اور اُن کے علاوہ دوسروں نے صرف ٹوٹ پھوٹ کی مرمت کرائی یا معمولی ترمیم کی۔ از سرِ نو تعمیر نہیں کی۔ (سیرۃ حلبی جلد اول ص ۲۰۴)

س : خانۂ کعبہ کی تعمیر کتنے پہاڑوں کے پتھروں سے ہوئی؟

ج : پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے ہوئی۔ (۱) طور سینا (۲) طور زیتا (۳) جودی (۴) لبنان (۵) حراء۔ (سیرۃ حلبی جلد اول ص ۸۸)

س : خانۂ کعبہ کی تعمیر کیوں کی گئی؟

ج : حقیقت حال تو خدا ہی کو معلوم البتہ ایک روایت میں ہے کہ جب خداوند قدوس نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے کہا ایسے کو نائب بنائے گا جو زمین میں فساد پھیلائے گا اور خونریزی کرے گا ہم تو تیری تسبیح و تہلیل اور تقدیس بیان کرتے ہیں۔ فرشتوں کی اس بات سے رب تعالیٰ کو جلال آگیا تو فرشتوں نے رب تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے عرشِ اعظم کا طواف کرنا شروع کر دیا یہانتک کہ سات پھیرے لگائے۔ رب تعالیٰ کو فرشتوں کی یہ ادا پسند آگئی تو حکم دیا زمین میں میرے لئے ایک مکان بناؤ تاکہ وہ بندے جن سے میں ناراض ہو جاؤں وہ اگر اس مکان کی پناہ لیں اور اس کا طواف کرے تو میں راضی ہو جاؤں۔ جیسا کہ تم نے عرشِ اعظم کا طواف کر کے مجھے راضی کیا ہے۔ پھر فرشتوں نے خانۂ کعبہ کی تعمیر کی۔ (شیخ زادہ جلد اول ص ۴۲)

س : کیا خانۂ کعبہ کی تعمیر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بھی کچھ خدمت انجام دی؟

ج : ہاں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی مدد سے خانہ کعبہ تعمیر فرمارہے تھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے انجینیرنگ کی خدمت انجام دی۔ (خازن جلد اول ص۳۲۴)

س : کعبہ شریف میں سب سے پہلے بت کس نے رکھا؟

ج : عمرو بن لحی نے۔ (زرقانی جلد اول ص۱۹۳)

س : خانۂ کعبہ کتنے سالوں تک بت خانہ رہا!

ج : ایک ہزار سال تک۔ (روح البیان جلد چہارم ص۴۹۳)

س : اس کے اردگرد کتنے بت نصب کئے گئے تھے؟

ج : تین سو ساٹھ۔ (زرقانی جلد دوم ص۳۳۵)

س : کیا یہ بات درست ہے کہ کعبہ شریف کے اوپر سے اگر بیمار پرندہ گزر جائے تو اسے شفا مل جاتی ہے؟

ج : ہاں وہاں کی ہوا سے اسکی بیماری دور ہو جاتی ہے۔ (صاوی جلد اول ص۵۰)

س : بیت المقدس کی تعمیر کس نے کی؟

ج : بنیاد حضرت داؤد علیہ السلام نے رکھی پھر اس کی تکمیل حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمائی۔

(جذب القلوب ص۱۱۵ . فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص۲۰۹)

س : حضرت داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنیاد کس جگہ رکھی؟

ج : جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خیمہ نصب کیا گیا تھا۔ (نزہۃ القاری جلد ہفتم ص۵۵۵)

س : حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر کن لوگوں سے کرائی؟

ج : جنات اور شیاطین سے۔ (خازن و معالم جلد پنجم ص۲۳۳)

س : بیت المقدس کب سے کب تک قبلہ رہا؟

ج : حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۴۳۳)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک قبلہ رہا۔ باقی تمام انبیاء بنی اسرائیل و غیر بنی اسرائیل سب کا قبلہ خانۂ کعبہ رہا (تفسیر نعیمی پارہ ۱۱ ص۴۷۵)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کب تک قبلہ رہا ؟

ج : تقریباً ساڑھے سولہ ماہ۔ تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صفحہ ۴۳۳

س : پھر آپ کیلئے تحویل قبلہ کا حکم کہاں ہوا ؟

ج : مدینہ میں ہوا جبکہ آپ بیت المقدس کی طرف رُخ کرکے دو رکعت نماز ظہر ادا کر چکے تھے

س : کیا ہر ایک کی بندگی کیلئے قبلہ علیحدہ علیحدہ ہے؟ [خازن جلد اول صفحہ ۱۰۳

ج : ہاں ملائکہ مقربین کا قبلہ عرش اعظم۔ روحانیین کا قبلہ کرسی، کروبین کا قبلہ بیت معمور، ملائکہ زمین کا قبلہ مسجد آدم، اکثر انبیاء بنی اسرائیل کا قبلہ بیت المقدس، حضرت آدم و حضرت ابراہیم و حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اُمت کا قبلہ کعبہ معظمہ، ارواح مومنین کا قبلہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صفحہ ۴۵۵

س : روضۂ اقدس افضل ہے یا کعبہ معظمہ ؟

ج : روضۂ اقدس بلکہ تمام انبیاء کرام کی قبریں۔ زرقانی جلد اول صفحہ ۳۲۴

روزہ کا بیان

س : رمضان شریف کا روزہ کس سن میں فرض ہوا ؟

ج : دس شوال ۲ھ میں فرض ہوا۔ خزائن صفحہ ۴۲

س : اس امت پر سب سے پہلے کون سا روزہ فرض ہوا ؟

ج : یوم عاشورہ کا روزہ فرض ہوا۔ پھر اسکی فرضیت ایام بیض کے روزے کی فرضیت سے منسوخ ہوگئی۔ پھر جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو اسکی فرضیت نے ایام بیض کے روزے کی فرضیت کو منسوخ کر دیا۔ تفسیر احمدی صفحہ ۵

س : کیا پچھلے انبیاء کرام بھی روزہ رکھتے تھے ؟

ج : ہاں ہر نبی کا روزہ مختلف ایام میں تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام ایام بیض کا روزہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔ تفسیر احمدی ص۵۵

حضرت ادریس علیہ السلام ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ خازن جلد چہارم ص۲۰۳

حضرت نوح علیہ السلام یوم فطر اور یوم اضحیٰ کو چھوڑ کر ہمیشہ روزہ رہتے تھے

حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھتے تھے۔ البدایہ النہایہ جلد اول ص۱۱۸

حضرت ذوالکفل علیہ السلام تمام دن روزہ اور پوری رات عبادت کرتے تھے۔

جمل جلد سوم ص۱۴۲

حضرت سلیمان علیہ السلام ہر ماہ کے شروع میں تین دن اور درمیان میں تین دن اور آخر میں تین دن روزہ رکھتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ روزہ رہتے تھے۔

[البدایہ والنہایہ جلد دوم ص۱۵]

س : روزہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج : روزہ کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) فرضِ معین جیسے رمضان کے ادا روزے (۲) فرضِ غیر معین جیسے رمضان کے قضا روزے (۳) واجب معین جیسے نذر معین کے روزے۔ (۴) واجب غیر معین جیسے نذر مطلق کے روزے (۵) نفلِ مسنون جیسے نویں تاریخ کے ساتھ عاشورہ کا روزہ (۶) نفل مستحب جیسے ایام بیض اور عرفہ کے دن کا روزہ۔ (۷) مکروہ تنزیہی جیسے ہفتہ کے دن کا روزہ یا صوم دہر یا صوم وصال کہ روزہ رکھکر افطار نہ کرے۔ پھر دوسرے دن رکھے (۸) مکروہ تحریمی جیسے عید اور ایام تشریق کے روزے۔

(درمختار و ردالمختار جلد دوم ص۸۵ تا ص۸۶)

س : تمام نفلی روزوں میں کون سا روزہ سب سے بہتر ہے؟

ج : عرفہ کے دن کا روزہ۔ فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم ص۴۴۲

حج کا بیان

س : حج کس سن میں فرض ہوا؟

ج : ۹ھ کے آخر میں فرض ہوا۔ درمختار وردالمحتار جلد دوم صفحہ ۱۴۳

س : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس سن میں حج ادا فرمایا؟

ج : ۱۰ھ میں ادا فرمایا۔ درمختار وردالمحتار جلد دوم صفحہ ۱۴۳

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی بار حج ادا فرمایا؟

ج : قبل ہجرت دو یا تین حج ادا فرمائے اور بعد ہجرت مدینہ منورہ سے صرف ایک حج ادا فرمایا جو "حجۃ الوداع" کے نام سے مشہور ہے۔ حج کے علاوہ آپ نے چار عمرے بھی ادا کئے۔ [ارشاد الساری صفحہ ۱۱]

س : کیا حج کی فرضیت اسی امت کے ساتھ خاص ہے؟

ج : ہاں اسی امت کے ساتھ خاص ہے کسی اور نبی کی امت پر فرض نہیں ہوا۔

سیرۃ حلبی جلد اول صفحہ ۱۹۰، شرح المسلک المتقسط صفحہ ۳

س : کیا پچھلے انبیاء کرام پر بھی حج کرنا فرض تھا؟

ج : مُلا علی قاری کی کتاب المسلک المتقسط اور علامہ حلبی کی کتاب "سیرۃ حلبی" کی ظاہر عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء کرام پر بھی حج کرنا فرض تھا۔ سیرۃ حلبی جلد ۱ صفحہ ۱۹۰، شرح المسلک المتقسط صفحہ ۳ لیکن اعلیٰحضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ فرضیت کا حال تو خدا جانے البتہ انبیاء کرام حج کرتے رہے۔ الملفوظ حصہ اول صفحہ ۷۴

س : کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی حج کرنا فرض تھا؟

ج : حقیقتِ حال تو خدا کو معلوم البتہ علامہ شامی اور مُلا علی قاری کی ظاہری عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ پر بھی حج کی فرضیت نازل ہوئی۔ ردالمحتار جلد ۲ صفحہ ۱۴۲، شرح المسلک المتقسط صفحہ ۳

س : کسی کو ایک حج یا چند حج میسر آتے ہیں اور کسی کو بالکل نہیں اسکی کیا وجہ ہے؟

ج : حقیقتِ حال کا علم تو خدا کو ہے البتہ روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانۂ کعبہ کی تعمیر فرمائی تو رب العزت نے حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ اے ابراہیم آواز دو کہ تمہارے رب کا گھر تعمیر ہو گیا ہے اس گھر کی زیارت و طواف کیلئے چلے آؤ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آواز دی تو رب العزت نے حضرت ابراہیم کی اس آواز کو سارے جہاں کے لوگوں تک اور جو نسلیں قیامت تک ماں کے ارحام اور باپ کے اصلاب میں تھیں ان میں بھی روح ڈال کر آواز پہنچائی گئی۔ اس آواز پر جس نے جتنی مرتبہ لبیک کہا اسکو اتنے ہی حج میسر ہوئے۔ کسی نے ایک مرتبہ کسی نے دو کسی نے تین مرتبہ کہا "لہٰذا" اور جس نے بالکل نہیں کہا اسکو کوئی حج میسر نہیں ہوا۔

تفسیر عزیزی سورہ بقر ص۴۰۴، عمدۃ القاری جلد چہارم ص۴۸۵

س : حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر سب سے پہلے لَبَّیْکَ کن لوگوں نے کہا؟

ج : اہلِ یمن نے کہا۔ صاوی جلد سوم ص۸۳

س : حج واجب ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

ج : آٹھ شرطیں ہیں۔ —— (۱) اسلام (۲) دار الحرب میں ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ جانتا ہو حج اسلام کے فرائض میں سے ہے (۳) بلوغ ہونا (۴) عاقل ہونا (۵) آزاد ہونا (۶) تندرست ہو کہ حج کو جا سکے، اعضا سلامت ہوں، انکھیارا ہو، اپاہج اور فالج والے اور جسکے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو حج فرض نہیں (۷) سفر خرچ کا مالک ہو (۸) وقت یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائے جائیں۔ (بہار شریعت حصہ ششم ص۸تا ص۱۳)

س : حج میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟ ج : سات چیزیں فرض ہیں (۱) احرام، (۲) وقوفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پیشتر کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا (۳) طوافِ زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے (۴) نیت (۵) ترتیب یعنی پہلے احرام باندھنا پھر وقوف پھر طواف (۶) ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا (۷) مکان یعنی وقوف عرفات میں ہونا اور طواف کا مسجد الحرام میں ہونا۔ (بہار شریعت حصہ ششم ص۵۱)

زکوٰۃ کا بیان

س : زکوٰۃ کسے کہتے ہیں ؟

ج : مال کے ایک مخصوص حصّہ کا جو شرع نے مقرّر کیا ہے اللہ کیلئے کسی مسلمان فقیر کو مالک بنا دینا بشرطیکہ وہ فقیر ہاشمی نہ ہو زکوٰۃ کہلاتا ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار جلد دوم ص ۳)

س : زکوٰۃ کس سن میں فرض ہوئی ؟

ج : ۲ھ میں فرض ہوئی۔ (درمختار مع ردالمحتار جلد دوم ص ۲، طحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۴۱۴)

س : زکوٰۃ کن پر فرض ہے ؟

ج : چند شرطوں کے ساتھ مالدار مسلمانوں پر فرض ہے۔ (عامۂ کتب)

س : وہ چند شرطیں کیا ہیں ؟

ج : (۱) بالغ ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) آزاد ہونا (۴) نصاب کا مالک ہونا (۵) نصاب کا قرض سے فارغ ہونا (۶) نصاب کا حاجت اصلیہ سے فاضل ہونا (۷) مال کا نامی ہونا (۸) مال پر سال گذرنا۔ وغیرہ۔ (درمختار مع ردالمحتار جلد دوم ص ۴ تا ص ۶)

س : صاحبِ نصاب کون ہے ؟

ج : جو آدمی ساڑھے باون تولہ چاندی (۵۲½) یا ساڑھے سات تولہ سونا (۷½)، یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر روپیہ پیسہ یا سامانِ تجارت کا مالک ہو۔ وہ صاحبِ نصاب ہے۔ درمختار مع ردالمحتار جلد دوم ص ۲۹ تا ۳۱

س : کیا انبیاء کرام پر بھی زکوٰۃ فرض ہے ؟

ج : انبیاء کرام پر زکوٰۃ بالاجماع فرض نہیں (درمختار مع ردالمحتار جلد دوم ص ۲۔)

س : انبیاء کرام کے مال پر زکوٰۃ فرض کیوں نہیں ؟

ج : انبیاء کرام کے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہ مال امانت ہے۔ اور مال امانت میں زکوٰۃ فرض نہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کے معنی ہیں صاحب زکوٰۃ کا گناہوں سے پاک ہونا اور انبیاء کرام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ اس لئے ان پر زکوٰۃ فرض نہیں

(رد المحتار جلد دوم صہ۲ ، طحطاوی صہ۴۱۴)

نکاح کا بیان

س : کن عورتوں سے نکاح کرنا بہتر ہے ؟

ج : کنواری عورت سے اور جس سے اولاد زیادہ ہونے کی امید ہو ان سے نکاح کرنا بہتر ہے۔

[رد المحتار جلد دوم صہ۲۶۹]

س : نکاح کیلئے کون سا دن مبارک اور باعث برکت ہے ؟

ج : جمعہ کا دن، حضرت آدم کا نکاح حوا سے، حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح زلیخا سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نکاح صفورا سے، حضرت سلیمان علیہ السلام کا نکاح بلقیس سے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت عائشہ سے جمعہ ہی کے دن ہوا۔

[تفسیر نعیمی پارہ ۱۱ صہ۱۷]

س : کیا نکاح کیلئے گواہ کا ہونا ضروری ہے ؟

ج : ہاں ضروری ہے بغیر گواہ نکاح نہیں ہوگا۔ (عامۂ کتب)

س : کیا کوئی نکاح بغیر گواہ کے ہو سکتا ہے ؟

ج : ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح بغیر گواہ اور بغیر دین مہر کے جائز ہے۔ یہ آپ کی خصوصیات سے ہے۔

(خصائص الکبریٰ جلد دوم صہ۲۴۵ ، زرقانی جلد پنجم صہ۲۳۱)

س : حضرت آدم و حوا کا نکاح کس کے سامنے ہوا ؟

ج : فرشتوں کے سامنے ہوا اور فرشتے ہی گواہ بنے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صہ۱۵۹)

س : کیا دنیا میں سبھی انبیاء کرام نے نکاح فرمایا ؟

ج : ہاں ابتک جتنے انبیاء کرام دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں، سبھی نے نکاح کیا۔ ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے نکاح نہ کیا ہو۔ یہانتک کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں بھی ہے کہ آپنے نکاح تو کیا لیکن مباشرت نہ فرمائی۔ کیونکہ آپکی شریعت میں مباشرت نہ کرنا عزیمت تھی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نزول فرمائیں گے تو قبیلۂ جھینیہ کی ایک عورت سے شادی فرمائیں گے اور آپکی اولاد بھی ہوگی۔ (روح البیان جلد ۱ صہ ۳،

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی عورتوں سے نکاح فرمایا؟ [شرح شفا جلد ۱ صہ ۲۹)

ج : گیارہ عورتوں سے نِکاح فرمایا۔ اُن کے علاوہ چار باندیاں بھی تھیں شرح فقہ اکبر لعلی قاری صہ ۱۱،

س : یہ شادیاں ایک ہی وقت میں ہوئیں یا علیٰحدہ علیٰحدہ؟ [شرح شفا جلد ۱ صہ ۲۱۲، زرقانی جلد ۳ صہ ۲۲۷)

ج : سب سے پہلے آپ کا نکاح حضرت خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد سے ہوا۔ ان کے وصال کے بعد حضرت سودہ بنت زمعہ سے نِکاح ہوا۔ پھر ۲ھ میں حضرت عائشہ بنت حضرت ابوبکر رخصت ہو کر خدمتِ اقدس میں پہنچیں۔ پھر ہجرت کے تیسرے یا چوتھے سال میں حضرت اُمّ سلمہ بنت ابی امیہ، حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب، حضرت زینب بنت خزیمہ سے نِکاح ہوا پھر پانچویں سال حضرت زینب بنت جحش سے عقد فرمایا۔ پھر چھٹے سال حضرت جویریہ بنت حارث خزاعیہ سے نِکاح ہوا۔ پھر ساتویں سال حضرت صفیہ بنت حی۔ حضرت میمونہ بنت حارث ہلالیہ اور حضرت اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان سے عقد فرمایا۔ (مواہب لدنیہ جلد ۱ صہ ۲۰۰، عمدۃ القاری جلد ۲ صہ ۳۲)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کونسی بیوی ہے جس سے آپکا نِکاح آسمان پر ہوا اور حضرت جبرئیل اس کے گواہ بنے؟

ج : حضرت زینب بنت جحش۔ (جمل جلد سوم صہ ۴۴، زرقانی جلد سوم صہ ۲۴۲)

س : مرد کے نکاح کرنے کی کتنی حالتیں ہیں؟

ج : چھ حالتیں ہیں (۱) فرض (۲) واجب (۳) سنّت مؤکدہ (۴) مباح (۵) حرام (۶) مکروہ

(۱) جو شخص مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو اور اُسے یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے کی حالت میں زنا واقع ہو جائیگا تو اس پر نکاح کرنا فرض ہے۔

(۲) جو شخص مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو اور اُسے شہوت کا غلبہ اتنا ہو کہ نکاح نہ کرنے

کی صورت میں اندیشۂ زنا ہے تو اس پر نکاح کرنا واجب ہے۔

(۳) جب اعتدال کی حالت ہو یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو اور نہ عنین ہو اور وہ مہر و نفقہ پر قدرت بھی رکھتا ہو تو ایسی حالت میں نکاح کرنا سُنّت مؤکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر مصر رہنا گناہ ہے اس صورت میں اگر حرام سے بچنے یا اتباعِ سنت یا اولاد حاصل کرنے کی نیت کرے تو ثواب بھی پائے گا۔

(۴) جو شخص محض لذت حاصل کرنے کی نیت سے شادی کرے تو اس کیلئے نکاح کرنا مباح ہے۔

(۵) جس آدمی کو یہ یقین ہو کہ نکاح کرے گا تو نان و نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری حقوق ہیں ان کو پورا نہ کر سکے تو اس کیلئے نکاح کرنا حرام ہے۔

(۶) جس آدمی کو یہ اندیشہ ہو کہ نکاح کرے گا تو نان و نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری حقوق ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو اس صورت میں نکاح کرنا مکروہ ہے۔ درمختار و ردالمحتار جلد ۲ ص ۲۶۸

س : عورتوں کے نکاح کرنے کی کتنی صورتیں ہیں؟

ج : چھ صورتیں ہیں (۱) مکروہ (۲) حرام (۳) واجب (۴) فرض (۵) سنت (۶) مباح

(۱) جس عورت کو اپنے نفس سے خوف ہو کہ غالباً اس سے شوہر کی اطاعت اور اس کے حقوق واجبہ ادا نہ ہو سکیں گے تو اسے نکاح کرنا ممنوع و ناجائز ہے۔ اگر کرے گی تو گنہگار ہوگی۔ یہ صورت کراہت تحریمی کی ہے۔

(۲) اگر یہ خوف مرتبۂ ظن سے تجاوز کر کے یقین تک پہونچے تو اس صورت میں اسے نکاح کرنا حرام ہے۔

(۳) جس عورت کو اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہو لیکن نکاح کی حاجت شدید ہے کہ بے نکاح کئے معاذاللہ گناہ میں مبتلا ہونے کا ظن غالب ہے تو ایسی صورت میں نکاح کرنا واجب ہے۔

(۴) جس عورت کو بے نکاح کئے معاذاللہ وقوعِ حرام کا یقین ہو تو اس حالت میں نکاح کرنا فرض ہے۔ یعنی جب کہ کثرتِ روزہ وغیرہ معالجات سے تسکین متوقع نہ ہو۔

(۵) اگر عورت کی حاجت اعتدال پر ہو یعنی نہ نکاح سے بالکل بے پرواہی نہ اس شدّت کا شوق کہ بے نکاح وقوعِ گناہ کا ظن بالیقین ہو ایسی حالت میں نکاح کرنا سنّت ہے مگر بشرطیکہ عورت اپنے پر اطمینان کافی رکھتی ہو کہ اس سے ترک اطاعت اور حقوقِ شوہر کی اضاعت اصلاً واقع نہ ہوگی۔

(۶) اگر عورت کو ذرا بھی اس کا اندیشہ ہو تو اس کے حق میں نکاح سنّت نہ رہے گا صرف مباح ہوگا بشرطیکہ اندیشہ حدِ ظن تک نہ پہونچے ورنہ اباحت تو دور کی بات سرے سے نکاح ممنوع و ناجائز ہوگا۔ فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص۲۸۹

س : جو عورت قبلِ نکاح مرجائے تو کیا آخرت میں اس کا نکاح ہوگا؟

ج : ہاں کسی جنتی آدمی سے اس کا نکاح کر دیا جائیگا۔ تفسیر نعیمی پارہ سوم ص۳۵۶

س : کیا ہر مومن کو جنت میں اسکی دنیوی بیوی ملے گی؟

ج : ہاں بلکہ دنیوی بیوی حور و غلمان سے بھی زیادہ حسین و جمیل ہوگی۔ صاوی جلد اول ص۱۷

س : جنت میں حور افضل ہوگی یا دنیوی عورت؟

ج : دنیوی عورت افضل ہوگی۔ صاوی جلد چہارم ص۵۶

س : جس عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی وہ روزِ قیامت کس کے نکاح میں رہے گی؟

ج : اگر وہ عورت نکاح ثانی نہ کرے تو روزِ قیامت اپنے شوہر کو ملے گی جبکہ دونوں ایمان پر وفات پائے ہوں۔ اور اگر دوسرا شوہر کرلے اور اسی کے نکاح میں مرجائے تو دوسرے شوہر کو بشرطِ ایمان ملے گی اور اگر اس سے بھی بیوہ ہوگئی غرض کسی کے نکاح میں نہ مری تو اسے روزِ قیامت اختیار دیا جائیگا کہ ان شوہروں میں جسے چاہے پسند کرلے۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف اول ص۱۰

س : کیا حضرت مریم کا بھی آخرت میں کسی سے نکاح ہوگا؟

ج : ہاں حضرت مریم بنت عمران، کلثوم اخت موسیٰ، آسیہ زوجۂ فرعون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں ہوں گی۔ نور الابصار ص۱۳

روح کا بیان

س : روح کیا چیز ہے ؟

ج : اسکی پوری حقیقت تو خدا کو معلوم البتہ کتابوں میں ہے کہ روح ایک لطیف جسم ہے جو اجسامِ کثیف کیساتھ اس طرح خلط ہے جس طرح سبز لکڑی میں پانی۔ شرح العقائد صفحہ ۱۲۲

س : روحیں کب پیدا کی گئیں ؟

ج : مختلف روایتیں ہیں۔ جسم سے دو ہزار سال پہلے۔ (فتاوی رضویہ جلد نہم صفحہ ۶۵)
چار ہزار سال پہلے خازن جلد اول صفحہ ۲۷۷ یا پانچ ہزار سال پہلے (شرح فقہ اکبر بحر العلوم صفحہ ۶۵)

س : کیا نفس اور روح دونوں ایک ہی چیز ہیں ؟

ج : نہیں، اصل میں تینوں چیزیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ (۱) نفس (۲) روح (۳) قلب
روح بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور نفس و قلب اس کے دو وزیر ہیں۔ نفس کا مرکز زیر ناف ہے اور قلب کا مرکز وہ گوشت کا ٹکڑا ہے جو سینے کے بائیں جانب ہے۔ الملفوظ حصہ ۲ صفحہ ۶۳

س : شکمِ مادر میں نطفہ قرار پانے کے کتنے دن بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے ؟

ج : چار ماہ کے بعد ہی روح پھونک دی جاتی ہے۔ صاوی جلد سوم صفحہ ۸۰

س : انسان کے جسموں میں کتنی بار روح داخل ہوئی اور داخل ہوگی ؟

ج : چھ بار۔ (۱) یومِ میثاق میں داخل ہوئی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی ذریت نکالی اور سب سے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا۔
(۲) جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانۂ کعبہ کی تعمیر کی تو رب العزت نے حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ اے ابراہیم مقام ابراہیم میں کھڑے ہو کر آواز دو کہ تمہارے رب کا گھر تیار ہو گیا ہے اس گھر کی زیارت اور طواف کیلئے چلے آؤ۔ حضرت ابراہیم نے

آواز دی تو رب العزّت نے حضرت ابراہیم کی اس آواز کو سارے جہان کے لوگوں تک پہونچا دیا اور جو ماں کے ارحام اور باپ کے اصلاب میں تھے ان میں بھی روح ڈال کر یہ آواز پہنچائی گئی۔

(۳) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توارت شریف میں امّت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و کمال کا ذکر پایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے خواہش ظاہر کی کہ مجھے امّتِ محمدیہ کا دیدار اور اُن کی آواز سُنوائی جائے۔ تو خداوند قدوس نے امّتِ محمّدیہ کی آواز کو ان کے باپوں کے اصلاب میں روح ڈال کر سُنوایا۔

(۴) ماں کے شکم میں داخل ہوتی ہے پھر موت کے وقت نکال لی جاتی ہے۔

(۵) قبر میں منکر نکیر کے سوال و جواب کے وقت داخل ہوتی ہے۔

(۶) میدانِ محشر میں جمع کرنے کیلئے حضرت اسرافیل علیہ السّلام کے صور پھونکنے کے وقت داخل کی جائیگی۔ (فتاوی حدیثیہ صفحہ ۸۹، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صفحہ ۱۴۷ تفسیر نعیمی پ ۹ صفحہ ۳۸۶)

س : کیا نیند کی حالت میں روح نکال لی جاتی ہے؟

ج : اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں۔ (۱) حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ انسان میں نفس اور روح دونوں ہیں اور ان کا تعلق آپس میں ایسا ہے جیسے آفتاب کا شعاع سے، نیند میں اللہ تعالیٰ نفس کو قبض کرلیتا ہے اور روح کو چھوڑ دیتا ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی موت کا ارادہ کرتا ہے تو نفس کے ساتھ روح کو بھی قبض فرمالیتا ہے (۲) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ہر انسان میں دو روحیں ہیں ایک روح یقظہ یعنی وہ روح کہ جب وہ جسم میں ہوتی ہے تو عادتًا انسان بیدار رہتا ہے جب وہ نکل جاتی ہے تو انسان سو جاتا ہے اور خواب دیکھنے لگتا ہے۔ دوسری روح حیات کہ جب وہ جسم میں ہوتی ہے تو انسان زندہ رہتا ہے۔ جب وہ نکال لی جاتی ہے تو انسان مرجاتا ہے پس نیند میں روح یقظہ نکال لی جاتی ہے، اور موت کے وقت دونوں نکال لی جاتی ہیں۔ (شرح الصدور صفحہ ۱۳۳، ۱۳۴ صاوی جلد دوم صفحہ ۱۸)

س : کیا سب کی روح حضرت عزرائیل علیہ السّلام قبض فرماتے ہیں؟

ج : حقیقتِ حال تو خدا کو معلوم البتہ کچھ لوگوں کے بارے میں ہے کہ ان کی روح خود رب تبارک و تعالیٰ قبض فرماتا ہے۔ (شرح الصدور ص۲۱)

س : وہ کون لوگ ہیں جن کی روح خود ربّ العزّت اپنے دستِ قدرت سے قبض فرماتا ہے؟

ج : شہدائے بحر ہیں جنکی روح خود ربّ العزّت اپنے دستِ قدرت سے قبض فرماتا ہے۔ (شرح الصدور ص۲۱ ، کنوز الحقائق جلد اول ص۱۸)

س : کیا اُن کے علاوہ بھی کوئی شخص ہے جنکی روح خود ربّ العزّت نے اپنے دستِ قدرت سے قبض فرمائی؟

ج : ہاں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ہیں کہ خود ربّ العزّت نے آپکی روح نکالی ان کی طرف کوئی فرشتہ نہیں بھیجا گیا۔ (تفسیر نعیمی پارہ ہفتم ص۵۳۷)

س : مرنے کے بعد ارواح کہاں رہتی ہیں؟

ج : مسلمانوں میں بعض کی روحیں قبر پر رہتی ہیں، بعض کی چاہ زمزم میں اور بعض کی آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہیں۔ اور بعض کی آسمان اول دوم ہفتم تک اور بعض کی اعلیٰ علیین میں اور بعض کی سبز پرندوں کی شکل میں زیر عرش نور کی قندیلوں میں اور بعض کی سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں سیر کرتی ہیں اور بعض کی روحیں جنت میں رہتی ہیں جیسے انبیاء اور شہداء کی روحیں اور مؤمنین کی روحیں جنت میں حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کی نگرانی میں ہیں ـــــ اور کفار میں بعض کی روحیں چاہ وادی برہوت میں اور بعض کی زمین میں اول دوم ہفتم تک اور بعض کی سجین میں اور بعض کی حضر موت میں۔ شرح الصدور ص۹۵ تا ص۱۰۱ ، فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص۱۲۵

موت کا بیان

س : کیا موت وحیات دونوں وجودی ہیں ؟

ج : ہاں دونوں وجودی ہیں۔ (الملفوظ حصہ چہارم صا)

س : موت وحیات کس شکل میں ہیں ؟

ج : موت حضرت عزرائیل علیہ السلام کے قبضہ میں ایک مینڈھے کی شکل میں ہے جس کے پاس سے وہ گذرتا ہے وہ مرجاتا ہے اور حیات حضرت جبرئیل علیہ السلام کی سواری میں ایک گھوڑی کی شکل میں ہے جس بے جان کے پاس سے گذرتی ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔

(خازن ومعالم جلد ہفتم صـ۱ شرح الصدور صـ۱۵ شرح شفا جلد اول صـ۲۹)

س : کیا موت کو بھی موت ہوگی ؟

ج : ہاں موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں جنت ودوزخ کے درمیان لایا جائیگا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائینگے۔

(شرح الصدور صـ۱۵، حیاۃ الحیوان جلد دوم صـ۲۷، سیرۃ حلبی جلد اول صـ۴۳۵)

س : کیا انسان کی طرح فرشتوں کو بھی موت لاحق ہوتی ہے ؟

ج : فرشتوں کیلئے قیامت سے پہلے موت نہیں۔ فرشتے اس وقت مریں گے جب پہلا صور پھونکا جائیگا۔ ملک الموت ان کی روح قبض کریں گے پھر وہ خود بھی مرجائیں گے۔

س : کیا روح کو بھی موت ہوگی ؟ (الہدایۃ المبارکہ صـ۱)

ج : نہیں ہوگی۔ فتاویٰ رضویہ جلد نہم صـ۵۸

س : کیا موت کے وقت تکلیف ہوتی ہے ؟

ج : ہاں تکلیف ہوتی ہے۔ اُس کی کم سے کم تکلیف کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص کانٹے دار شاخ

کو اون میں ڈالے پھر اسے کھینچے تو اس شاخ کے ساتھ اون کا ریشہ ریشہ نکل آئیگا یعنی نزع کیوقت گویا ہر رگِ جاں میں کانٹے چبھتے ہیں اور انھیں کے ساتھ روح نکلتی ہے۔ (شرح الصدور صـ۱۳)

س : پھر کیا وجہ ہے کہ اتنی تکلیف کے باوجود مرنے والا پُرسکون نظر آتا ہے ؟

ج : فرشتے اسے مضبوطی سے باندھ دیتے ہیں ورنہ اگر یہ بات نہ ہو تو اذیّت کی وجہ سے وہ اپنے قریب والوں کو تلوار سے کر مارنے لگے۔ (شرح الصدور صـ۱۳)

س : آدمی کے مرنے کے بعد اسے خوشبو کیوں لگاتے ہیں ؟

ج : ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عزرائیل علیہ السلام حضرت آدم کی تخلیق کیلئے زمین سے مٹی اُٹھا کر لے گئے تو زمین نے بارگاہِ خداوندی میں شکایت کی کہ اے اللہ مٹی اُٹھانے سے تو مجھ میں کمی آگئی۔ خدا نے جواب دیا گھبراؤ مت یہ جب تم میں واپس آئیگا تو پہلے سے زیادہ حسین وجمیل اور خوشبو دار ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ میّت کو عطر و مشک سے معطّر کیا جاتا ہے۔ (روح البیان جلد اول صـ۶۹)

جنازہ کا بیان

س : نماز جنازہ کی ابتدا کب سے ہے؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ ۴۶۷)

س : حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ کس نے پڑھی؟

ج : فرشتوں نے پڑھی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ ۴۶۷)

س : ان میں امام کون ہوئے؟

ج : حضرت جبرئیل علیہ السلام۔ (تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ صفحہ ۱۶۲)

س : اسلام میں سب سے پہلے نماز جنازہ کس کی پڑھی گئی؟

ج : حضرت اسعد بن زرارہ کی کہ خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی۔ [فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ ۴۶۸

س : نماز جنازہ میں کس صف میں کھڑا ہونا زیادہ افضل ہے؟

ج : صف اخیر میں کھڑا ہونا زیادہ افضل ہے۔ (درمختار مع ردالمختار جلد اول صفحہ ۶۱۱)

س : اسلام میں نماز جنازہ کی مشروعیت کب اور کہاں ہوئی؟

ج : مدینہ منورہ میں ہجرت کے تقریباً نویں مہینے میں ہوئی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ ۴۶۸)

س : وہ کون لوگ ہیں جن کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی؟

ج : باغی جو امام برحق پہ ناحق خروج کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے (۲) ڈاکو کہ ڈاکہ زنی میں مارا جائے (۳) جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں (۴) جو شخص کئی آدمیوں کا گلا گھونٹ کر مار ڈالے (۵) جو شخص شہر میں رات کو ہتھیار لیکر لوٹ مار کریں اور اسی حالت میں مارے جائیں (۶) جو اپنے والدین کو مار ڈالے (۷) جو کسی کا سامان چھین رہا تھا اور اسی حالت میں مارا جائے۔ (عالمگیری جلد اول صفحہ ۸۳، درمختار وردالمحتار جلد اول صفحہ ۶۰۹)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ سب سے پہلے کس نے پڑھی ؟

ج : حضرت جبرئیل نے پھر حضرت اسرافیل نے پھر میکائیل نے پھر ملک الموت نے ملائکہ کے لشکروں کے ساتھ پڑھی۔ اس کے بعد صحابہ کرام اور دیگر لوگوں نے پڑھی۔ زرقانی جلد ہشتم، صفحہ ۲۷

س : کیا آپکی نماز جنازہ میں کوئی امام نہ تھا، سب نے علیحدہ علیحدہ پڑھی ؟ [خصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۲۳]

ج : اس سلسلے میں علماء مختلف ہیں۔ بعض کے نزدیک یہ نماز معروف نہ ہوئی بلکہ لوگ گروہ در گروہ حاضر آتے اور آپ پر صلوٰۃ وسلام عرض کرتے اور بہت سے علماء یہی نماز معروف مانتے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دفع فتن وانتظام امت میں مشغول جبتک ان کے دست حق پرست پر بیعت نہ ہوئی لوگ جماعت در جماعت آتے اور جنازہ اقدس پر نماز پڑھتے جاتے۔ جب بیعت ہوگئی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولی شرعی ہوگئے انھوں نے جنازہ مقدس پر نماز پڑھ لی اس کے بعد پھر کسی نے نہ پڑھی کہ بعد نماز ولی پھر اعادہ نماز کا اختیار نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۵۴)

سوالاتِ قبر کا بیان

س : کیا منکر نکیر کے سوالات صرف مسلمانوں سے ہوتے ہیں یا کفار و مشرکین سے بھی ؟

ج : مسلمان یا مدّعی اسلام منافق سے ہوتے ہیں ۔ کفار و مشرکین سے سوالاتِ قبر نہیں کئے جاتے [شرح الصدور ص۵۹ ، فتاوی حدیثیہ ص۷]

س : منکر نکیر دونوں ملکر سوال کرتے ہیں یا ایک ؟

ج : کچھ لوگوں سے دونوں اور کچھ لوگوں سے ایک ہی سوال کرتا ہے ۔ (شرح الصدور ص۵۹)

س : کیا سوالاتِ قبر کے وقت روح پورے جسم میں لوٹائی جاتی ہے ؟

ج : حقیقتِ حال تو خدا جانے البتہ بعض یہ کہتے ہیں کہ روح پورے جسم میں لوٹائی جاتی ہے ۔ بعض کہتے ہیں کہ صرف سینے تک داخل ہوتی ہے اور بعض اس کے بھی منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ روح جسم اور کفن کے درمیان رکھی جاتی ہے ۔ الجواہر المنیفہ ص۲۳

س : کیا سوالاتِ قبر تمام مسلمان مُردوں سے ہوتے ہیں ؟

ج : مستثنات چھوڑ کر تمام مُردوں سے سوالات ہوں گے یہاں تک کہ کوئی آگ میں جل جائے یا پانی میں ڈوب جائے تو ان سے بھی سوال ہوگا اور وہ وہیں ثواب و عذاب پائیگا اسی طرح اگر کسی کو جانور نے کھالیا یا مچھلی وغیرہ نگل گئی تو ان کے شکم ہی میں سوالات ہوں گے اور وہ وہیں ثواب وعذاب سے آشنا ہوگا ۔ (فتاوی حدیثیہ ، شرح الصدور ص۶۱ تا ص۷۵)

س : وہ کون لوگ ہیں جن سے سوالاتِ قبر نہیں ہوتے ؟

ج : حقیقت کا علم تو خدا کو ہے ۔ البتہ کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ گیارہ قسم کے افراد سوالاتِ قبر سے محفوظ رہتے ہیں (۱) انبیاءِ کرام (۲) شہداءِ عظام (۳) کفار سے مقابلہ کیلئے ، اسلامی سرحد پر گھوڑا باندھنے والا (۴) طاعون کی بیماری میں مرنے والا (۵) زمانۂ طاعون میں مرنے والا خواہ کسی بیماری سے مر جائے (۶) صدیقین (۷) اطفالِ مؤمنین

(۸) جمعہ کی رات یا دن میں مرنے والا (۹) مرض موت میں سورۂ اخلاص پڑھنے والا،
(۱۰) ہر رات سورۂ تبارک پڑھنے والا (۱۱) رمضان المبارک میں مرنے والا۔

درمختار ورد المحتار جلد اول صـ۵۹۶، شرح الصدور صـ۶۲، صـ۲۲۔

س : کیا جنّات سے بھی سوالاتِ قبر ہوتے ہیں؟

ج : ہاں جنّات سوالاتِ قبر اور حساب و کتاب وغیرہ کے معاملے میں انسان کی طرح ہیں۔

س : کیا پچھلے انبیاء کرام کی اُمت سے بھی سوالاتِ قبر ہوتے تھے؟ [فتاویٰ حدیثیہ صـ۴

ج : نہیں، سوالاتِ قبر اسی امت کیساتھ خاص ہیں۔

(فتاویٰ حدیثیہ صـ۷، شرح الصدور صـ۵۹)

عذابِ قبر کا بیان

س : قبر کا عذاب کن لوگوں کیلئے ہے؟

ج : تمام کافروں اور بعض گنہگار مومنین کیلئے ہے شرح الصدور صـ۶

س : کیا پھر مومن عاصی سے عذابِ قبر اٹھالیا جاتا ہے؟

ج : بعض سے نہیں اٹھایا جاتا اور بعض سے ان کی معصیت کے مُطابق عذاب ہونے کے بعد اُٹھالیا جاتا ہے اور بعض سے مقررہ عذاب سے پہلے ہی کسی کی دعا یا ایصالِ ثواب یا صدقۂ جاریہ وغیرہ کی وجہ سے اُٹھالیا جاتا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ مومن عاصی پر عذابِ قبر شبِ جمعہ آنے تک رہتا ہے اس کے آتے ہی اُٹھالیا جاتا ہے۔

(شرح الصدور صـ۶، بہارِ شریعت حصہ اول صـ۲۷)

س : وہ کون سا دن یا کون سا مہینہ ہے، جس میں مرنے سے گنہگار بندہ بھی عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے؟

ج : جمعہ یا شبِ [illegible] رمضان شریف کا مہینہ ہے جس میں اگر کوئی مسلمان مرجائے تو وہ سوالات

نکیرین اور عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ (شرح الصدور صہ ۶۲، فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صہ ۱۲۴)

س : تو کیا پھر مومن عاصی پر جمعہ یا شبِ جمعہ یا ماہِ رمضان گذرنے کے بعد عذابِ قبر لوٹ جاتا ہے؟

ج : نہیں لوٹتا اور نہ قیامت تک لوٹے گا انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کی رحمت سے یہی امید ہے

(شرح اشباہ والنظائر صہ ۵۶۵، شرح الصدور صہ ۶)

س : کیا کسی دن کافر سے بھی عذابِ قبر اٹھالیا جاتا ہے؟

ج : ہاں جمعہ وشب جمعہ اور رمضان شریف کے مہینے میں اس سے بھی عذابِ قبر اٹھالیا جاتا ہے یہ صدقہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ پھر جمعہ وشبِ جمعہ یا ماہِ رمضان گذرنے کے بعد دوبارہ عذاب اس پر لوٹ جاتا ہے۔

(شرح اشباہ والنظائر صہ ۵۶۴، شرح الصدور صہ ۶)

جنت کا بیان

س : جنّت کیا چیز ہے؟

ج : جنّت ایک عالیشان مکان ہے جسے خداوند قدوس نے مومن بندوں کیلئے تیار کیا ہے۔ جس میں ایسی نعمت اور راحت وآرام کی چیزیں مہیا ہیں جنکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی آدمی کے دِل پر اُن کا خطرہ گذرا۔ (بہارِ شریعت حصہ اول صہ ۴۲)

س : جنّت کہاں ہے؟

ج : جنّت ساتویں آسمان کے اوپر اور عرشِ اعظم کے نیچے ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ہشتم صہ ۹۷، تفسیر عزیزی پ ۳۰ صہ ۱۲)

س : جنّت وجہنّم میں پہلے کِس کی تخلیق ہوئی؟

ج : پہلے جنّت کی تخلیق ہوئی۔ (زرقانی جلد اول صہ ۴۶)

س : جنت کے طبقات کتنے ہیں؟

ج : آٹھ ہیں (۱) دارالجلال، یہ پورا نور ہی نور ہے (۲) دارالقرار، اس میں تمام چیزیں مرجان کی ہیں (۳) دارالسلام، اس میں تمام چیزیں یاقوت احمر کی ہیں (۴) جنت عدن، اس میں تمام چیزیں زبرجد کی ہیں۔ (۵) جنۃ الماویٰ، یہ خالص سونے کی ہے (۶) جنت الخلد، یہ خالص چاندی کی ہے (۷) جنۃ الفردوس، یہ موتی کی ہے اور اس کی دیوار کی اینٹیں ایک سونے کی اور ایک چاندی کی اور ایک یاقوت کی اور ایک زبرجد کی ہیں اور اُسکا گارا خالص مشک کا ہے۔ (۸) جنۃ النعیم، یہ بھی زبرجد کی ہے۔ (روح البیان جلد اول صہ ۵۶)

س : جنّت کے درجات کتنے ہیں؟

ج : سو درجے ہیں اور ایک درجہ سے دوسرے درجے تک زمین و آسمان کا فاصلہ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم صہ ۳۳۴)

ایک روایت میں ہے کہ قرآن کریم کی آیتوں کے مقدار جنت کے درجات ہیں۔ اور ایک درجے سے دوسرے درجے تک زمین و آسمان کا فاصلہ ہے۔

(الاتقان جلد اول صہ ۶۶، کنز العمال جلد اول صہ ۴۸)

س : داروغۂ جنت اور داروغۂ جہنّم کے نام کیا ہیں؟

ج : جنّت کے داروغہ کا نام رضوان اور جہنم کے داروغہ کا نام مالک ہے۔ (زرقانی جلد ششم صہ ۸۲)

س : کیا جنّت میں دن و رات بھی ہوں گے؟

ج : نہیں بلکہ وہاں تو روشنی ہی روشنی ہو گی اور جنتیوں کے پاس ان اوقات میں جن میں وہ دنیا میں نمازیں ادا کیا کرتے تھے عجیب و غریب چیزیں پیش ہوتی رہیں گی۔ اور ملائکہ ان اوقات میں جنتیوں پر سلام بھیجتے رہیں گے۔ (جلالین شریف صہ ۲۵۸)

س : پھر جنّت والے آرام کے وقت کو کیسے پہچانیں گے؟

ج : پردوں کے لٹک جانے اور دروازوں کے بند ہو جانے سے پہچان لیں گے یعنی جب آرام کا وقت ہوگا تو پردے خود بخود لٹک جائینگے اور دروازے بند ہو جائینگے۔ ایسے ہی جب سیر و تفریح کا وقت ہوگا تو پردے خود اُٹھ جایا کریں گے اور دروازے کھل جائیں گے۔ (حاشیہ جلالین صہ ۲۵۵)

س : جنت میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد کتنی ہوگی ؟

ج : جنتیوں کی ایکسو بیس صفیں ہونگی۔ جن میں اسّی صفوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہوگی اور چالیس صفوں میں تمام انبیاء کرام کی امتیں ہونگی۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم صہ ۴۹۸)

س : جنتی جنت میں کس عمر کے ہوں گے ؟

ج : سب تیس یا تینتیس سال کے معلوم ہوں گے اور سر کے بالوں، پلکوں اور بھوؤں کے علاوہ بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم صہ ۴۹۸، بہار شریعت حصہ اول صہ ۴۸)

س : جنتی جنت میں کس شکل و صورت میں داخل ہوں گے ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام کی شکل میں داخل ہوں گے۔ یعنی ہر ایک کی لمبائی ساٹھ ہاتھ ہوگی

س : کیا جنت میں کسی کی داڑھی نہ ہوگی ؟ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صہ ۱۴۷)

ج : صرف چار نبی کے بارے میں ہے کہ ان کے چہرے پر داڑھی ہوگی (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۴) حضرت ہارون علیہ السلام۔ (فتاوی حدیثیہ صہ ۲، مراۃ المناجیح جلد ہفتم صہ ۴۹۹، تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صہ ۱۴۳)

س : سب سے پہلے جنت میں کونسی امت داخل ہوگی ؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت (مواہب لدنیہ جلد دوم صہ ۴۰۲)

س : اس امت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا ؟

ج : مردوں میں حضرت ابوبکر، عورتوں میں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا۔ (سیرۃ حلبی جلد ۱ صہ ۲۶۶)

س : حضرت آدم و حوا جنت میں کتنے دن رہے ؟

ج : یوم آخرت کے نصف دن رہے۔ جس کی مقدار دُنیا کے پانچسو سال کے برابر ہے۔

(زرقانی جلد اول صہ ۵۵)

س : جنتیوں کو جنت میں سب سے پہلے کون سا کھانا پیش کیا جائیگا ؟

ج : مچھلی کے جگر کا وہ حصہ جو کنارے رہتا ہے۔ (بخاری شریف جلد اول صہ ۴۶۹)

س : کیا کافروں کے چھوٹے بچے بھی جنت میں جائیں گے ؟

ج : اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ اپنے باپ دادا کے تابع ہو کر جہنم میں

جائیں گے۔ دوسرا قول توقف کا ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ جنت میں جائیں گے۔ یہی صحیح اور محققین کا قول ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص۵، خازن جلد دوم ص۲۶، عمدۃ القاری جلد۱۲ ص۲۳۶)

س : کیا جنتی جنت میں قرآن کی تلاوت کریں گے؟

ج : حدیث شریف میں ہے کہ جنتیوں کے سینے سے دو سورتیں یعنی سورۂ طٰہٰ اور سورہ یٰسین کے علاوہ تمام قرآن اٹھا لیا جائیگا صرف انھیں دو سورتوں کی وہ تلاوت کریں گے۔

س : کیا جنتی جنت میں بھی علماء کے محتاج ہوں گے؟ (کنوز الحقائق جلد دوم ص۲۰۲)

ج : ہاں محتاج ہوں گے۔ (جامع صغیر جلد اول ص۴۴)

س : کن باتوں میں محتاج ہوں گے؟

ج : جب مومن ہر جمعہ کو دیدارِ الٰہی سے سرفراز ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرمائیگا اے بندے تمنا کرو تمہاری ہر تمنا و آرزو پوری ہوگی۔ اس پہ لوگ علماء کی طرف رجوع کریں گے کہ اب ہم اپنے رب سے کس چیز کی تمنا کریں۔ علماء جواب دیں گے کہ فلاں فلاں چیز کی تمنا کرو۔ (جامع صغیر جلد اول ص۴۵، الاتحاف ص۴۱)

س : کیا دنیا کی کچھ عمارتیں بھی جنت میں جائیں گی؟

ج : ہاں جیسے کعبہ معظمہ، تمام مساجد، روضۂ اقدس، تربت انبیاء علیہم السلام۔ (الملفوظ حصہ چہارم ص۶)

س : کیا جنت میں داخل ہونے کیلئے موت کا مزہ چکھنا ضروری ہے؟

ج : ہاں جس نے دنیا کی صورت دیکھ لی وہ بغیر مزہ چکھے جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ (الملفوظ حصہ ص۶)

س : کیا کچھ آدمی ایسے بھی ہیں جو موت کا مزہ چکھے بغیر جنت میں جائیں گے؟

ج : ہاں وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ جنت پر کرنے کے لئے پیدا فرمائیگا۔ یعنی ان روحوں کو کہ دنیا میں نہ بھیجی گئیں جسم عطا فرما کر ان مکانوں میں بسائیگا جو خالی رہیں گے۔ یہ حضرات بہت آرام سے رہے نہ دنیا کی صورت دیکھی نہ کوئی تکلیف سہی نہ موت چکھی اور نہ کوئی عمل کیا۔ فقط اللہ و رسول پر ایمان اور ہمیشہ کیلئے دار الجنان۔ (الملفوظ حصہ دوم ص۸۵)

دوزخ کا بیان

س : دوزخ کیا چیز ہے ؟

ج : وہ ایک ایسا مکان ہے جو خدائے قہار و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے کفار اور نافرمان بندوں کیلئے بنایا ہے۔ آدمی اور پتھر اس کا ایندھن ہے۔ دنیا کی آگ اسکی آگ کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے۔ اُس کی گہرائی کا یہ عالم ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنّم کے کنارے سے اس میں پھینکی جائے تو ستّر برس میں بھی تہہ تک نہ پہونچے۔ [بہار شریعت حصہ اول صہ ۴۸]

س : دوزخ کہاں ہے ؟

ج : ساتویں طبق زمین کے نیچے ہے۔ (تکمیل الایمان صہ ۲۴ ، تفسیر عزیزی پ ۳ صہ ۱۲)

س : دوزخ کے طبقات کتنے ہیں ؟

ج : سات ہیں۔ (۱) جہنم (۲) سعیر (۳) حطمہ (۴) لظی (۵) سقر (۶) جحیم (۷) ہاویہ۔ (خزائن صہ ۳۸۲ ، دقائق الاخبار صہ ۳۵)

س : کونسا طبقہ کس کے لئے ہے ؟

ج : ہاویہ منافقین اور فرعون اور آل فرعون کیلئے ہے، جحیم کفار و مشرکین کیلئے ، سقر چاند سورج و ستارہ پرست کیلئے ، لظی ابلیس اور اس کے متبعین کیلئے ، حطمہ یہود کیلئے ، سعیر نصاریٰ کے لئے ہے اور سب سے اوپر کے طبقہ میں جسے جہنّم کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے گنہگار لوگ رہیں گے۔ (دقائق الاخبار صہ ۳۵)

س : دوزخ کی آگ کس شکل میں ہے ؟

ج : حدیث شریف میں ہے کہ ایک ہزار سال تک وہ آگ دہکائی گئی تو سُرخ ہو گئی پھر ایک ہزار سال تک دہکائی گئی تو سفید ہو گئی پھر ایک ہزار سال تک دہکائی گئی تو سیاہ ہو گئی اب وہ خالص سیاہی پر باقی ہے جس میں روشنی کا نام نہیں۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم صہ ۵۰۳)

س : کیا قیامت کے دن جہنم خود بخود ظاہر ہو گی ؟ یا کوئی کھینچ کر لائیگا ؟

ج : فرشتے اُسے کھینچ کر لائیں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جہنم کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ پر ستر ہزار فرشتے جمع ہو کر اس کو کھینچیں گے اور وہ جوشِ غضب میں ہو گا۔ یہاں تک کہ فرشتے اسکو عرش کی بائیں جانب لا کر رکھیں گے۔

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص ۵۰۲، عمدۃ القاری جلد ہفتم ص ۲۶۹)

مُتفرِق اُمور کا بیان

س : وہ کون سا خون ہے جس کا کھانا حلال ہے ؟

ج : کلیجی اور تلی کھانا حلال ہے جو دراصل منجمد خون ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص۳۶۱)

س : وہ کونسا خون ہے جو خود اس کیلئے پاک اور دوسروں کیلئے ناپاک ہے ؟

ج : شہید کا خون ہے کہ خود اس کیلئے پاک اور دوسروں کیلئے ناپاک ہے۔

س : کتنی قسموں کا خون پاک ہے ؟ [الاشباہ والنظائر ص۱۰۹]

ج : دس طرح کے خون پاک ہیں (۱) شہید کا خون (۲) وہ خون جو ذبح کے بعد گوشت میں رہ گیا ہو (۳) وہ خون جو ذبح کے بعد رگوں میں باقی رہ گیا ہو (۴) جگر اور تلی کا خون، (۵) دل کا خون (۶) وہ خون جو انسان کے بدن سے بہا نہیں (۷) کھٹمل کا خون، (۸) پسّو کا خون (۹) جوئیں کا خون (۱۰) مچھلی کا خون۔ (الاشباہ والنظائر ص۱۸۸)

س : وہ کونسی چیزیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے خاص دستِ قدرت سے تیار کیا ہے ؟

ج : (۱) عرشِ اعظم (۲) قلم (۳) جنّت عدن (۴) حضرت آدم علیہ السلام (۵) تورات شریف (۶) شجرِ طوبیٰ۔ (خازن جلد دوم ص۲۳۶، مواہب لدنیہ جلد دوم ص۴۲۳)

س : وہ کون سے حضرات ہیں جن کے بول و براز کو زمین نگل جاتی ہے ؟

ج : انبیاء کرام علیہم السلام (مدارج النبوۃ جلد اول ص۲۹)

س : وہ کتنے حضرات ہیں جنکو فرشتوں نے نہلایا ؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام۔ حضرت زکریا علیہ السّلام۔ حضرت حنظلہ۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما۔ (زرقانی جلد سوم ص۲۰۸، قصص الانبیاء ص۲۶۲، تفسیر عزیزی سورہ بقر ص۱۷۲)

س : اللہ کے نزدیک کونسا پہاڑ سب سے افضل ہے ؟

ج : احد پہاڑ۔ (فتاویٰ حدیثیہ صـ۱۳۲)

س : وہ کونسا آدمی ہے جس کی موت کے وقت فرشتہ نے اس کا فتویٰ خود اس کے سامنے پیش کیا اور وہ اپنے ہی فتویٰ کے مطابق ہلاک ہوا ؟

ج : وہ فرعون ہے ــــــ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام انسانی شکل میں فرعون کے پاس ایک استفتار لائے جس کا مضمون یہ تھا کہ بادشاہ کا اس غلام کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے اپنے آقا کی مال و نعمت میں پرورش پائی پھر اس کی ناشکری کی اور اس کے حق کا منکر ہوگیا اور خود آقا ہونے کا مدعی ہوگیا۔ اس پر فرعون نے یہ جواب لکھا کہ جو غلام اپنے آقا کی نعمتوں کا انکار کرے اور اُس کے مقابل آئے اس کی سزا یہ ہے کہ اُسکو دریا میں ڈبو دیا جائے۔ جب فرعون ڈوبنے لگا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کا وہی فتویٰ اس کے سامنے پیش کر دیا اس نے اس کو پہچان لیا۔ (خزائن صـ۳۱۶)

س : وہ بادشاہ جن کا لقب فرعون ہوا کتنے ہیں اور کس نبی کے زمانہ میں گذرے ؟

ج : تین ہیں۔ سنان الاشعل بن العلوان، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون ہے (۲) ریان بن الولید یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون ہے (۳) ولید بن مصعب یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون ہے۔ (حیاۃ الحیوان جلد اول صـ۸)

س : شب قدر افضل ہے یا شب معراج ؟

ج : ہمارے لئے شب قدر افضل ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے شب معراج افضل ہے۔ [زرقانی جلد ششم صـ۹]

س : اللہ تعالیٰ نے کتنی امتوں کو پیدا فرمایا اور وہ کہاں کہاں ہیں ؟

ج : ایک ہزار امت کو پیدا فرمایا جن میں سے چھ سو تو دریا میں اور چار سو خشکی میں ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم صـ۴۷)

س : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ بدبخت کن لوگوں کو کہا ؟

ج : قدار بن سالف کو جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قتل کیا (۲) حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل کو جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا (۳) حضرت علی کے قاتل ابن ملجم کو۔ (حیاۃ الحیوان جلد دوم صـ۳۳۶)

س : وہ کون شخص ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ہزار سال قبل آپ پر ایمان لائے اور انھوں نے آپ کے نام سے ایک خط بھی لکھا جسمیں اپنے ایمان لانے کی شہادت درج کی؟

ج : تبع اول حمیری ہے جس نے آپ کے نام خط بھی لکھا اور وہ خط سلسلہ وار منتقل ہو کر آپ تک پہونچا۔ (صاوی جلد چہارم صـ۵۴، جذب القلوب صـ۵۹)

س : وہ کون شخص ہے جس نے مدینہ میں آپ کے لئے ہزار سال پہلے ایک مکان بنایا تھا تاکہ جب آپ ہجرت کرکے مدینہ آئیں تو اس میں کچھ دن آرام کریں؟

ج : تبع اوّل حمیری ہے اور وہ مکان وہی ہے جس کے مالک بعد میں حضرت ابوایوب انصاری ہوئے۔ (زرقانی جلد اوّل صـ۲۵۸، جذب القلوب صـ۵۹)

س : مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جس گھر میں میٹنگیں ہوتی تھیں اس کا نام کیا تھا؟

ج : دارالندوہ (زرقانی جلد اوّل صـ۳۲۱)

س : اس کی تعمیر کس نے کی تھی؟

ج : قصی بن کلاب نے۔ (سیرۃ حلبی جلد اول صـ۱۴)

س : بُت پرستی کی ابتدا کب سے ہوئی؟

ج : حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے سے۔ (تفسیر نعیمی پارہ ۱۲ صـ۸۴)

س : بُت پرستی کی ابتدا کس چیز سے ہوئی؟

ج : بزرگوں کی تصویروں سے ہوئی۔ واقعہ یہ ہوا کہ وَدّ، سُواع، یغوث، یعوق، نسر جو حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے بندگانِ صالحین سے تھے جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے اعزہ و احباب کو بہت زیادہ صدمہ پہنچا اور وہ اتنے غمگین ہوئے کہ سب کاروبار چھوڑ کر انھیں یاد کرنے لگے۔ تو ایک دن ابلیسِ لعین نے انسانی شکل میں آکر اُن کے ملنے والوں سے کہا کہ تم اُن کی تصویریں بنا کر ان کی مجلسوں میں نصب کردو اور انھیں اُن کے نام سے پکارو تاکہ تمہارا غم دور ہو۔ پس ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور یہ معاملہ مدتوں چلتا رہا۔ پھر جب اس زمانہ کے لوگ وفات کر گئے اور ان کے بارے میں کوئی بتلانے والا نہ رہا تو ابلیس

لعین نے موقع غنیمت سمجھ کر ان کی اولادوں سے کہا کہ یہ تمہارے آباء و اجداد کے معبود ہیں تمہارے آباء و اجداد ان کی عبادت کرتے تھے یہ سن کر ان لوگوں نے انھیں معبود سمجھ لیا اور اُن کی عبادت شروع کردی۔ (بخاری شریف جلد۲ صـ۷۳۲، خازن جلد ۴ صـ۱۳۰، سیرۃ حلبی جلد اول صـ۱۳)

س : سرزمینِ عرب پر بُت پرستی کی رسم کس نے ایجاد کی؟ [فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف اول صـ۱۴۵]

ج : عمرو بن لحی نے۔ (زرقانی جلد اول صـ۷۵، سیرۃ حلبی جلد اول صـ۱۲)

س : اس نے یہ بُت کہاں سے حاصل کیا اور اس کا نام کیا تھا؟

ج : ملکِ شام سے حاصل کیا اور اس کا نام ہُبل تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ کسی ضرورت سے ملکِ شام پہنچا تو وہاں دیکھا کہ قومِ عمالقہ کے کچھ لوگ بتوں کی عبادت کرتے ہیں تو اس نے اُن سے پوچھا کہ یہ کیا ہے اور اسے کیوں پوجتے ہو ان لوگوں نے جواب دیا یہ بت ہے اور ہم اسکی عبادت کرتے ہیں اس کا فائدہ یہ ہے کہ ہم ان سے بارش طلب کرتے ہیں تو بارش ہوتی ہے اور مدد طلب کرتے ہیں تو ہماری مدد ہوتی ہے۔ عمرو بن لحی نے یہ دیکھکر اُن سے ایک بُت مانگ لیا تاکہ سرزمین عرب لیجائیں اور وہاں کے لوگوں کو اس کی عبادت کا طریقہ بتائیں ان لوگوں نے ایک بت دیدیا جس کا نام ہبل تھا۔ عمرو بن لحی نے اس بُت کو لاکر خانۂ کعبہ میں نصب کردیا اور لوگوں کو اسکی عبادت کا حکم دیا اسی دن سے عرب میں بت پرستی پھیل گئی۔ (سیرۃ حلبی جلد اول صـ۱۲)

س : علمِ نحو کا موجد کون ہے؟

ج : حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ (محاضرۃ الاوائل صـ۶۹)

بقولِ بعض ابوالاسود دُئلی تابعی۔ (السر المکتوم صـ۲)

س : علمِ منطق کا موجد کون ہے؟

ج : علمِ منطق کا باضابطہ ظہور سب سے پہلے حضرت ادریس علیہ السلام سے ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے آپکو یہ علم بطور مُعجزہ عطا فرمایا تھا۔ پھر بعد میں یونانیوں نے اس علم کو اپنایا اور یونان ہی کے حکیم ارسطو نے اس علم کو جمع کیا۔ (قرۃ العیون صـ۱۳۴)

س علمِ جفر کو کس نے ایجاد کیا؟

ج : حضرت داؤد علیہ السلام نے۔ (تفسیر نعیمی ۲پ ص۳۴۳)

س : علم حساب اور علم نجوم کا موجد کون ہے؟

ج : حضرت ادریس علیہ السلام۔ (خازن جلد چہارم ص۲۰۲)

س : علم صرف کو کس نے ایجاد کیا؟

ج : معاذ بن مسلم نے (محاضرۃ الاوائل ص۶۹)

س : علم معانی کا موجد کون ہے؟

ج : جعفر بن یحییٰ (قرۃ العیون ص۱۲۷)

س : علم بیان کا موجد کون ہے؟

ج : ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ تمیمی۔ (قرۃ العیون ص۱۲۹)

س : فن بدیع کا موجد کون ہے؟

ج : عبداللہ بن المعتز المتوکل۔ (قرۃ العیون ص۱۳۱)

س : علم عروض اور قافیہ کس نے ایجاد کئے؟

ج : خلیل بن احمد نے۔ (السر المکتوم ص۲)

اوّلیات کا بیان

خواہ حقیقی ہوں یا اضافی

س: سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا گیا؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا کیا گیا۔ اس کے بعد عرشِ اعظم اور قلم کو پیدا کیا گیا۔

[(مواہب لدنیہ جلد اول صہ ۹)

س: سب سے پہلے زمین کا کونسا حصہ بنا؟

ج: کعبہ معظمہ کا حصہ۔

(خازن جلد اول صہ ۹۴)

س: روئے زمین میں سب سے پہلے کن شہروں کی تعمیر ہوئی؟

ج: بابل اور سوس کی۔

(محاضرۃ الاوائل صہ ۱۱۶)

س: زمین میں سب سے پہلے کونسا پہاڑ بنا؟ ج: جبل ابو قبیس۔ (روضۃ البہیہ صہ ۳)

س: دن و رات میں سب سے پہلے کس کی تخلیق ہوئی؟

ج: رات کی۔

(محاضرۃ الاوائل صہ ۱۲)

س: ساتوں دن میں سب سے پہلے کس دن کی تخلیق ہوئی؟

ج: ہفتہ کے دن کی۔

(محاضرۃ الاوائل صہ ۱۳)

س: چاند و سورج میں سب سے پہلے کس کو بنایا گیا؟

ج: سورج کو۔

(محاضرۃ الاوائل صہ ۱۳)

س: سب سے پہلے کس جانور کو پیدا کیا گیا؟

ج: مچھلی کو۔

(حیاۃ الحیوان جلد دوم صہ ۲۴۲)

س: سب سے پہلے اذان کس نے پڑھی؟

ج: حضرت جبرئیل نے۔

(محاضرۃ الاوائل صہ ۹۵)

س: سب سے پہلے قدر کے مسئلہ میں بحث و مباحثہ کس نے کیا؟

ج : حضرت جبرئیل و میکائیل نے کیا جن کا فیصلہ حضرت اسرافیل نے کیا۔ (شرح فقہ اکبر مغنیادی ص۵)

س: زمین میں سب سے پہلے کونسا درخت اُگا ؟

ج : زیتون کا درخت۔ (مواہب لدنیہ ص۱۰) بقول بعض چھوہارے کا درخت (محاضرۃ الاوائل ص۱۷)

س: سب سے پہلے سُبحان اللہ کس نے کہا ؟ ج : حضرت جبرئیل نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۹۳)

س: سب سے پہلے سُبحان ربی الاعلیٰ کس نے کہا ؟

ج : حضرت اسرافیل نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۹۳)

س: سب سے پہلے لفظ انا یعنی میں کس نے کہا ؟

ج : ابلیس نے۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص۱۹)

س: سب سے پہلے جھوٹی قسم کس نے کھائی ؟

ج : ابلیس نے۔ (خزائن ص۲۲۱)

س: سب سے پہلے دھوکہ بازی کس نے کی ؟

ج : ابلیس نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۱۰۶)

س: سب سے پہلے غیبت کس نے کی ؟

ج : ابلیس ہی نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۱۱۴)

س: سب سے پہلے نص کے خلاف قیاس کس نے کیا ؟

ج : ابلیس ہی نے۔ (خازن و معالم جلد دوم ص۱۰۶)

س: سب سے پہلے گریہ وزاری کس نے کی ؟

ج : ابلیس نے کی حضرت آدم علیہ السلام اور حوّا کو دھوکہ دینے کیلئے۔ (زرقانی جلد اول ص۵۴)

س: سب سے پہلے کفر کس نے کیا ؟

ج : ابلیس نے۔ (صاوی جلد چہارم ص۲۱)

س: قیامت کے دن سب سے پہلے جہنم کا لباس کس کو پہنایا جائیگا ؟

ج : ابلیس کو۔ (محاضرۃ الاوائل ص۱۴۷)

س: سب سے پہلے کون سا گناہ صادر ہوا ؟

ج : حسد جو زمین پر قابیل سے اور آسمان میں ابلیس سے صادر ہوا۔ (تفسیر عزیزی پ ۳۰ صـ ۲۹۹)

س : سب سے پہلے خدا ہونے کا دعویٰ کس نے کیا ؟

ج : شداد نے۔ (تفسیر عزیزی پ ۳۰ صـ ۱۶۷)

س : سب سے پہلے نبوت کا دعویٰ کس نے کیا ؟

ج : حکیم زرتشت یا زردشت شاگرد فیثا غورث نے۔ (غیاث اللغات صـ ۲۴۰)

س : سب سے پہلے سر پر تاج کس نے رکھا ؟

ج : نمرود نے۔ (خازن جلد دوم صـ ۱۲۴)

س : سب سے پہلے سر پر عمامہ کس نے باندھا ؟

ج : سکندر ذوالقرنین نے۔ (محاضرۃ الاوائل صـ ۸۴)

س : سب سے پہلے کالا خضاب کس نے لگایا ؟

ج : فرعون نے۔ (جامع صغیر جلد اول صـ ۹۴)

س : سب سے پہلے سولی کی سزا کس نے دی ؟

ج : فرعون ہی نے۔ (خازن جلد دوم صـ ۲۲۴)

س : سب سے پہلے ہاتھ پیر کٹوانے کی سزا کس نے دی ؟

ج : اس کا موجد بھی فرعون ہے۔ (خازن جلد دوم صـ ۲۲۴)

س : سب سے پہلے پکی اینٹ کس نے بنوائی ؟

ج : فرعون نے۔ (صاوی جلد سوم صـ ۱۸۱)

س : سب سے پہلے چھینک کسے آئی ؟

ج : حضرت آدم کو جس وقت روح آپکی ناک میں پہونچی تو آپکو چھینک آگئی۔ (خازن جلد اول صـ ۳۹)

س : حضرت آدم کے منھ سے سب سے پہلے کون سا کلمہ نکلا ؟

ج : جب آپکو چھینک آئی تو آپ نے زبان سے کہا الحمد للہ پہلے یہی کلمہ آپکی زبان سے جاری ہوا

س : سب سے پہلے یرحمک اللہ کس نے کہا ؟ [(روح البیان جلد اول صـ ۲۵)

ج : خدا نے کہا حضرت آدم علیہ السلام کے چھینک کے جواب میں۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صـ ۱۴۶)

س : سب سے پہلے سلام کس نے کیا ؟

ج : حضرت آدم نے فرشتوں کو کیا اور فرشتوں نے اُس کے جواب میں علیک السلام و رحمۃ اللہ کہا۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم صنہ ۳۹)

س : حضرت آدم علیہ السّلام اور حوا نے دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے کس چیز کا لباس پہنا؟

ج : حضرت آدم علیہ السّلام نے بھیڑ کے بالوں کو کاٹ کر اپنے لئے جبہ تیار کیا اور حضرت حوّا کیلئے ایک درع مثل قمیص کے اور ایک اوڑھنی تیار کی۔ (البدایۃ النہایہ جلد اوّل صنہ ۹۲)

س : حضرت آدم علیہ السّلام نے زمین پر آنے کے بعد سب سے پہلے کونسا کھانا تناول فرمایا؟

ج : گیہوں کی روٹی۔ (البدایہ والنہایہ جلد اول صنہ ۹۲)

س : سب سے پہلے کھیتی باڑی کا کام کس نے کیا؟

ج : حضرت آدم علیہ السّلام نے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صنہ ۱۷۰)

س : سب سے پہلے گیہوں کی کھیتی کس نے کی؟

ج : حضرت آدم علیہ السّلام نے۔ (محاضرۃ الاوائل صنہ ۹)

س : سب سے پہلے زمین میں پودا کس نے لگایا؟

ج : حضرت آدم نے۔ (محاضرۃ الاوائل صنہ ۱)

س : سب سے پہلے کپڑا بُننے کا کام کس نے کیا؟

ج : حضرت آدم علیہ السّلام ہی نے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صنہ ۱۷۰)

س : سب سے پہلے روپیہ، اشرفی کس نے تیار کی؟

ج : حضرت آدم علیہ السّلام نے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صنہ ۱۷۰)

س : سب سے پہلے سر کا بال کس نے منڈایا؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام نے مُنڈایا اور مونڈنے والے حضرت جبرئیل امین تھے۔ (محاضرۃ الاوائل صنہ ۴۳)

س : سب سے پہلے کس نے لکھا؟

ج : حضرت آدم نے۔ [محاضرۃ الاوائل صنہ ۲۷)

س : سب سے پہلے عربی خط کس نے لکھا؟

ج : حضرت آدم علیہ السّلام نے لکھا۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام نے لکھا۔ [(الاتقان جلد دوم ص۲۶۶)

س : سب سے پہلے عربی اور سریانی زبان کو کس نے لکھا؟

ج : حضرت آدم علیہ السّلام ہی نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۲۸)

س : سب سے پہلے شعر کس نے پڑھا؟

ج : حضرت آدم علیہ السّلام نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۲۹)

س : سب سے پہلے حج کس نے کیا؟

ج : حضرت آدم علیہ السّلام نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۱۳۹)

س : سب سے پہلے کس میت کو غسل دیا گیا؟

ج : حضرت آدم علیہ السّلام کو فرشتوں نے غسل دیا۔ (محاضرۃ الاوائل ص۱۰۰)

س : سب سے پہلے ماہواری کا خون کس عورت کو آیا؟

ج : حضرت حوّا کو جب وہ جنّت سے دُنیا میں آئیں۔ (عمدۃ القاری جلد دوم ص۸۰)

س : مزامیر، ڈھول، باجے وغیرہ آلاتِ لہو سب سے پہلے کس نے ایجاد کیے؟

ج : قابیل نے۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن جلد ششم ص۹۶)

س : سب سے پہلے آگ کی پوجا کس نے کی؟

ج : قابیل نے۔ (صاوی جلد اول ص۲۶۳)

س : انسانوں میں سب سے پہلے اللہ کی نافرمانی کس نے کی؟

ج : قابیل نے کی۔ (روح البیان جلد اول ص۵۵۶)

س : سب سے پہلے قبر میں کون دفن ہوا؟

ج : ہابیل۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص۶۹۱)

س : سب سے پہلے داڑھی کس کی نکلی؟

ج : حضرت شیث علیہ السّلام کی۔ (آئینہ تاریخ ص۴۹)

س : سب سے پہلے قلعہ اور شہر کس نے تعمیر کیے؟

ج : حضرت شیث علیہ السّلام کے پرپوتے مہلائیل نے۔ (البدایہ والنہایہ جلد اول ص۹۹)

س : سب سے پہلے روٹی کس نے نکالی ؟

ج : انوش بن شیث نے ۔ (محاضرۃ الاوائل صہ ۹)

س : سب سے پہلے قلم سے کس نے لکھا ؟

ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے ۔ (خازن و معالم جلد چہارم صہ ۲۰۲)

س : سب سے پہلے ہتھیار کس نے بنایا ؟

ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے ۔ (صاوی جلد سوم صہ ۳۵)

س : سب سے پہلے جہاد کس نے کیا ؟

ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے ۔ (محاضرۃ الاوائل صہ ۱۹)

س : سب سے پہلے سوئی کس نے ایجاد کی ؟

ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے ۔ (آئینۂ تاریخ صہ ۵)

س : سب سے پہلے کپڑے سینے کا کام کس نے کیا ؟

ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے ۔ (خازن جلد چہارم صہ ۲۰۲)

س : سب سے پہلے سلے ہوئے کپڑے کس نے پہنے ؟

ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے ۔ (خازن جلد چہارم صہ ۲۰۲)

س : سب سے پہلے خط رمل کس نے لکھا ؟

ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے ۔ (روح البیان جلد چہارم صہ ۶۲۶)

س : سب سے پہلے ترازو اور پیمانے کس نے تیار کیئے ؟

ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے (نور العرفان صہ ۴۹۲)

س : سب سے پہلے روئی کا لباس کس نے زیب تن کیا ؟

ج : حضرت ادریس علیہ السلام نے ۔ (محاضرۃ الاوائل صہ ۱۹)

س : سب سے پہلے کشتی کس نے تیار کی ؟

ج : حضرت نوح علیہ السلام نے ۔ (محاضرۃ الاوائل صہ ۱۳)

نوٹ : اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا انھوں نے حضرت نوح علیہ السلام کو

کشتی بنانا سکھائی۔ (مساوی جلد سوم صہ ۹۶)

س: سب سے پہلے چمڑے کا جوتا کس نے بنایا؟

ج: حضرت نوح علیہ السلام ہی نے۔ (مرقاۃ المناجیح جلد ششم صہ ۱۴۱)

س: سب سے پہلے کفار کی جانب کس رسول کو مبعوث کیا گیا؟

ج: حضرت نوح علیہ السلام کو۔ (الملفوظ حصہ سوم صہ ۵)

س: سب سے پہلے شرک سے کس نے ڈرایا؟

ج: حضرت نوح علیہ السلام نے۔ (قصص الانبیاء صہ ۴۲)

س: سب سے پہلے نگرانی وحفاظت کیلئے کُتا کس نے رکھا۔

ج: حضرت نوح علیہ السلام ہی نے رکھا۔ وجہ یہ ہوئی کہ جس وقت حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی بنانا شروع کی تو لوگ رات میں آکر آپ کے دن بھر کی محنت کو ختم کر دیتے اور کشتی کی حالت کو بگاڑ دیتے تھے۔ تب آپ نے بحکم خداوندی نگرانی کیلئے کُتا رکھ لیا۔ جو رات بھر پہرہ دیا کرتا تھا۔ (حیاۃ الحیوان جلد دوم صہ ۳۰۶)

س: سب سے پہلے اللہ کا عذاب کس نبی کی اُمت پر آیا؟

ج: حضرت نوح علیہ السلام کی اُمت پر۔ (قصص الانبیاء صہ ۴۲)

س: سب سے پہلے اپنی امت کو دجال سے کس نے ڈرایا؟

ج: حضرت نوح علیہ السلام ہی نے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم صہ ۴۷۳)

س: طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے سب سے پہلے کونسا شہر بسایا؟

ج: سوق الثمانین جبل نہاوند کے قریب۔ (الملفوظ حصہ اول صہ ۳)

س: سب سے پہلے عاشورہ کا روزہ کس نے رکھا؟

ج: حضرت نوح علیہ السلام نے۔ (محاضرۃ الاوائل صہ ۹۹)

س: انبیاء میں سب سے پہلے تجارت کس نے کی؟

ج: حضرت صالح علیہ السلام نے۔ (محاضرۃ الاوائل صہ ۱۳۱)

س: سرزمینِ عرب میں سب سے پہلے کون سے نبی تشریف لائے؟

ج: حضرت ہود علیہ السلام۔ (تفسیر نعیمی پارہ ۱۱ صـ۵۴)

س: سب سے پہلے ختنہ کس نے کیا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ (خازن جلد اول صـ۸۹)

س: سب سے پہلے بالوں میں مانگ کس نے نکالی؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ (محاضرۃ الاوائل صـ۳۸)

س: سب سے پہلے موئے زیر ناف کس نے مونڈا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ (البدایہ والنہایہ جلد اول صـ۱۷۵)

س: سب سے پہلے پائجامہ کس نے پہنا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ (فتاوی رضویہ جلد دہم نصف اول صـ۸۴)

س: سب سے پہلے ہجرت کس نے کی؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ (روح البیان جلد دوم صـ۹۷۳)

س: سب سے پہلے کنگھی کس نے ایجاد کی؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ (آئینۂ تاریخ صـ۷)

س: سب سے پہلے پانی سے استنجا کس نے کیا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی نے۔ (حاشیہ شیخ زادہ جلد اول صـ۴۰۸)

س: سب سے پہلے ناخن کس نے تراشا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (صاوی جلد اول صـ۵۳)

س: سب سے پہلے مونچھیں کس نے پست کرائیں؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی نے۔ (صاوی جلد اول صـ۵۳)

س: سب سے پہلے راہِ خدا میں کس نے جہاد کیا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ صـ۴۴۳)

س: سب سے پہلے میدانِ کارزار میں لشکروں کی میمنہ اور میسرہ پر ترتیب کس نے دی؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دی جس وقت کہ آپ نے حضرت لوط علیہ السلام کو رومیوں

سے چھڑانے کیلئے لشکروں میں ترتیب دی۔ اور ان سے جہاد کر کے حضرت لوط علیہ السلام کو لے کر آئے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۴۷۳)

س: سب سے پہلے ممبر پہ خطبہ کس نے دیا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۴۷۳)

س: سب سے پہلے مہندی کا خضاب کس نے لگایا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ (تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۴۷۳)

س: سب سے پہلے مسواک کس نے کی؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ (شیخ زادہ جلد اول ص۴۰۵)

س: سب سے پہلے مہمان نوازی کس نے کی؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (خازن جلد اول ص۸۹)

س: سب سے پہلے مہمان خانہ کس نے بنوایا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (محاضرۃ الاوائل ص۳۷)

س: سب سے پہلے مصافحہ کے وقت دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ کس نے دیا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۳۹)

س: سب سے پہلے نعلین کس نے پہنا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۳۸)

س: سب سے پہلے بتوں کو کس نے توڑا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۳۸)

س: ارکان حج ادا کرتے وقت سب سے پہلے سر کا بال کس نے منڈایا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۱۳۱)

س: سب سے پہلے معانقہ کس نے کیا؟

ج: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ (فتاوی رضویہ جلد دہم نصف اول ص۱۰)

س: سب سے پہلے بال کس کے سفید ہوئے؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام کے۔ (خازن جلد اول ص۸۹)

س : سب سے پہلے مصافحہ کس نے کیا؟

ج : حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۱۴)

بقولِ دیگر ذوالقرنین اکبر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا۔

س : قیامت کے دن سب سے پہلے لباس کن کو پہنایا جائیگا؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام کو۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم ص۴۸۲)

س : حضرت ابراہیم پر سب سے پہلے کون ایمان لایا؟

ج : حضرت سارہ آپکی زوجۂ محترمہ۔ (محاضرۃ الاوائل ص۳۳)

س : سب سے پہلے اپنی اہلیہ کے ساتھ ہجرت کس نے کی؟

ج : حضرت لوط علیہ السلام نے۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم ص۵۲)

س : سب سے پہلے زمزم شریف کس نے پیا؟

ج : حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۱۴)

س : سب سے پہلے گھوڑے پہ کون سوار ہوئے؟

ج : حضرت اسمٰعیل علیہ السلام۔ (حیاۃ الحیوان جلد اول ص۳۸۸)

س : سب سے پہلے فصیح عربی میں کلام کس نے کیا؟

ج : حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے۔ (سیرۃ حلبی جلد اول ص۱۲)

س : سب سے پہلے اما بعد کس نے کہا؟

ج : حضرت داؤد علیہ السلام نے۔ (مدارج النبوۃ جلد اول ص۳۲۵)

س : سب سے پہلے زرہ کس نے بنائی؟

ج : حضرت داؤد علیہ السلام نے۔ (صاوی جلد سوم ص۲۴۳)

س : سب سے پہلے اون اور بالوں کا لباس کس نے زیب تن کیا؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔ (بہار شریعت حصہ شانزدہم ص۵۳)

س : سب سے پہلے غسل خانہ کس نے بنوایا؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔ (صاوی جلد سوم صہ ۱۶۵)

س: سب سے پہلے سمندر سے موتی کس نے نکلوائے؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔ (خازن ومعالم جلد ششم صہ ۵)

س: سب سے پہلے خط پر مہر کس نے لگائی

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام نے جس وقت آپ نے ملکۂ بلقیس کو خط لکھا تھا۔

(مواہب لدنیہ علی الشمائل المحمدیہ صہ ۱۰۷)

س: سب سے پہلے بال اُڑانے کا پاؤڈر کس نے ایجاد کیا؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔ (غنیۃ الطالبین جلد اول صہ ۱۰۸)

س: سب سے پہلے قبا کس نے زیب تن کیا؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔ (محاضرۃ الاوائل صہ ۹۴)

س: سب سے پہلے پنکھے اور چٹائی بنانے کا کام کس نے کیا؟

ج : حضرت سُلیمان علیہ السلام نے۔ (تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ صہ ۱۷)

س: سب سے پہلے حمّام میں غسل کس نے کیا؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔ (محاضرۃ الاوائل صہ ۷)

س: سب سے پہلے صابون کس نے ایجاد کیا؟ (محاضرۃ الاوائل صہ ۹۱)

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔

س: سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کس نبی پر نازل ہوئی؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام پر۔ (محاضرۃ الاوائل صہ ۳۶)

س: سب سے پہلے موت کی تمنا کس نے کی؟

ج : حضرت یوسف علیہ السلام نے۔ (محاضرۃ الاوائل صہ ۱۰۱)

س: سب سے پہلے کاغذ کس نے تیار کیا؟

ج : حضرت یوسف علیہ السلام نے۔

(محاضرۃ الاوائل صہ ۱۳۱)

س: سب سے پہلے خراج کس نے متعین کیا؟
ج: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۹۷)
س: سب سے پہلے نہر کس نے کھدوائی؟
ج: حضرت دانیال علیہ السلام نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۱۱۵)
س: سب سے پہلے زمین میں سیاحت کس نے کی
ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۱۳۱)
س: ہمارے نبی نے پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے کون سا کلام کیا؟
ج: ان کلموں کو کہا۔ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃً واصیلا۔
لآ الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ۔ (زرقانی جلد اول ص۱۱۲)
س: ہمارے نبی کو سب سے پہلے کس عورت نے دودھ پلایا؟
ج: ابولہب کی باندی ثُوَیبہ نے۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم ص۲۳)
س: یوم میثاق میں سب سے پہلے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا عہد کس سے لیا گیا؟
ج: نبیٔ آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ (مواہب لدنیہ جلد اول ص۳۵۶)
س: سب سے پہلے ربوبیت کا اقرار کس نے کیا؟
ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ (زرقانی جلد پنجم ص۲۴۲)
س: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جمعہ کہاں ادا فرمایا؟
ج: مدینہ کے اندر مسجد بنو سالم میں۔ (زرقانی جلد اول ص۳۵۴)
س: نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کس مسجد میں جماعتِ صحابہ کیساتھ نماز ادا کی؟
ج: مسجدِ قبا میں۔ (زرقانی جلد اول ص۳۵۳)
س: نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کون سا غزوہ کیا؟
ج: غزوۂ ابوا۔ (بخاری شریف جلد دوم ص۵۶۳)
س: مالِ غنیمت سب سے پہلے کس نبی کیلئے حلال ہوا؟
ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۱۳۳)

س : صور پھونکنے کے بعد سب سے پہلے قبر سے کون نکلیں گے ؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صـ ۴۰۲)

س : قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کون کریں گے ؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صـ ۴۰۴)

س : سب سے پہلے کن کی شفاعت قبول ہوگی ؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صـ ۴۰۲)

س : سب سے پہلے جنّت کا دروازہ کون کھٹکھٹائے گا ؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم صـ ۵۱۱)

س : سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا ؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صـ ۴۰۲)

س : سب سے پہلے پل صراط کون پار کرے گا ؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امّت کے ساتھ پار کریں گے ۔ (مشکوٰۃ شریف جلد دوم صـ ۴۹۰)

س : نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کس پر نمازِ جنازہ پڑھی ؟

ج : حضرت اسعد بن زرارہ پر ۔ (فتاوی رضویہ جلد دو صـ ۴۶۸)

س : سب سے پہلے کس نبی کی اُمّت جنّت میں داخل ہوگی ؟

ج : ہمارے نبی کی امّت داخل ہوگی ۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صـ ۴۰۲)

س : سب سے پہلے خانۂ کعبہ پر غلاف کس نے چڑھایا ؟

ج : تبّع نے چڑھایا ظہور اسلام سے نوسو سال پہلے ۔ یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے ۔ [عمدۃ القاری جلد چہارم صـ ۶۰۰)

س : سب سے پہلے حرم شریف کی حدبندی کس نے کی ؟

ج : عدنان نے ۔ (زرقانی جلد اوّل صـ ۷۹)

س : کیا عدنان نے بھی خانۂ کعبہ پر غلاف چڑھایا ؟

ج : ہاں ان کے بارے میں بھی ہے کہ انھوں نے سب سے پہلے غلاف چڑھایا ۔

(زرقانی جلد اوّل صـ ۷۹)

س: سب سے پہلے لوگوں کو وعظ و نصیحت کیلئے کس نے جمع کیا ؟

ج: کعب بن لوئی نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۲)

س: خانۂ کعبہ کی طرف سب سے پہلے ہدی (یعنی قربانی کا جانور) کس نے بھیجا ؟

ج: الیاس بن مضر نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۳)

س: سب سے پہلے عربی زبان میں کلام کس نے کیا ؟

ج: یعرب بن قحطان نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص ۲۳)

س: سب سے پہلے عربی خط کس نے لکھا ؟

ج: یعرب بن قحطان نے۔ (روح البیان جلد چہارم ص ۶۶)

س: سب سے پہلے جمعہ کے دن کا نام جمعہ کس نے رکھا ؟

ج: کعب بن لوئی نے (زرقانی جلد اول ص ۲۵۱)

س: سب سے پہلے خطبہ دیتے وقت عصا پہ ٹیک کس نے لگائی ؟

ج: قس بن ساعدہ نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۱۸۲)

س: عرب میں سب سے پہلے کالا خضاب کس نے لگایا ؟

ج: عبد المطلب نے۔ (زرقانی جلد اول ص ۲)

س: دینِ ابراہیمی کو سب سے پہلے کس نے بدل ڈالا ؟

ج: عمرو بن لحی نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص ۷)

س: مکہ میں سب سے پہلے حاجیوں کو کھانا کس نے کھلایا ؟

ج: عمرو بن لحی نے۔ (سیرۃ حلبی جلد اول ص ۱۱)

س: سب سے پہلے تلبیہ میں شرک کے الفاظ کس نے داخل کئے ؟

ج: عمرو بن لحی نے۔ (سیرۃ حلبی جلد اول ص ۱۲)

س: سب سے پہلے بتوں کے نام پہ جانور کس نے چھوڑا ؟

ج: عمرو بن لحی نے۔

(سیرۃ حلبی جلد اول ص ۱۱)

س: سب سے پہلے دینار کس نے تیار کیا؟
ج: تبّع نے (مسند امام اعظم صـ۲۰۹)

س: سب سے پہلے درہم کس نے تیار کیا
ج: تبّع اصغر نے۔ (مسند امام اعظم صـ۲۰۹)

س: سب سے پہلے تانبہ کا روپیہ پیسہ کس نے تیار کیا؟
ج: نمرود بن کنعان نے۔ (مسند امام اعظم صـ۲۰۹)

س: سب سے پہلے سکّے پر مہر کس نے لگائی؟
ج: ہرقل نے۔ (عمدۃ القاری جلد اول صـ۹۳)

س: سب سے پہلے گرجا گھر کس نے تیار کیا؟
ج: ہرقل نے (عمدۃ القاری جلد اول صـ۹۳)

س: زمین میں سب سے پہلے چشمہ اور نہر کس نے جاری کئے؟
ج: شہنشاہ ذوباد نے۔ (محاضرۃ الاوائل صـ۱۱۵)

س: سب سے پہلے شراب کس نے تیار کی؟
ج: فیثاغورث نے۔ (محاضرۃ الاوائل صـ۲)

س: سب سے پہلے ریشم کا لباس کس نے پہنا؟
ج: قومِ لوط نے۔ (محاضرۃ الاوائل صـ۸۵)

س: سب سے پہلے مجلسوں میں بیٹھکر شراب کس نے پی؟
ج: قومِ لوط نے۔ (محاضرۃ الاوائل صـ۸۵)

س: سب سے پہلے داڑھی کس نے منڈائی؟
ج: قومِ لوط نے۔ (محاضرۃ الاوائل صـ۸۵)

س: سب سے پہلے لمبی مونچھ کس نے رکھی؟
ج: قومِ لوط نے۔ (محاضرۃ الاوائل صـ۸۵)

س: سب سے پہلے لال کپڑے کس نے پہنے؟

ج: قارون نے۔ (محاضرۃ الاوائل صـ۸۶)

س: سب سے پہلے کان کس عورت کے چھیدے گئے؟

ج: حضرت ہاجرہ کے۔ (عمدۃ القاری جلد ہفتم صـ۳۶)

س: سب سے پہلے کس عورت نے خانۂ کعبہ پر ریشمی غلاف چڑھایا؟

ج: حضرت عباس کی ماں نے۔ بچپن میں حضرت عباس بن عبد المطلب کے گم ہو جانے پر اُن کی ماں نے نذر مانی تھی کہ اگر میرا بیٹا مل جائے تو میں خانۂ کعبہ پر ریشمی غلاف چڑھاؤں گی۔ (محاضرۃ الاوائل صـ۴۲، مشکوٰۃ اسماء الرجال صـ۶۰۲)

س: سب سے پہلے سریانی زبان میں کتاب کس نے لکھی؟

ج: نزار بن معد نے۔ (سیرۃ حلبی جلد اول صـ۲۲)

بقول بعض تمام زبانوں یعنی عربی، فارسی، سریانی، عبرانی وغیرہ میں کتاب سب سے پہلے حضرت آدم ہی نے لکھی تھی۔ (سیرۃ حلبی جلد اول صـ۲۲)

س: سب سے پہلے جان کی دیت سو اونٹ سے کس نے دی؟

ج: عبد المطلب نے حضرت عبد اللہ کے بدلے سو اونٹ قربان کئے (سیرۃ حلبی جلد اول صـ۴۳)

س: اسلام میں سب سے پہلے شریعت کا کونسا حکم منسوخ ہوا۔

ج: بیت المقدس کا قبلہ ہونا منسوخ ہوا۔ (خازن جلد اول صـ۱۰۲)

س: سب سے پہلے جمعہ کس نے قائم کیا؟

ج: حضرت اسعد بن زرارہ نے قائم کیا مدینہ میں سرکار کی آمد سے قبل۔ (زرقانی جلد ۱ صـ۳۱۵)

بقول بعض حضرت مصعب بن عمیر نے حضرت اسعد بن زرارہ کی مدد سے قائم کیا (جذب القلوب صـ۶۱)

س: اس امت میں سب سے پہلے نماز کس نے ادا کی؟

ج: حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے پھر اس کے بعد علی مرتضیٰ نے۔ (زرقانی جلد اول صـ۲۴۱)

س: سب سے پہلے خانۂ کعبہ کا حج اور طواف کس نے کیا؟

ج: ملائکہ نے۔ (محاضرۃ الاوائل صـ۴۰)

س : حضرت آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے کس فرشتے نے سجدہ کیا ؟

ج : حضرت جبرئیل نے پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر عزرائیل پھر ملائکہ مقربین نے۔

س : قیامت کے دن سب سے پہلے حساب کن سے لیا جائیگا ؟ [(مواہب لدنیہ جلد اول ص۱۰)

ج : حضرت جبرئیل امین سے۔ (الاتقان جلد اول ص۴۵)

س : قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان کس چیز کا فیصلہ ہوگا ؟

ج : خون کا فیصلہ ہوگا۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم ص۱۶۴)

س : اعمال میں سب سے پہلے کس عمل کو اٹھایا جائیگا ؟

ج : نماز کو۔ (الاتحاف ص۱۲۶)

س : قیامت کے دن سب سے پہلے کس عبادت کے بارے میں پرسش ہوگی ؟

ج : نماز کے بارے میں۔ (محاضرۃ الاوائل ص۷)

س : سب سے پہلے دنیا کی کونسی نعمت اُٹھائی جائیگی ؟

ج : شہد۔ (حیاۃ الحیوان جلد دوم ص۳۴۴)

س : اس امت سے سب سے پہلے کیا چیز اٹھائی جائیگی ؟

ج : حیا اور امانت۔ (محاضرۃ الاوائل ص۷)

س : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان کون لایا ؟

ج : مردوں میں حضرت ابو بکر، عورتوں میں حضرت خدیجہ، بچوں میں حضرت علی، غلاموں میں حضرت بلال حبشی، موالی میں حضرت زید بن حارثہ ایمان لائے۔ (سیرۃ حلبی جلد اول ص۲۱۱)

س : سب سے پہلے ہمارے نبی کی تصدیق کس نے کی ؟

ج : حضرت ابو بکر نے۔ (رد المحتار جلد اول ص۴۱)

س : سب سے پہلے قرآن کو کتابی شکل میں کس نے جمع کیا ؟

ج : حضرت ابو بکر صدیق نے۔ (الاتقان جلد اول ص۵۰)

س : سب سے پہلے قرآن کا نام مصحف کس نے رکھا ؟

ج : حضرت ابو بکر صدیق نے۔ (تاریخ الخلفاء ص۵۷)

س: سب سے پہلے خلیفہ کے نام کے ساتھ کون متصف ہوئے؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق۔ (تاریخ الخلفاء صـ۵۷)

س: سب سے پہلے بیت المال کس نے قائم کیا؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق نے۔ (تاریخ الخلفاء صـ۵۷)

س: سب سے پہلے رعایا کیلئے وظیفہ کس نے مقرر کیا؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق نے۔ (تاریخ الخلفاء صـ۵۷)

س: اس امت میں سب سے پہلے درجۂ غوثیت پہ کون فائز ہوئے؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق۔ (الملفوظ حصہ اول صـ۱۲۰)

س: اسلام میں سب سے پہلے مفتی کون ہوئے؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق (محاضرۃ الاوائل صـ۶۲)

س: انبیاء کے بعد مردوں میں سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق۔ (زرقانی جلد سوم صـ۳۱۱)

س: سب سے پہلے امیر المومنین کا لقب کس خلیفہ کو دیا گیا؟

ج: حضرت عمر فاروق کو۔ (جذب القلوب صـ۸)

س: سب سے پہلے سنہ ہجری کس نے ایجاد کی؟

ج: حضرت عمر نے۔ (تاریخ الخلفاء صـ۹۷)

س: سب سے پہلے بیس رکعت تراویح کی نماز باجماعت کس نے رائج کی؟

ج: حضرت عمر ہی نے۔ (تاریخ الخلفاء صـ۹۷)

س: سب سے پہلے رات میں پہرہ کس خلیفہ نے دیا؟

ج: حضرت عمر نے۔ (تاریخ الخلفاء صـ۹۷)

س: سب سے پہلے درہ کس نے تیار کیا؟

ج: حضرت عمر نے (تاریخ الخلفاء صـ۹۷)

س: سب سے پہلے شراب پینے پر اسّی درّے کس نے لگائے؟

ج: حضرت عمر نے۔ (محاضرۃ الاوائل صہ۹۷)

س: سب سے پہلے دفتر کس نے قائم کیا؟

ج: حضرت عمر ہی نے۔ (محاضرۃ الاوائل صہ۹۷)

س: سب سے پہلے زمین کی پیمائش کس نے کرائی؟

ج: حضرت عمر فاروق نے۔ (محاضرۃ الاوائل صہ۹۷)

س: اسلام میں سب سے پہلے قاضی کون بنے؟

ج: حضرت عمر فاروق۔ (محاضرۃ الاوائل صہ۶۲)

س: سب سے پہلے ہر شہر میں قاضی کس نے مقرر کئے؟

ج: حضرت عمر فاروق نے۔ (تاریخ الخلفاء صہ۹۷)

س: سب سے پہلے مردم شماری کس نے کرائی؟

ج: حضرت عمر نے۔ (تاریخ اسلام جلد اول صہ۳۶۸)

س: سب سے پہلے جیل خانہ کس نے بنوایا؟

ج: حضرت عمر نے۔ (تاریخ اسلام جلد اول صہ۳۶۹)

س: سب سے پہلے پولس کا محکمہ کس نے قائم کیا؟

ج: حضرت عمر فاروق نے۔ (تاریخ اسلام جلد اول صہ۳۶۸)

س: اسلام میں سب سے پہلے اہل وعیال کے ساتھ ہجرت کس نے کی؟

ج: حضرت عثمان غنی نے۔ (تاریخ الخلفاء صہ۱۱۷)

س: سب سے پہلے مؤذن کی تنخواہ کس نے مقرر کی؟

ج: حضرت عثمان غنی نے۔ (محاضرۃ الاوائل صہ۹۵)

س: اسلام میں سب سے پہلے مہمان خانہ کس نے بنوایا؟

ج: حضرت عثمان غنی نے۔ (محاضرۃ الاوائل صہ۹۵)

س: جمعہ کی نماز کیلئے سب سے پہلے اذانِ اوّل کا اضافہ کس نے کیا؟

ج: حضرت عثمان غنی نے۔ (تاریخ الخلفاء صہ۱۱۶)

س: سب سے پہلے مسجدوں کو خوشبوؤں سے معطر کس نے کیا؟

ج: حضرت عثمانِ غنی نے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱۶)

س: سب سے پہلے مسجدوں میں محراب کس نے بنوائی؟

ج: حضرت عثمانِ غنی نے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱۶)

س: سب سے پہلے جانوروں کیلئے چراگاہ کس نے مقرر کی؟

ج: حضرت عثمان غنی نے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱۶)

س: سب سے پہلے لوگوں کو ایک قرأت پر جمع کس نے کیا؟

ج: حضرت عثمان غنی نے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱۶)

س: سب سے پہلے جاگیریں کس نے مقرر کیں؟

ج: حضرت عثمان غنی ہی نے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱۶)

س: سب سے پہلے کوتوال اور پولس کس نے مقرر کئے؟

ج: حضرت عثمان غنی نے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱۶)

س: بنو ہاشم میں سب سے پہلے خلیفہ کون ہوئے؟

ج: حضرت علی۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱۷)

س: قیامت کے دن سب سے پہلے فیصلہ کیلئے خدا کی بارگاہ میں کون کھڑا ہوگا۔

ج: حضرت علی کھڑے ہوں گے۔ (مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۴۱۶)

س: علم نحو کو سب سے پہلے کس نے ایجاد کیا؟

ج: حضرت علی نے۔ (محاضرۃ الاوائل صفحہ ۶۹)

س: اسلام میں سب سے پہلے راہِ خدا میں تیر کس نے چلایا؟

ج: سعد بن وقاص نے۔ (جذب القلوب صفحہ ۴۵)

س: اسلام میں سب سے پہلے راہِ خدا میں اپنی تلوار نیام سے کس نے نکالی؟

ج: حضرت زبیر بن عوام نے۔ (زرقانی جلد سوم صفحہ ۳۱۸)

س: جنت البقیع میں سب سے پہلے کس صحابی کو دفن کیا گیا؟

ج : حضرت عثمان بن مظعون کو۔ (زرقانی جلد اوّل ص ۲۴۶)

س : سرزمین مکہ میں سب سے پہلے قرآن مقدس کو جہر کے ساتھ کس نے پڑھا؟

ج : حضرت عبداللہ بن مسعود نے۔ (سیرۃ ابن ہشام جلد اوّل ص ۱۰۷)

س : وقت شہادت سب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے کی سُنّت کس نے رائج کی؟

ج : حضرت خبیب بن عدی نے۔ (زرقانی جلد دوم ص ۷۱)

س : سب سے پہلے اینٹ اور گارے کا منبر کس نے بنوایا؟

ج : کثیر بن صلت نے۔ (زاد المعاد جلد اوّل ص ۱۲۷)

س : اسلام میں سب سے پہلے شاعر کون ہوئے؟

ج : حسان بن ثابت۔ (محاضرۃ الاوائل ص ۱۱۱)

س : اسلام میں سب سے پہلے رجم کس کو کیا گیا؟

ج : ماعز اسلمی کو۔ (محاضرۃ الاوائل ص ۱۱۱)

س : سب سے پہلے حد قذف کن پر لگائی گئی؟

ج : حسان بن ثابت اور مسطح پر۔ (محاضرۃ الاوائل ص ۱۱۱)

س : اسلام میں سب سے پہلے مبلغ کون ہوئے؟

ج : حضرت مصعب بن عمیر۔ (جذب القلوب ص ۶۱)

س : اسلام میں سب سے پہلے شہادت کس کی ہوئی؟

ج : عمار بن یاسر کی ماں سمیہ کی۔ (زرقانی جلد اوّل ص ۲۶۶)

س : راہِ خدا میں سب سے پہلے شہید کون ہوئے؟

ج : حارث بن ابو ہالہ۔ (نزہۃ القاری جلد اوّل ص ۱۸۹)

س : مالداروں میں سب سے پہلے جنت کیطرف کن کو بلایا جائیگا؟

ج : حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو۔ (محاضرۃ الاوائل ص ۱۳۶)

س : اسلام میں سب سے پہلے اپنی بیوی سے ظہار کس نے کیا؟

ج : اوس بن صامت نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص ۸۹)

س: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلے کاتب کا نام کیا ہے؟

ج: ابی بن کعب۔ (تبصرۃ الدرایہ ص۲۷)

س: مسجد نبوی میں سب سے پہلے چراغ کس نے روشن کیا؟

ج: حضرت تمیم داری نے۔ (ابن ماجہ ص۲۵۶)

س: اسلام میں سب سے پہلے اذان کس نے پڑھی؟

ج: حضرت بلال حبشی نے (محاضرۃ الاوائل ص۹۵)

س: اسلام میں سب سے پہلے کون سا بچہ پیدا ہوا؟

ج: حضرت عبداللہ بن عمر۔ (محاضرۃ الاوائل ص۳۳)

س: اسلام میں سب سے پہلے وزیر کا لقب کن کو دیا گیا؟

ج: ابوسلمہ حفص بن غیاث کو۔ (محاضرۃ الاوائل ص۵۶)

س: سب سے پہلے قاضی القضاۃ کا لقب کن کو دیا گیا؟

ج: امام ابو یوسف کو۔ (محاضرۃ الاوائل ص۸۰)

س: اسلام کے سب سے پہلے بادشاہ کا نام کیا ہے؟

ج: حضرت امیر معاویہ۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۳۹)

س: بیعت کیوقت قسم لینے کا دستور سب سے پہلے کس نے رائج کیا؟

ج: حضرت امیر معاویہ نے۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۴۰)

س: سب سے پہلے ڈاک کا محکمہ کس نے قائم کیا؟

ج: حضرت امیر معاویہ نے۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۴۰)

س: سب سے پہلے دفتر کیلئے مہر کس نے تیار کی؟

ج: حضرت امیر معاویہ نے۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۴۰)

س: سب سے پہلے دربان کس نے مقرر کیا؟

ج: حضرت امیر معاویہ نے۔ (تاریخ الخلفاء ص۱۴۰)

س: سب سے پہلے رجسٹری کا محکمہ کس نے قائم کیا؟

ج : حضرت امیر معاویہ نے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۴۰)

س : سب سے پہلے بحری جہاز کس نے تیار کیا؟

ج : حضرت امیر معاویہ نے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۴۰)

س : سب سے پہلے مسجدوں میں روشندان کس نے لگائے؟

ج : حضرت امیر معاویہ نے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۴۰)

س : اسلام میں سب سے پہلے خانۂ کعبہ پر ریشمی غلاف کس نے چڑھایا؟

ج : حضرت عبداللہ بن زبیر نے۔ (سیرۃ حلبی جلد اول صفحہ ۲۰۴)

یا حجاج بن یوسف نے۔ (سیرۃ ابن ہشام جلد اول صفحہ ۶)

س : مہاجرین مدینہ میں سب سے پہلے کونسا بچّہ پیدا ہوا؟

ج : حضرت عبداللہ بن زبیر (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۴۰)

س : حضرت عبداللہ بن زبیر کے منہ میں سب سے پہلے کونسی چیز گئی؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن۔ (البدایہ والنہایہ جلد سوم صفحہ ۲۲۳)

س : سب سے پہلے عیدگاہ میں منبر کس نے رکھوایا؟

ج : مروان بن حکم نے۔ (زاد المعاد جلد اول صفحہ ۱۲)

س : سب سے پہلے اسلامی سکّہ یعنی درہم و دینار کس نے رائج کیا؟

ج : عبدالملک بن مروان نے (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۵۲)

س : سب سے پہلے اسلامی دینار پر مہر کس نے لگائی؟

ج : عبدالملک بن مروان نے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۵۲)

س : سب سے پہلے دینار پر آیت کریمہ قل ھو اللہ احد کس نے لکھوائی؟

ج : عبدالملک بن مروان نے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۵۲)

س : سب سے پہلے بخل کس خلیفہ نے اختیار کیا؟

ج : عبدالملک بن مروان نے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۵۲)

س : سب سے پہلے کس خلیفہ کے سامنے کلام کرنے سے روکا گیا؟

ج: عبدالملک بن مروان کے سامنے۔ (تاریخ الخلفاء صـ۱۵۲)

س: سب سے پہلے امر بالمعروف سے کس نے روکا؟

ج: عبدالملک بن مروان نے۔ (تاریخ الخلفاء صـ۱۵۲)

س: سب سے پہلے منبر پر ہاتھ کس نے اٹھایا؟

ج: عبدالملک بن مروان نے۔ (تاریخ الخلفاء صـ۱۵۳)

س: سب سے پہلے دفتر کی زبان کو فارسی سے عربی کی طرف منتقل کس نے کیا؟

ج: عبدالملک بن مروان نے۔ (تاریخ الخلفاء صـ۱۵۳)

س: سب سے پہلے مسجد میں محراب کس نے بنوائی؟

ج: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے۔ (محاضرۃ الاوائل صـ۹۶)

س: سب سے پہلے درہم و دینار پر اپنا نام کس نے لکھوایا؟

ج: ہارون رشید عباسی نے۔ (محاضرۃ الاوائل صـ۹۹)

س: سب سے پہلے مسجدوں میں نقش و نگار کس نے کیے؟

ج: ولید بن عبدالملک نے۔ (زرقانی جلد اول صـ۳۶۹)

س: سب سے پہلے کس خلیفہ نے اپنے دربار میں نجومیوں کو رکھا اور نجومیوں کی باتوں پر عمل کیا؟

ج: خلیفہ منصور نے۔ (تاریخ الخلفاء صـ۱۸۷)

س: سب سے پہلے غیر عرب کو عرب پر حاکم کس نے کیا؟

ج: خلیفہ منصور نے (تاریخ الخلفاء صـ۱۸۷)

س: سب سے پہلے کس خلیفہ نے کتابوں کو سریانی زبان سے عربی زبان کیطرف منتقل کیا؟

ج: خلیفہ منصور نے۔ (تاریخ الخلفاء صـ۱۸۷)

س: علم حدیث کو سب سے پہلے کس نے جمع کیا؟

ج: ابوبکر بن حزم نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حکم سے جمع کیا۔ (نزہۃ القاری جلد ۱ صـ۱۷)
بقول بعض ابن شہاب زہری نے جمع کیا۔ (محاضرۃ الاوائل صـ۶۷)

س: علم حدیث میں سب سے پہلے کتاب کس نے تصنیف کی؟

ج : ابن جریج محدّث نے۔ (شرح شفا، جلد اول ص۱۶۴)

بقول بعض امام مالک نے

س : علمِ فقہ کو سب سے پہلے کس نے جمع کیا اور اُسے بابوں میں ترتیب بھی دیا؟

ج : حضرت امام اعظم نے۔ (ردالمحتار، جلد اول ص۳۵)

س : علمِ فقہ میں سب سے پہلے کتاب کس نے لکھی؟

ج : حضرت امام اعظم نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۶۸)

س : احکامِ قرآن میں سب سے پہلے کتاب کس نے تصنیف کی؟

ج : حضرت امام شافعی نے۔ (محاضرۃ الاوائل ص۶۶)

س : علوم فلسفہ کو یونانی زبان سے عربی زبان کیطرف سب سے پہلے کس نے منتقل کرایا؟

ج : حُنین نے۔ (السر المکتوم ص۱)

بقول بعض خالد بن یزید بن معاویہ نے۔ (نبراس ص۳)

س : علمِ کلام کی بنیاد سب سے پہلے کس نے رکھی؟

ج : فرقۂ معتزلہ نے رکھی۔ پھر بعد میں اہلسنّت وجماعت کے علم کلام کی بُنیاد مذہب اعتزال سے رجوع کرنے کے بعد امام ابوالحسن اشعری نے رکھی۔ (السر المکتوم ص۶)

س : امام اعظم کے اصول فقہ پر سب سے پہلے کتاب کس نے لکھی؟

ج : امام ابویوسف نے۔ (ردالمحتار، جلد اول ص۳۵)

ماخذ و مراجع

اسمائے کتب	مطبع	مصنفین
قرآن		
خازن	مصری	علاء الدین علی بن محمد بغدادی
معالم التنزیل	مصری	امام محی السنۃ بغوی
جمل	مصری	سلیمان بن عمر العجیلی
صاوی	حلبی	شیخ احمد صاوی
اتقان	ترکی	جلال الدین سیوطی
اعجاز القرآن علی الاتقان	ترکی	قاضی ابو بکر باقلانی
تفسیر کبیر	مصری	امام فخر الدین محمد رازی
روح البیان	مصری	علامہ اسمٰعیل حقی
تفسیر احمدی	کریمی	شیخ احمد المعروف بملاجیون
تفسیر عزیزی		شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
تفسیر ابن جریر طبری	مصری	ابو جعفر محمد بن جریر طبری
تفسیر نسفی المعروف بالمدارک	اصح المطابع	ابو البرکات عبد اللہ بن احمد
غرائب القرآن علی التفسیر ابن جریر	مصری	نظام الدین نیسابوری
جلالین شریف	رشیدیہ	جلال الدین سیوطی و محلی
حاشیہ شیخ زادہ	عثمانیہ	محمد بن مصلح الدین
الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح	مکتبہ رضویہ	مولانا نقی علی خاں

مواہب الرحمٰن	نول کشور	سید امیر علی
خزائن العرفان	فرید بکڈپو	صدر الافاضل مولانا نعیم الدین
تفسیر نعیمی	پاکستان	مفتی احمد یار خاں
نور العرفان	پاکستان	مفتی احمد یار خاں
بخاری شریف	رشیدیہ	امام بخاری بن محمد اسمٰعیل
مسلم شریف	اصح المطابع	ابو الحسین مسلم بن الحجاج قشیری
ترمذی شریف	دیوبند	ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی
ابو داؤد شریف	مجتبائی	سلیمان بن اشعث سجستانی
مشکوٰۃ شریف	رشیدیہ	ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب
مشکوٰۃ اسماء الرجال	رشیدیہ	ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب
ابن ماجہ	مصری	محمد بن یزید ابو عبد اللہ ابن ماجہ
کنز العمال	دائرۃ المعارف	علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین
بستان العارفین	ترکی	فقیہ ابو اللیث شیخ زاہد نصر بن محمد
الاتحاف السنیہ	دائرۃ المعارف	عبد الرؤف مناوی
کنوز الحقائق	مصری	عبد الرؤف مناوی
جامع صغیر	مصری	علامہ جلال الدین سیوطی
اشعۃ اللمعات	نول کشور	شیخ محدّث عبد الحق دہلوی
شرح شفا	مصری	ملّا علی قاری
مسند امام اعظم مع شرحہ لعلی قاری		بروایت علامہ حصکفی
عمدۃ القاری	عامرہ	علامہ بدر الدین محمود عینی
بشیر القاری	مکتبہ جیلانی	مولانا غلام جیلانی
مراۃ المناجیح	پاکستان	مفتی احمد یار خاں
نزہۃ القاری	دائرۃ البرکات	مفتی شریف الحق

شرح عقائد	رشیدیہ	علامہ سعد الدین تفتازانی
شرح فقہ اکبر علی قاری	پاکستان	ملا علی قاری
شرح فقہ اکبر بحر العلوم	مجتبائی	عبد العلی لکھنوی
شرح فقہ اکبر مغیساوی	دائرۃ المعارف	شیخ احمد بن محمد مغیسادی
تکمیل الایمان	مجتبائی	شیخ عبد الحق محدث دہلوی
المعتقد المنتقد	لاہور	علامہ فضل رسول بدایونی
المعتمد المستند	لاہور	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
سبحٰن السبوح	لاہور	اعلیحضرت فاضل بریلوی
تجلی الیقین	رضا اکیڈمی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
الامن والعلیٰ	رضا اکیڈمی	اعلیحضرت فاضل بریلوی
منبۃ المنیہ	رضا اکیڈمی	اعلیحضرت فاضل بریلوی
الہدایۃ المبارکہ فی خلق الملائکہ	رضا اکیڈمی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
نبراس	پاکستان	عبد العزیز فرہاروی
روضۃ البہیہ	دائرۃ المعارف	حسن بن عبد المحسن
الجواہر المضیہ فی الطبقات الحنفیہ	دائرۃ المعارف	عبد القادر محمد بن محمد
الجواہر المنیفہ فی شرح وصیۃ الامام ابی حنیفہ	دائرۃ المعارف	ملا حسین بن اسکندر حنفی
دقائق الاخبار فی ذکر الجنۃ والنار	بمبئی	عبد الرؤف بن احمد
رد المحتار	مصری	شیخ امین ابن عابدین شامی
درمختار مع رد المحتار	مصری	علاء الدین حصکفی
جد الممتار علیٰ رد المحتار	حیدرآباد	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
طحطاوی علی الدر المختار	بیروت	سید احمد طحطاوی
طحطاوی علی مراقی الفلاح	مصری	سید احمد طحطاوی
عالمگیری	مجیدی	علامہ نظام الدین وغیرہم

بحر الرائق	پاکستان	شیخ زین الدین المعروف با بن نجیم
الاشباہ والنظائر	نول کشور	شیخ زین الدین المعروف با بن نجیم
شرح الاشباہ للحموی	نولکشور	علامہ حموی
فتاوی حدیثیہ	مصری	شیخ احمد شہاب الدین ابن حجر مکی
فتاوی رضویہ	مختلف	اعلیحضرت فاضل بریلوی
فتاوی افریقہ	سمنانی	اعلیحضرت فاضل بریلوی
احکام شریعت	کراچی	اعلیحضرت فاضل بریلوی
فتاوی عزیزیہ	مجتبائی	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
بہار شریعت	قادری بکڈپو	صدر الشریعہ مولانا امجد علی
الملفوظ	قادری بکڈپو	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
تبصرۃ الدرایہ فی مقدمۃ الہدایہ	نولکشور	عبد العلی مدراسی
فتاویٰ فیض الرسول	دار الاشاعت	مفتی جلال الدین امجدی
مواہب لدنیہ	شرفیہ	شہاب الدین احمد قسطلانی
مدارج النبوۃ	ناصری	شیخ عبد الحق محدث دہلوی
سیرۃ حلبی	مصری	علی بن برہان الدین حلبی
زرقانی	مصری	محمد بن عبد الباقی زرقانی
زاد المعاد	مصری	شمس الدین المعروف بابن القیم
جذب القلوب الی دیار المحبوب		شیخ عبد الحق محدث دہلوی
شرح سفر السعادہ	لاہور	شیخ عبد الحق محدث دہلوی
نور الابصار فی مناقب آل بیت نبی المختار	مصری	سید مومن بن حسن شبلنجی
ارشاد الساری الی مناسک الملا علی قاری	مصری	حسین بن محمد سعید عبد الغنی
شرح المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط	مصری	ملا علی قاری
المواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ	مصری	شیخ ابراہیم بیجوری

کتاب	مطبع	مصنف
خصائص الکبریٰ	لائلپور	جلال الدین سیوطی
تطہیر الجنان علی الصواعق المحرقہ	مصری	شیخ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی
قصص الانبیاء	مصری	ابو اسحٰق احمد بن محمد ثعلبی
غنیۃ الطالبین	لاہور	غوث اعظم عبدالقادر جیلانی
الشرف المؤبد لآل محمد	مصری	علامہ یوسف نبہانی
نزہۃ المجالس		عبدالرحمٰن صفوری
شرح الصدور	مصری	علامہ جلال الدین سیوطی
بہجۃ الاسرار	مصری	شیخ نور الدین علی بن یوسف شطنوفی
الابریز	مصری	عبدالعزیز دباغ
طبقات الکبریٰ		محمد بن سعد کاتب الواقدی
حیوٰۃ الحیوان	مصری	کمال الدین دمیری
البدایہ والنہایہ	مصری	حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن دمشقی
محاضرۃ الاوائل	مصری	شیخ علاء الدین علی ددۃ السکتوری
سیرت ابن ہشام		عبدالملک بن ہشام
تاریخ الخلفاء	رحیمیہ	علامہ جلال الدین سیوطی
اظہار الحق الاجلے	رضا اکیڈمی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
السوء والعقاب علی المسیح الکذاب	رضا اکیڈمی	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
الناہیہ عن طعن معاویہ	پاکستان	عبدالعزیز فرہاری
السر المکتوم فی اسباب تدوین العلوم	احمدی	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
مذاہب الاسلام	لاہور	نجم الغنی خاں رامپوری
مذہب اسلام	مکتبہ اجملی	مولانا مفتی اجمل شاہ رحمۃ اللہ علیہ
اسلام اور چاند کا سفر	دائرۃ البرکات	مفتی شریف الحق صاحب
تاریخ اسلام		اکبر شاہ نجیب آبادی

کتاب	مطبع	مصنف
آئینۂ تاریخ	قادریہ	مختار احمد اویسی
غیاث اللغات		محمد غیاث الدین
غیر مقلدوں کے فریب	مکتبۂ امجدیہ	مفتی جلال الدین امجدی
تبلیغی جماعت	جام نور	علامہ ارشد القادری
مودودی مذہب	رضوی کتب خانہ	اقبال احمد نوری
مودودی مذہب	پاکستان	قاضی مظہر حسین
قرۃ العیون	دیوبند	مولوی حنیف
اردو ادب کی تاریخ		سید محمد عصیم
داستان زبان اردو		ڈاکٹر شوکت سبزواری